فضائے بدر کو اک آپ بیتی یاد ہے اب تک
یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک

اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم

مصنف
حضرت مولانا نجم مصطفےٰ علی خان نقشبندی مجددی

تقدیم و ترتیب جدید:
علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ

دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ

خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ

وَ الثَّقَلَیْنِ وَ الْفَرِیْقَیْنِ

مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

صلی اللہ تعالٰی عَلَیْهِ وَ علٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

فضائے بدر کو اک آپ بیتی یاد ہے اب تک
یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک

اصحابِ بدر
رضی اللہ عنہم

مصنف

حضرت مولانا نبی بخش مصطفیٰ علی خان نقشبندی جماعتی علیہ الرحمۃ

خلیفہ اعظم حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ

تقدیم و ترتیب جدید

علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

نام کتاب:	''اصحاب بدر''
مصنف:	الحاج بخشی مصطفیٰ علی خان نقشبندی جمائتی''
تقدیم و ترتیب جدید:	مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری
نظر ثانی	حافظ محمد مسعود اشرف قصوری بی اے
پروف ریڈنگ:	مولانا شہزاد شاہد بی اے
-	- مولانا محمد عبد الاحد قادری
بار اول:	- ۱۴۲۶ھ/2005ء
کمپوزنگ:	- محمد اشفاق منیر قادری
تحریک:	- چودھری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر:	- چودھری عبد المجید قادری
ہدیہ:	- /▇ روپے

حسن ترتیب

نشانِ منزل

محمد منشاء تابش قصوری

دشمنان رسول انام اوران کا انجام

عنوان بالا کا انتخاب اس لئے کیا ہے تاکہ واضح ہوجائے کہ غزوات وسرایا اور جہاد کے اسباب کیا تھے، رحمۃ للعلمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو جنگ کے لئے میدان عمل میں آنا پڑا۔ حالانکہ اسلام تو امن وسلامتی کا دین ہے اس کا ظلم سے ذرّہ بھر بھی کوئی تعلق نہیں خدا، رسول اور ایماندار ظلم اور ظالم کو پسند نہیں کرتے مگر ظالموں کو ظالمانہ کاروائی سے باز رکھنے پر، مخلوق خدا کو ظلم، تشدد اور دھشت گردی سے بچانے کے لئے ظالموں کو سبق سکھانا بھی ضروری تھا۔ کفار ومشرکین سے مکہ مکرمہ میں سید عالم ﷺ پر ایمان لانے والوں کو جن مصائب وآلام سے دوچار ہونا پڑا وہ کسی سے قطعاً پوشیدہ نہیں مگر اس کے برعکس صحابہ کرام نے دفاعی طور پر بھی مکہ مکرمہ میں ہتھیار نہ اٹھائے، خاموشی سے ان کے ظلم برداشت کرتے رہے حتّٰی کہ ہجرت کو اختیار فرمایا، دشمنانِ خدا ومصطفیٰ نے اسے کمزوری پر محمول کیا اور مدینہ منورہ میں بھی آرام سے نہ بیٹھنے دیا۔ یہود ونصاریٰ سے مل کر جنگ کا راستہ اپنایا۔

نوبت باایں جارسید کہ اللہ رب العزت نے جہاد کا حکم دیا اور سب سے بڑا اور تاریخی معرکہ ''میدان بدر'' میں ظہور پذیر ہوا جس میں محسن اعظم نبی مکرم ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بے سروسامانی کے عالم میں فتح مبین حاصل کرکے ظلم اور ظالموں کے راستے کو مسدود کرنے کی طرح ڈالی حفیظ جالندھری نے

اس لشکرِ اسلام کی خدمت میں یوں نذرانہ محبت پیش کیا ہے۔

یہ پہلا جیش تھا دنیا میں افواج الٰہی کا — جسے اعلان کرنا تھا خدا کی بادشاہی کا
یہ لشکر ساری دنیا سے انوکھا تھا نرالا تھا — کہ اس لشکر کا افسر آپ کالی کملی والا تھا
نہ تیغ و تیر پر تکیہ نہ خنجر پر نہ بھالے پر — بھروسہ تھا انہیں سادہ سی کالی کملی والے پر

سید عالم ﷺ نے میدان کارزار میں نازک ترین لمحات کو ملاحظہ کیا تو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوئے الٰہی

اگر اغیار نے ان کو جہاں سے محو کر ڈالا
قیامت تک نہ ہوگا کوئی تجھ کو پوجنے والا

الغرض:۔ یہ وہ عظیم جماعت ہے جن کی برکات و ثمرات سے لوگ قیامت تک استفادہ واستفاضہ کرتے رہیں گے اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب اور آپ کے پیاروں سے دشمنی وعداوت رکھنے والوں کو عذابِ شدید سے خبردار کیا تو ان کی تعلّی، رعونت، تکبر آڑے آیا، ہدائت پانے کی بجائے مزید مائل بہ ظلم ہوئے تو اللہ تعالٰی نے اعلانیہ فرمایا والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذابٌ الیم (پ 10). پھر خدائے قہار وجبار کی گرفت میں آنے لگے چند بداندیش دشمنان رسول انام اور شاتمان صحابہ کرام کے واقعات کو بطور تقدیم نشان منزل رقم کیا جارہا ہے تاکہ قارئین کرام اپنی اپنی فراست وبصیرت کے مطابق سبق حاصل کریں۔ (تابش قصوری)

سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعٰلمین، ہادی اسلام رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دشمنان اسلام نے جس قدر اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائیں اور ان کے مقابل رحمۃ للعالمین ﷺ نے صبر وتحمل سے کام لیا اس کی نظیر ملنا ناممکن ومحال ہے۔ شاتمان رسول کے مظالم کی تفصیل بڑی روح فرسا اور جان گداز ہے۔

جب نبی کریم ﷺ اسلام کی دعوت دیتے اور تبلیغ رسالت فرماتے دشمنوں کا سیلاب اُمڈ آتا مگر آپ کے پائے استقلال کو جنبش تک نہ ہوتی پتھروں کی بارشیں ہوتیں۔

جسم پاک سے خون بہہ نکلتا مگر آپ منتقم حقیقی کے فرمان اور منصب نبوت ورسالت کے پیش نظر مصائب وآلام کی دشوار گزار گھاٹیوں سے گزر کر بھی کمینہ فطرت، ہدایت سے کوسوں دور، انسان نما درندوں کی رہنمائی کی خاطر سب کچھ برداشت کرتے آپ کے جانثار صحابی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) جب دشمنوں کے ستم ہائے بے پایاں سے گھبرا کر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں دشمنوں کی پائمالی، بربادی اور ہلاکت کے لئے عرض گزار ہوتے تو رحمتِ عالم ﷺ باندازِ رحمت، بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِیِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ: ''الٰہی بے خرانجان میں نور ہدایت دے۔''

دشمنان رسول کئی قسم کے گروہ میں بٹے ہوئے تھے ان کینہ فطرت درندوں کی ایک جماعت جسمانی تکلیفیں پہنچانے میں سرگرم تھی تو دوسری جماعت روحانی ایذائیں پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتی شاتمان رسول میں وہ بھی تھے کہ جو حضور ﷺ کی نقلیں اتارتے، پتھر برساتے، راستہ میں کانٹے بچھاتے۔ کنویں کھودتے اور کئی وہ تھے کہ جب حضور بارگاہ الٰہی میں مصروف عبادت ہوتے خانہ کعبہ میں جا کر یہ لوگ شور مچاتے، سیٹیاں بجاتے، بے حیائی کی بولیاں بولتے، منہ چڑاتے، اور بعض بدطینت پست خیال حضور کے گلے میں چادریں ڈال کر اذیتیں پہنچاتے۔ آپ نماز میں ہوتے تو گستاخ اونٹ کی اوجھری تک آپ کی پشت مبارک پر پھینکنے سے گریز نہ کرتے۔ غرضیکہ تمام امکانی شرارتیں کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔

ابوجہل جو حضور نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا دشمن تھا آپ کو نماز پڑھنے سے روکتا جیسا کہ رب العزت جلّ وعلا نے بایں مضمون ارشاد فرمایا۔

اَرَایتَ الذی ینھٰی عبداً اِذَا صلّٰی (پ30)

(ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے،

سید المفسرین حضرت استاذ العلماء صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ خزائن العرفان میں تحریر

فرماتے ہیں یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور کہا تھا اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا (معاذ اللہ) گردن پاؤں سے کچل دوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا پھر اسی ارادہ فاسدہ سے حضور کے نماز پڑھنے میں آیا اور حضور کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤ پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اعضا کانپنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد ﷺ کے درمیان ایک خندق ہے جسمیں آگ بھری ہوئی ہے اور وحشتناک پرندہ بازو پھیلائے ہوئے ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا فرشتے اس کا عضو عضو جدا کر ڈالتے۔ مثل مشہور ہے ظالم کی رسی دراز ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ دشمنوں کو مہلت اور غور وفکر مرحمت فرماتا ہے۔

قربان جایئے اس نور مجسم رسول معظم رحمت عالم ﷺ کے باوجود یہ کہ شاتم و بدکردار اور بدمست مجلسیں بلاتے، میٹنگیں کرتے، جن میں آپ کے قتل تک کے منصوبے مرتب کئے جاتے مگر آپ ان کے مقابلہ میں باوجود سب کچھ کر سکنے کے جوابی کاروائی نہ فرماتے رب تعالیٰ اپنے محبوب کی اس شان رحمت کو باانداز رحمت ملاحظہ فرماتا ہے۔ آپ کی تسکین و تسلی اور تشفی کے لئے یوں ارشاد فرماتا ہے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ (پ14)

ترجمہ: تو اعلانیہ کہہ دو جس بات کا تمہیں حکم ہے اور بے شک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں (کنزالایمان) اس آیہ کریمہ میں سید عالم ﷺ کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کا حکم دیا گیا۔ عبداللہ بن عبید کا قول ہے کہ اس آیہ کریمہ کے نزول سے پہلے دعوتِ اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی اس لئے اس میں فرمایا گیا اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو۔ اور ان کے تمسخر واستہزاء کا غم نہ کرو کفار قریش کے پانچ سردار

عاص بن وائل سہمی، اسود بن مطلب، اسود بن عبد یغوث، حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی یہ لوگ نبی کریم ﷺ کو بہت ایذا دیتے آپ کے ساتھ تمسخر اوراستہزاء کرتے تھے۔ اسود بن مطلب کے لئے سید عالم ﷺ نے دعا کی تھی کہ یارب اس کو اندھا کردے ایک روز سید عالم ﷺ مسجد میں تشریف فرماتھے پانچوں آئے اور انہوں نے جب حسب دستور طعن وتمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہوگئے اسی حال میں جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی، عاص کی کفِ پا، اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف نیز حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا میں ان کے شر کو دفع کردوں گا چنانچہ یہ تمام تھوڑے عرصہ میں ہلاک ہوگئے ولید بن مغیرہ شیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہبند میں کانٹا چبھا مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا نہ کیا اس کی پنڈلی میں زخم آیا اوراسی میں مرگیا۔

عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں میں ورم ہوگیا اور یہ شخص بھی مرگیا۔ اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار پر سر مارتا مارتا مرگیا اور یہ کہتا تھا کہ مجھے محمد ﷺ نے قتل کیا۔ اسود بن یغوث کو استسقاء ہوا، کلبی کی روائت ہے کہ اس کو لولگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہوگیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا۔ اسی حالت میں یہ کہتا ہوا مرگیا کہ مجھے محمد ﷺ کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا، وہ اسی مرض میں ہلاک ہوگیا انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ (پ 14)

(خازن تفسیر خزائن العرفان)

رب العزت جلّ وعلا کا ارشاد ہے:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ (پ۳۰)

ترجمہ: بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔ (کنز الایمان شریف)

اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی (پ۲۹)

جب یہ آیۃ شریفہ نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے بطحا میں ابوجہل کو کپڑے سے پکڑا اس سے فرمایا اولیٰ لَکَ فَاَوْلٰی ثم اولیٰ لَکَ فاولیٰ تیری خرابی آ گئی اب آ گئی پھر تیری خرابی آ گئی اب خرابی آ گئی ابوجہل نے کہا اے محمد ﷺ کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان، میں سب سے زیادہ زور آور صاحب شوکت وقوت ہوں مگر قرآن پاک کی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم ﷺ کا فرمان لازماً پورا ہونا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگ بدر میں ابوجہل ذلت وخواری سے بری طرح مارا گیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے اس آیت میں اس کی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت دوسری خرابی قبر کی سختیاں اور وہاں کی شدتیں تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھتے وقت گرفتارِ مصائب ہونا اور چوتھی خرابی عذاب جہنم۔

ابولہب:

حضور پرنور سرور کائنات ﷺ جب کفار نابکار اور بدکردار لوگوں کو گمراہی سے نکال کر صراط مستقیم کی طرف لانے میں کوشاں تھے تو یہ کندہء جہنم آپ کے پیچھے پیچھے رہتا آپ جہاں بھی احکام خداوندی کی تبلیغ فرماتے تو ابولہب لوگوں کو باآواز بلند پکار پکار کر کہتا کہ محمد! اصلی دین سے پھر گیا ہے اور جھوٹ کہتا ہے۔ (معاذ اللہ) اور یہ چاہتا ہے کہ لات وعزیٰ کی تم پر حکومت نہ رہے۔ اس کی بات مت سنو۔ نیز جب سرور عالم ﷺ نے کوہِ صفا پر لوگوں کو دعوت دی۔ ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور ﷺ نے ان سے صدق وامانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا۔ انی لکم نذیر مبین یدی۔ اس پر اس ملعون (ابولہب) نے نبی کریم مخبرِ عظیم ﷺ سے کہا کہ تم تباہ ہو جاؤ۔ تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔

بھلا پروردگار عالم کو اپنے محبوب کی شان ارفع واعلیٰ میں ایسے بے ہودہ اور توہین

آمیز الفاظ کب منظور تھے۔ جبار وقہار مولیٰ کا دریائے غضب جوش میں آیا اور مکمل سورۂ لہب اس خبیث کی ہلاکت و بربادی میں نازل فرما کر اپنے محبوب کی تسکین وتسلی فرمائی ابولہب کو بھی یقین ہوگیا کہ میری ہلاکت اب قریب ہے۔ عدسہ اور طاعون میں مبتلا ہوکر داخل جہنم ہوا۔ تین دن تک لاش پڑی رہی عزیزوں دوستوں احباب واقارب خصوصاً قریبی رشتہ داروں نے بھی لاش تک سے انتہائی نفرت کی مکان کی چھت سے لاش پر اس قدر پتھر برسائے کہ لاش پتھروں کے نیچے دب گئی۔

اُمِ جمیل:

یہ ابولہب کی عورت تھی جس کی تنقیص ''سورۂ لہب'' میں قیامت تک دنیا پڑھتی رہے گی۔ بہت بدزبان تھی نبی کریم سرور دو عالم ﷺ کی شان میں بکواس کرتی رہتی رسول اللہ کی دشمنی میں اپنی مثال آپ تھی۔ دن بھر کانٹے اکٹھے کرتی اور حضور ﷺ کے راستے میں جہاں سے آپ گزرا کرتے تھے بکھیرتی ایذا رسانی میں اس ملعونہ کو اتنا شغف تھا کہ کسی کو اپنا معاون بھی بنانا ہتک خیال کرتی یہ خبیثہ ایک دن اپنے محبوب مشغلہ (کانٹے جمع کرنے) میں مشغول تھی جب بوجھ باندھ کر گٹھا اٹھا کر واپس آرہی تھی راستہ میں آرام کی خاطر ایک پتھر پر بیٹھ گئی بحکم الٰہی ایک فرشتہ آیا پیچھے سے گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی وہیں تڑپ تڑپ کر مرگئی۔

عتبہ بن ابولہب:

بڑا بدزبان گستاخ رسول تھا۔ مدارج النبوت میں ہے کہ حضور ﷺ کی دوصاحبزادیاں حضرت رقیہ اور ام کلثوم ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں تھیں۔ کیونکہ اس وقت تک مشرکین سے نکاح حرام نہ ہوا تھا۔ جب سورۃ لھب نازل ہوئی ابولہب نے ان دونوں بیٹوں سے کہا کہ محمد ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دے دو ورنہ میں تم کو اپنی میراث سے محروم کردوں گا چنانچہ عتیبہ نے تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہوکر معذرت کرکے طلاق دی۔ اور عتبہ نے گستاخی سے طلاق دی۔ اللہ کے محبوب نے فرمایا یا اللہ

اپنے کسی کتے کو مقرر فرمایا جو اس کو سزا دے۔ عتبہ یہ سن کر کانپ اٹھا آ کر ابولہب سے کہا ابولہب بولا اب میرے بیٹے عتبہ کی خیر نہیں کہ محمد ﷺ کی دعا اس کے پیچھے پڑ گئی۔ ہر طرح اس کی نگرانی رکھنے لگا۔ یہ عتبہ ایک بار تجارتی قافلہ کا سردار بن کر شام کو چلا۔ بولہب نے اپنے غلاموں کو وصیت کی کہ عتبہ کو اپنے بیچ میں سلایا کریں ایک جگہ رات کو قافلے والے سو رہے تھے کہ جنگل سے ایک شیر نکلا ہر ایک کا منہ سونگھتا پھرتا سب کو سونگھ کر چھوڑ دیا مگر عتبہ کا منہ سونگھ کر اس کو پھاڑ ڈالا معلوم ہوا اس بارگاہ میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے بدبو نکلتی ہے جس کو جانور تک معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے۔ (سلطنت مصطفیٰ ص ۱)

عاص بن عتبہ:

یہ گستاخ بھی دشمن ناموس رسالت تھا ایک روز گدھے پر سوار سفر کر رہا تھا کہ طائف کی راہ میں ببول کا کانٹا جسم میں چبھ گیا۔ خدا معلوم کانٹے میں کس بلا کا زہر تھا اسی زہر کی تکلیف سے مرا۔

عتبہ بن حجاج:

بہت سخت دشمن رسول تھا اندھا ہوا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔

عامر بن طفیل:

یہ شخص ایک بہت بڑی قوم کا سردار تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی خداداد شان وشوکت اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے گھبرا کر قتل کے منصوبے مرتب کرنے لگا ایک دن اَرْبَد کے ساتھ گھر سے یہ مشورہ کر کے چلا کہ رسول اللہ ﷺ کو ناگہاں قتل کر دیں۔ عامر نے اَرْبَدْ سے کہا کہ میں محمد ﷺ کو باتوں میں لگاؤں گا تم تلوار سے کام تمام کر دینا چنانچہ عامر نے ایسا ہی کیا مگر اَرْبَدْ کو جرأت نہ ہوئی آخر جب عامر نے دیکھا کہ یوں موقع نہیں ملتا تو رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میں آپ سے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں مگر آپ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تم خدائے وحد پر ایمان لانے کا

اقرار نہ کرو۔ یہ شخص ایک بڑی زبردست قوم کے سردار ہونے کے گھمنڈ میں تھا۔ چلتے وقت کہنے لگا کہ میں اس وقت سوار اور پیادے سے تم پر چڑھ ہالاؤں گا جن کے مقابلے کی طاقت تم میں نہ ہوگی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے صرف اس قدر دعا کی یا اللہ عامر بن طفیل کے مقابلہ میں تو ہی میرے لئے کافی ہے۔ خدا کی قدرت قبل اس کے کہ یہ دشمنِ اسلام اپنی قوم کو جا کر ابھارتا۔ خود ہی فنا ہوگیا راستہ میں طاعون نمودار ہوا اور ہلاک ہوگیا۔ (سیرت خیر البشر ص ۱۰۶)

حضرات غور فرمایئے۔ دشمنانِ رسول نے جس قدر محبوب رب العلمین ﷺ کو ایذائیں اور تکلیفیں پہنچائی اور ان کے مقابلہ میں سرکار رحمت للعلمین نے جس قدر صبر وتحمل سے کام لیا، بجائے خود انتقام لینے کے منتقم حقیقی پر نظر رکھی اظہر من الشمس ہے۔

پھر جس طرح دشمنان اسلام عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے تمام کا بیان واضح فرمایا گیا۔ لہذا آج بھی غلامان مصطفیٰ کو چاہیئے کہ اسوۂ رسول پر گامزن ہوں۔ صداقت صدیق پر عمل پیرا ہیں۔ جذبۂ فاروق پیدا کریں۔ سخاوت وشجاعت غنی وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صدقے جذبۂ ایثار قربانی پیش نظر رکھیں تو جو دشمنان رسول انام دین اسلام کی آڑ لے کر ملک وملت کی تباہی وبربادی کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کو ناکام بنایا جاسکتا ہے۔

کعب بن اشرف:

یہ ایک یہودی تھا اس کی ماں بنونضیر سے تھی جس وقت حضور پرنور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے اسی وقت سے اس کو خصومت تھی۔ لیکن جنگ بدر کے بعد سے نبی کریم ﷺ کے تصور وذکر سے جلا جاتا تھا۔ چنانچہ زید بن حارثہ جب مدینہ میں فتح بدر کی خوشخبری لے کر آئے۔ اس نے بھی سنا تو بے ساختہ کہہ اٹھا تجھ پر تُف ہو کیا یہ سچ ہے؟ اور یہ اشراف عرب اور مملوک الناس ہیں۔ اگر محمد ﷺ نے ان لوگوں کو درحقیقت قتل کیا ہے تو زندہ رہنے سے بطن زمین بہتر ہے۔ کہ اس کی پشت پر رہو جب اس کو اس واقعہ کا یقین ہوگیا تو مکہ چلا آیا۔ مطلب بن ابی دواعہ کے ہاں قیام کیا تھا۔ اور

مقتولین، مشرکین بدر پر روتا تھا۔ چند دن مکہ رہنے کے بعد مدینہ لوٹ آیا اور بدستور اپنی شرارتوں پر قائم رہا۔ سید عالم ﷺ کو یہ فعل ناگوار گزرا کیونکہ وہ اسلام مٹانے کے در پے تھا۔ آپ نے فرمایا۔ من ىقتل کعب بن اشرف کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے گا؟ محمد بن مسلمہ، عباد بن بشر اور ابوعبس بن جبیر نے عرض کیا ہم لوگ تیار ہیں۔ آپ نے اجازت فرمائی اور ان کے حق میں کامیابی وکامرانی کی دعا فرمائی۔

ان میں ملکان بن سلامہ پہلے ان کے پاس گئے باجازت سید عالم ﷺ آپ سے انحراف بے زاری ظاہر کر کے اپنی تنگئی معاش کی شکایت کی اور غلہ وغیرہ طلب کیا ورکہا تمہارے اطمینان قلب کے لئے بعوض غلہ تا ادائے قیمت ہم صلاح حرب رہن کئے دیتے ہیں کعب بن اشرف اس پر راضی ہوگیا ملکان بن سلامہ نے کہا کیا ہی اچھا ہوتا کہ چاندنی رات میں ہم باتیں کرتے ہوئے چلتے تمہارے مکان سے باہر اس ٹیلہ پر ہمارے اور احباب ہیں ان سے بھی باتیں کر لیتے۔

کعب بن اشرف یہ سنتے ہی اٹھا اور ان کے ساتھ چلنے لگا اپنے مکان سے کچھ دور نہ گیا ہوگا محمد بن مسلمہ وغیرہ بھی آ ملے۔ آپس میں ادھر ادھر کی باتیں کرتے جا رہے تھے اور کعب بن اشرف مسلمان عورتوں کی ہجو اور ان کے عشق کے تذکرے کرتا جا رہا تھا دوران گفتگو محمد بن مسلمہ نے موقع پا کر تلوار سے وار کر دیا۔ ان کے وار کرتے ہی دیگر احباب نے بھی تلوریں چلائیں۔ اور کعب ابن اشرف دشمن ناموس رسالت کو قتل کر دیا وہ ایک چیخ مارتا ہوں داخل سقر ہوا۔ ارد گرد کے اہل قلعہ نے سنتے ہی آگ روشن کر دی لیکن یہ لوگ دوسرے راستہ سے بعافیت نکل آئے۔ تھوڑی دور جا کر بانتظار حرث ٹھہر گئے جب یہ واپس آئے تو پچھلی شب تھی سید عالم ﷺ نماز تہجد ادا فرما رہے تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کعب بن اشرف کے مارے جانے کی اطلاع دی۔

اس واقعہ میں حرث کو آپنی ہی تلوار سے قدرے زخم آ گیا جس کے باعث تیز نہ چل سکتے تھے اور ان کے ساتھی انتظار کرتے ہوئے چلے گئے۔ حضور سید عالم ﷺ کو زخم دکھایا گیا۔

رحمت عالم ﷺ نے لب مبارک لگایا زخم فوراً اچھا ہوگیا سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے نام لیوا اور شیدائیاں اسلام پر انعام واکرام، بخشش ورحمت کی بارش نازل فرمائی اور دشمنان رسالت کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا فرمایا۔

ابن ابی حقیق:

کعب بن اشرف یہودی کے مارے جانے کے بعد سلام بن ابی حقیق یہودی نے سر اٹھایا یہ خیبر کا رہنے والا تھا۔ اس کی کنیت ابورافع تھی ہمیشہ سید عالم ﷺ اور صحابہ کرام علیہ السلام کو بڑے برے کلمات سے پکارتا۔ علی الاعلان سب دشتم کہتا پھرتا۔ آپ کے مقابل لوگوں کو ابھارتا۔ چند جانثار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کے قتل کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت فرمائی۔ چنانچہ آٹھ آدمی روانہ ہوئے ان سب کے سردار عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ یہ لوگ مدینہ طیبہ سے نکل کر خیبر پہنچے ابن ابی حقیق کے مکان کے قریب ٹھہرے رات کو جب وہ مکان کے دروازے بند کر کے سو رہا تھا۔ تو اس کو آواز دی گئی۔ وہ اٹھا اور دروازہ کھولنے لگا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا یہ لوگ شمشیر برہنہ لئے ہوئے اس دشمن اسلام پر لپکے اور تہہ تیغ کرڈالا۔ مکان سے نکل کر ایک مقام پر ٹھہر گئے جب محافظوں کو خبر ہوئی تو فصیلِ قصر پر چڑھ کر ابن حقیق کے مارے جانے کی اطلاع دی۔ تب ان لوگوں نے اس کے مارے جانے کا یقین کر کے مراجعت کی اور نبی کریم ﷺ کو اس کے قتل کی اطلاع دی۔

حضرت استاذ العلماء سیدنا صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف الطیب البیان میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ ابورافع یہودی ابن ابی حقیق کو قتل کر کے اس کے مکان سے گر پڑے تو پنڈلی ٹوٹ گئی۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس کو عمامہ سے باندھ کر اپنے اصحاب کی طرف چلا پھر حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ عرض کیا۔ حضور نے فرمایا پاؤں دراز کرو میں نے پاؤں دراز کیا حضور ﷺ نے دستِ مبارک پھیرا تو یہ حال

ہوا کہ گویا کہ زخم تک بھی نہ تھا۔ سبحان اللہ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی بارگاہ رحمت عالم ﷺ میں حاضر ہوکر شفایاب ہوتے جب کوئی بارگاہ بے کس پناہ کے ادب واحترام سے گریز کرتا رب العزت جل وعلا گرفتار بلاومصائب کردیتا۔

عامر بن عمیر:

یہ حضرت مصعب بن عمیر کا بھائی ہے حضرت مصعب بن عمیر سید عالم ﷺ کی غلامی میں خوش وخرم تھے۔ یعنی مشرف بہ اسلام ہوکر والدہ ماجدہ کی خدمت میں مصروف رہتے والدہ بہت پیار کرتیں۔ حضور ﷺ کی محبت ان کے دل میں سما چکی تھی۔ آخر حضور ﷺ کے ساتھ کفار سے غزوہ احد میں لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔ ترمذی شریف میں ان کی شہادت کا قصہ مذکور ہے۔ مگر عامر بن عمیر شب وروز عیش وعشرت میں مصروف رہتا۔ محرمات سریعہ میں مستغرق اورترک کے واسطے ہمیشہ اپنے بھائی سے جھگڑتا رہتا تھا اوردنیا کی محبت کے لئے آنحضرت ﷺ کی صحبت سے بھاگتا۔ اورحاضر نہ ہوتا۔ احکامِ اسلام وایمان کوقبول نہ کرتا یہاں تک کہ جنگ بدر کے دن کافروں کے ساتھ ماراگیا۔ اورکندہ دوزخ ہوا۔

(تفسیرعزیزی)

85263

سفیان بن خالد ہذلی:

وادی عرفات کے قریب ایک مقام کانام "عرف" ہے اس میں سفیان بن خالد ہذلی رہتا تھا مسلمانوں کاسخت دشمن اوربہت سخت مزاج کافرتھا۔ اس نے مدینہ طیبہ پرحملہ کی تیاریاں شروع کیں۔ حضور پرنور سرورعالم ﷺ کوبھی اس کی تیاریوں کی خبریں ملیں۔ اس فتنہ کی روک تھام کے لئے آپ نے پانچ محرم الحرام ۴ ہجری کوسفیان بن خالد ہذلی کی طرف حضرت عبداللہ بن انیس کوروانہ کیا جس کا مقصد اصلی حالات کی اطلاع تھا۔ یہ مدینہ سے روانہ ہوکر رات کے وقت مقام عرفہ پر پہنچے اوروہاں پہنچ کرکسی ترکیب سے سفیان بن خالد ہذلی کا سرکاٹ لیا پھرلطف یہ کہ صاف بچ کرنکل آئے اوراٹھارہ دن کے

85263

بعد ۲۳ محرم الحرام ۴ ہجری کو مدینہ منورہ پہنچے اور وہ سر حضور کے قدموں میں ڈال دیا۔
(رسالہ مولوی ۱۳۵۲ ہجری ذیقعد)

بشر منافق:

بشر نامی ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔ یہودی نے کہا چلو سید عالم ﷺ سے فیصلہ کرالیں۔ منافق نے خیال کیا کہ حضور تو صحیح اور حق فیصلہ دیں گے۔ اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) کعب رشوت خور ہے اس کے باوجود ہم مذہب (یہودی) ہونے کے اس کو پنچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق (بشر) کو فیصلہ کے لئے سید عالم ﷺ کے حضور آنا پڑا حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا۔ یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا۔ اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا فیصلہ سید عالم ﷺ فرما چکے ہیں۔ لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں۔ آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں (یہ سچ ہے منافق نے کہا ہاں) میں ابھی آکر فیصلہ کرتا ہوں۔ یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لے کر اسکو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو۔ اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے (خزائن العرفان) نور العرفان۔ موضح القرآن وغیرہم)
قرآن کریم میں اسی کے بارے یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا (پ۵)

ترجمہ: کیا تونے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان (کعب بن اشرف) کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو تو یہ حکم تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ ان کو دور بہکادے۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں

(کنزالایمان ترجمۃ القرآن (از سیدی اعلیٰ حضرت علیہ ارحمۃ تفسیر حسینی صفحہ ۱۷۵ جلد ا میں بھی یہ قصہ مذکور ہے)

حضرات دیکھیئے بشر منافق کی رسول دشمنی کس حد تک پوشیدہ تھی بظاہر مسلمان بنا ہوا تھا۔ ہر کام مسلمانوں جیسے کرتا مگر سرورکائنات کے فیصلہ کو قبول نہ کرنے کے باعث حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں رب العزت جلّ وعلا نے یہود دوستی اور رسول دشمنی کو ظاہر کر دیا۔ آخر جو نتیجہ برآمد ہوا وہ اوپر مذکور ہے۔

اربد بن ربیعہ:

یہ شخص دشمن رسول و دشمنِ صحابہ تھا تفسیر حسینی صفحہ ۵۲۱ جلد ا میں اس لعین کی موت کا تذکرہ اس طرح ہے کہ ۹ ھ میں عامر بن طفیل نے اربد بن ربیعہ سے یہ کہا کہ محمد ﷺ کو قتل کر ڈالیں۔ اسی ناپاک ارادہ سے سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے بڑی دیر گفتگو ہوتی رہی۔ مگر اربد کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ حضور ﷺ پر تلوار چلائے القصہ وہاں سے سخت باتیں کہہ کر باہر نکلے اور چلتے وقت عامر بن طفیل نے کہا کہ میں تم پر لشکر جرار سوار اور پیادہ لاؤں گا۔ اربد بن ربیعہ بھی ساتھ تھا دونوں کے لئے نبی کریم ﷺ نے بارگاہ الٰہی میں یہ الفاظ عرض کئے اللّٰھم اکفھما بماشئت. اے اللہ کفایت کر تو ان کے ساتھ جس چیز کے چاہے تو عامر باہر آ کر اربد سے پوچھنے لگا وہ تمام تجاویز کیا ہوئیں۔ تونے تلوار کیوں نہ چلائی اس نے جواب دیا جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تو تو ان کے درمیان حائل ہو جاتا تھا۔ غرضیکہ جب دونوں کافر مدینہ طیبہ سے باہر

نکلے بجلی گری اور اربد کو جلا دیا۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس کی ہلاکت و بربادی کی خبر قرآن پاک میں مجملاً بیان ہے اور اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَّشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ (پ ۱۳)

ترجمہ اور کڑک بھیجتا ہے تو اسے جس پر چاہتا ہے ڈالتا ہے اور وہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہوتے ہیں اور اس کی پکڑ بڑی سخت ہے تفسیر خازن میں اربد کی ہلاکت میں یہ الفاظ مرقوم ہیں اهلک الله اربد بالصاعقة

(خازن جلد ۴ صفحہ ۷ جلد ۷ صفحہ ۲۶۵)

ایک یہودی کا انجام:

بعض فرماتے ہیں کہ ایک یہودی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا اے ابوالقاسم مجھے یہ بتاؤ کہ آپ کا خدا کس چیز کا ہے۔ موتی کا یا زمرد کا یا یاقوت کا یا سونے کا فوراً غضب الٰہی کے ابر سے بجلی گری اور اس کو جلا دیا۔ اس کے حق میں مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی (و تفسیر حسینی صفحہ ۵۲۱ جلد ۱۰۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انہوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا محمد (ﷺ) کا رب کون ہے؟ جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا لوہے کا ہے یا تانبے کا؟ مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انہوں نے واپس آ کر سید عالم ﷺ سے عرض کیا کہ ایسا کافر سیاہ دل سرکش دیکھنے میں نہیں آیا۔ حضور نے فرمایا پھر جاؤ۔ صحابہ گئے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعوت قبول کر کے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا نہ پہچانا، یہ حضرات پھر واپس آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا خبث تو ترقی پر ہے۔ آپ نے فرمایا پھر جاؤ۔ بہ تعمیل ارشاد پھر گئے۔ جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی سیاہ دلی

کی باتیں بک رہا تھا بادل آیا اس میں بجلی چمکی کڑک ہوئی بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا۔ یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راستہ میں انہیں صحابہ کرام کی ایک جماعت ملی وہ کہنے لگے وہ شخص جل گیا۔ ان حضرات نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا انہوں نے فرمایا سید عالم ﷺ کے پاس وحی آئی ہے

ویرسل الصواعق فیصیب بها من یشاء وهم یجادلون فی الله وهو شدید المحال (پ۱۳)

(خزائن العرفان)

شرتح قارطہ:

یہ دشمن ناموس رسالت بڑا سخت تھا بہت متکبر اور مغرور تھا قریش میں بڑے مرتبے کا پہلوان تھا جنگ احد میں مسلمانوں کے مقابلہ میں کفار کی طرف سے علم لیکر میدان میں نکلا۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ایک ہی وار میں اس نابجار کا کام تمام کر دیا۔
شاہنامہ اسلام میں حفیظ جالندھری نے اس کا اس طرح نقشہ پیش کیا ہے۔

شرتح قارغلہ تھا فوج قرشی میں بڑا کامل
نہایت تمکنت سے اب ہوا جھنڈے کا وہ حامل
جناب حیدر کرّار کے ہاتھوں گیا مارا
پڑی وہ ضرب کاری کھل گیا کافر کا بھنڈارا
بغل کے راستے سے قلب تک یہ تیغ در آئی
تو دونوں لشکروں کو اب عجب صورت نظر آئی
علم سے باطنی رشتہ علمبردار کا ٹوٹا
گرے پہلو بہ پہلو ساتھ ظاہر کا نہیں چھوٹا

☆

القصہ تیغ حیدری نے اسے جہنم رسید کر دیا

عبدالدار:

یہ بھی دشمن رسول جنگ احد میں کفار کی ہموائی کررہا تھا۔ شریح قارظہ کے قتل ہوتے ہی کفار نے علم اس کے ہاتھوں میں سونپ دیا۔ اسے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں داخلِ سقر ہونا پڑا، ایک اور دشمن دین اسلام کو حضرت سعد ابن ابی وقاص نے ایسا تیر مارا کہ اس کی زبان باہر آگئی اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔

مسافع ابن طلحہ:

یہ بھی علمبردار کفار تھا جنگ احد میں حضرت ابن افلح رضی اللہ عنہ نے نیزے سے ہلاک کیا۔

نشانہ اس کو نیزے کا بنایا ابن افلح نے
علمِ خاک مذلت پر گرایا ابن افلح نے

اس کے بعد اس کے بھائی کلاب نے قریش کا علم اٹھایا تو زبیر ابن عوام رضی اللہ عنہ نے نیزہ سے ہلاک کردیا (شاہنامہ اسلام)

خسرو پرویز کا انجام:

٦ ھ صلح حدیبیہ کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ اسلام پوری دنیا کے لئے رحمت بن کر آیا ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ یہ پیغام ساری دنیا میں پہنچایا جائے۔ اس کے بعد خود ان تمام بادشاہوں کے نام جو آپ کے اردگرد تھے دعوتی خطوط لکھے اور ان کو اسلام کی طرف بلایا جب آپ نے بادشاہوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو صحابہ کرام میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان الملوک لایقرؤن کتاباً مختوماً. بادشاہ ایسا کوئی مکتوب نہیں پڑھتے جس

پر مہر ثبت نہ ہو، (تاریخ اسلام صفحہ ۷۰۵ از رشید اختر) تو رسول اللہ ﷺ نے مہر بنوائی جس پر محمد رسول اللہ کے حرف کندہ تھے۔ پھر چھ خطوط لکھے جو ایک ہی دن محرم ۷ ھ کو اپنے چھ نامہ بروں کے سپرد کئے اور انہیں مختلف اکناف کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ تمام نامہ بران قوموں کی زبان میں مہارت رکھتے تھے جن کی طرف بھیجے گئے تھے۔

ان میں ایران کے بادشاہ کسریٰ خسرو پرویز کی طرف حضرت عبداللہ بن حذافہ کو روانہ فرمایا۔ مورخ ابن کثیر امام بخاری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا یہ گرامی نامہ عبداللہ بن حذافہ کی بجائے حضرت شجاع بن وہب کی وساطت سے خسرو پرویز کو پہنچایا۔ جب نبی کریم ﷺ کا قاصد کسریٰ کے دربارِ عام میں پہنچا اور خط دیا۔ خسرو کا ایک صاحب خط پڑھنے لگا۔ اس نے پہلے الفاظ سنے ہی تھے کہ غضب میں آگیا اور اس کے ہاتھوں سے خط چھین کر پھاڑ ڈالا۔ اور حضور پرنور ﷺ کے قاصد کو دربار سے نکال دیا طبری لکھتے ہیں کہ کسریٰ نے رسول اللہ ﷺ کا گرامی نامہ چاک کرنے میں تعلی کی تھی اور کہا تھا یکتب الیٰ ہذا وھو عبدی وہ میرا غلام ہو کر یوں مخاطب کرتا ہے۔ (معاذ اللہ)

القصہ جب حضور کا نامہ بر کسریٰ کے دربار سے لوٹ کر مدینہ آیا اور تمام قصہ سنایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کے حق میں فرمایا۔ اللّٰھم فرق ملکتہ یا اللہ اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ کسریٰ نے رسول اللہ ﷺ کے نامہ بر کو دربار سے نکلوانے کے بعد یمن کے حاکم باذام (ایک روایت میں باذان ہے) کو حکم بھیجا کہ محمد (ﷺ) کو قید کر کے ہمارے پاس بھیج دو باذام نے شہنشاہ کسریٰ کے حکم کی تعمیل میں دو بہادر نوجوان حضور کے پکڑنے کی خاطر مدینہ منورہ روانہ کئے۔ جب یہ دونوں مدینہ منورہ پہنچے حضور کے پاس گئے حضور نے فرمایا۔ تمہارا بادشاہ اپنے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں قتل ہو گیا ہے۔ جس کی طرف سے تم میرے پاس حاضری کا حکم لائے ہو۔

وہ بے حد متعجب ہوئے لوٹ کر یمن آئے۔ باذام یا باذان کو نبی کریم ﷺ کے اس

معجزہ کی خبردی وہ بھی سن کر بہت حیران ہوا اسی دن سے ایران سے ایک سرکاری افسر نے آکر پرویز خبیث دشمن رسول کے قتل کی خبردی۔اس تائید سے یمن کا حاکم بڑا متاثر ہوکر بمعہ درباریوں اورعمائدین کے مشرف باسلام ہوا اور کسریٰ کی بادشاہی اس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی جس طرح سید عالم ﷺ کے گرامی نامہ کواس جہنمی نے پارہ پارہ کیا تھا۔اسی طرح پرویز نامی بھی سنتِ رسول کا دشمن اور حضورﷺ کے فرامین کا باغی ہے۔یہ نام کی مناسبت قابل عبرت ہے۔پرویز نامی اشخاص سے خیر کی امید عبث ہے۔

تیس کذاب:

سید عالم خاتم الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذ وضع السیف فی امتی لم یترفع عنھا الیٰ یوم القیٰمۃ ولاتقوم الساعۃ حتٰی تلحق قبائل من اُمتی بالمشرکین وحتّٰی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانّہٗ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انّہٗ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولاتزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لایضرھم من خالفھم حتّٰی یاتی امر اللہ

(رواہ ابوداؤدوالترمذی) مشکوٰۃ شریف۔صفحہ ۴۶۵

مفہوم:۔ جس وقت تلوار رکھی جائے گی یعنی جنگ وجدال ہوگا، میری امت سے جھگڑا قیامت تک ختم نہ ہوگا۔اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت سے بعض قبائل مشرکین کے ساتھ لاحق نہ ہو، اور بعض بتوں کی عبادت کریں گے، اور بیشک میری امت سے تیس ۳۰ کذاب ہوں گے جو بزعم خویش اللہ کے نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے، اور میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت سے ایک گروہ حق پر قائم رہے گا ان کا مخالف کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ کا امر (قیامت) آئے۔

مشکوٰۃ شریف، باب الملاحم فصل اول صفحہ ۴۶۵ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی حتٰی یبعث دجالون کذابون قریبٌ مِنْ ثلثین کلهم یزعم انہ رسول اللہ حتیٰ کہ مبعوث ہوں گے تیس دجال کذاب، ہر ایک اللہ کے رسول ہونے کا گمان کرے گا۔

نیز ابوداؤد جلد دوم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا ہے کہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین جناب محمد مصطفی ﷺ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تیس دجال نہ آئیں، ان میں سے ہر ایک بزعم خویش نبوت کا مدعی ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کے بعد جو مدعی نبوت ہوگا اس کو دجال و کذاب فرمایا۔ اور اپنی امت کی ہدایت کے لئے فرمایا کہ اگر کسی سے یہ سنو کہ "انا رسول اللہ" تو کہ دو تو دجال اور کذاب ہے اگر کوئی نیا نبی آپ کے بعد آنا ہوتا تو ہادی اسلام ایسا ارشاد نہ فرماتے لہذا اظہر من الشمس کہ آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے دجال اور کذاب ہیں۔ اب ان چند کذابوں کی ذلت وعذاب کی موت کا تذکرہ حوالہ قلم کرتا ہوں تا کہ وہ لوگ جو آج بھی کسی کذاب سے ملحق ہو چکے ہیں عبرت پکڑیں۔ اور مذہب حق کی طرف راغب ہوں۔

اَسْوَد عنسی کذّاب:

ان جھوٹے مدعیان نبوت میں سب سے پہلا اسود عنسی کذاب ہے۔ اس نے یمن کے ایک قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنی قوم میں صاحب حیثیت اور سردار تھا شعبدہ بازی سے لوگوں پر اثر ڈالنا شروع کیا۔ قریہ قریہ قرب وجوار کے سرداران قبائل کو اپنے ساتھ ملایا جب کافی طاقت دیکھی تو علی الاعلان علم بغاوت بلند کیا اور حضور پُر نور ﷺ کے عاملوں کو نکال دیا یہ دسویں سال ہجری کے آخری ایام کا واقعہ ہے نجران پر حملہ کر کے اسے بھی اپنے ساتھ ملالیا۔ پھر صنعا دارالخلافہ یمن پر حملہ کر کے قبضہ جما بیٹھا اور وہاں کے حاکم شہر ابن باذان کو قتل کرادیا۔ آہستہ آہستہ یمن اور جنوب کے

علاقہ پر مسلط ہو گیا۔ اس کے دعوئ ء نبوت اور بغاوت کی خبریں آنحضرت ﷺ تک پہنچیں۔ تو آپ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ایک اچھی خاصی جماعت کے ساتھ اس فساد کے انسداد اور اس کے قتل کا حکم فرمایا۔ آخر مقتول حاکم یمن شہر بن باذان کے ایک قریبی رشتہ دار نے جس کا نام فیروز دیلمی تھا رات کے وقت اس کے محل میں گھس کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

مُسَیلمہ کذّاب:

دوسرا مدعی نبوت قوم بنی حنیفہ سے تھا اور وہ مسلیمہ کذّاب کے نام سے مشہور ہوا جب اس قوم کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسلیمہ بھی ساتھ تھا واپس جا کر اس نے معمولی شعبدہ بازیوں سے لوگوں پر اثر ڈالنا شروع کیا اور چند بیہودہ فقرے گھڑ کر دعوئ نبوت کر دیا۔ اس کے بعد پھر مدینہ منورہ آیا نیز حضور ﷺ کی طرف ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے بھی آپ کے ساتھ امرِ نبوت میں شریک کیا گیا ہے اور نصف ملک میرے اور نصف قریش کے لئے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جواب دیا ملک تو سب اللہ کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔ اس کے بعد اس نے یمامہ میں علم بغاوت بلند کر دیا۔ آخر کار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کی ابتداء میں حضرت خالد، حضرت عکرمہ، حضرت شرجیل رضی اللہ عنہم کے دس ہزار لشکرِ جرار نے مسلیمہ کے چالیس ہزار لشکر کو شکستِ فاش دی اور مسلیمہ نے جو اپنی فوج کے ساتھ تھا ایک بہت بڑے باغ میں جس کے چاروں طرف نہایت بلند و بالا فصیل تھی داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے باغ کی فصیل پر چڑھ کر اندر چھلانگ لگا دی اور دروازہ کھول دیا اسلامی لشکر اندر داخل ہوا اور ان کی خوب پٹائی کی ایک وحشی جو لشکر اسلام میں تھا مسلیمہ کذاب پر حملہ کر کے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ دنیا آج بھی ان دشمنان رسول پر لعنتیں بھیج رہی ہے (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) دو مدعیان نبوت جن میں ایک شخص طلیحہ اور

سجاح (یہ ایک عورت تھی) تائب ہو کر زمرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

(خلافت راشدہ صفحہ ۱۱، ۱۲)

صحابہ کرام کی ایمان افروز باتیں

نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے ایمان وایقان اور اسلام کی پاکیزہ دولت سے براہ راست مستفیض ہونے والے خوش نصیب افراد کو صحابہ کرام کے عظیم وصف سے یاد کیا جاتا ہے انہوں نے معلم کائنات ﷺ سے علوم وعرفان اور تزکیہ وطہارت کے خزانے اپنے دامن میں سمیٹے، حکمت ودانش کو جمع کیا اور پھر بلغوا عنی ولو آیۃ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے تبلیغ حق وصداقت کے لئے زندگی بھر کمر بستہ رہے۔ ذیل میں ان کی چند باتیں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، جن میں فیوض وبرکات کا سمندر موجزن ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ انہیں ایک ایسے مصنف کے حوالے سے مزین کیا گیا ہے جس کا عقیدہ ونظریہ اپنی ہی تحریر کے برعکس ہے وہ ہیں اہل حدیث مسلک کے مشہور عالم جناب قاضی محمد سلیمان منصور پوری مؤلف کتاب رحمۃ للعلمین ﷺ۔

موصوف کی ایک تصنیف ہے "اصحاب بدر" اسی کتاب سے بعض بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایمان افروز روح پرور اور بصیرت افروز باتوں کو نہایت اختصار سے قلم بند کیا جاتا ہے۔ بعض کلمات فائدہ کے عنوان سے راقم السطور کی طرف سے درج ہوں گے تاکہ روحانی لطافت وچاشنی دوآتشہ ہو۔

لنگر پکانا:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ قریشی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کا سلسلہ کعب بن لوی سے مل جاتا ہے۔ جنگ بدر میں اس وجہ سے شامل نہ ہو سکے کہ آپ کو رسول کریم نے سرحد شام میں حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیج دیا تھا لیکن حضور

ﷺ نے انہیں وہیں سے ہی شمولیت کا تمغہ عطا فرمایا جیسے دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ بناء علیہ آپ بدری ہوئے نبی کریم ﷺ نے ایک بار ارشاد فرمایا: جو زندہ شہید دیکھنا پسند کرے وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔"

بوقت شہادت آپ کی عمر باسٹھ سال تھی آپ زندگی بھر ہر روز ایک ہزار دینار کے وزن کا لنگر پکایا کرتے تھے۔ (اصحاب بدر)

فائدہ:

ایک تو آپ کو نبی کریم ﷺ نے شہادت کی بشارت دی، جو حضور ﷺ کے علم غیب پر دلالت ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں پاک و ہند میں اولیاء کرام کے عرسوں میں جو لنگر پکایا جاتا ہے اس کی اصل خیر القرون میں پائی جاتی تھی جس کی مثال مذکور ہوئی۔

(حکایت) کستوری کی خوشبو:

حضرت عبیداللہ بن حارث بن مطلب رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے ساتھ نسب میں عبد مناف پر جا کر شامل ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ آپ کی بڑی قدر و منزلت فرماتے۔ اصحاب بدر میں سب سے زیادہ عمر والے آپ ہی تھے۔ حضور ﷺ کی پیدائش سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ غزوۂ بدر میں دشمن کے مقابلہ میں آپ کا پاؤں کٹ گیا تھا مقام بدر سے ایک منزل مدینہ طیبہ کی طرف واپسی پر آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہادت سے سرفراز ہوئے اور اسی جگہ آپ کو دفن کر دیا گیا ایک بار نبی کریم ﷺ کا اسی راہ سے گزر ہوا، رفقاء نے عرض کیا کہ ادھر سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

"ہاں! کیوں نہ ہو، یہاں ابو معاویہ (حضرت) عبیداللہ بن حارث کی قبر بھی تو ہے"۔

آپ خوش اندام وخوب رو تھے بوقت شہادت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

(اصحاب بدر)

فائدہ:

بعد از وصال مزارات اولیاء کرام سے خوشبو کے ظہور پر حضور ﷺ کا ارشاد حجت ہے۔

حضور ﷺ نے پیشانی چوم لی

حضرت عثمان بن مظعون قریشی رضی اللہ عنہ صاحب ہجر تین ہیں یعنی حبشہ اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا شرف پایا۔ غزوہ بدر کے چار ماہ بعد مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ مہاجرین میں یہ پہلے خوش بخت ہیں جنہیں مدینہ طیبہ میں وصال کی نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی اور جنت البقیع میں سب سے پہلے یہی دفن ہوئے غسل وکفن کے وقت نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کی پیشانی کو چوم لیا ایک خاتون نے دیکھتے ہی کہا۔ عثمان کو جنت مبارک ہو۔

نیز آپ کی قبر پر ایک پتھر بطور شناخت کھڑا کر دیا جب انہوں نے وصال فرمایا تو انہیں حضرت عثمان غنی کے برابر دفنایا گیا (اصحاب بدر)

فائدہ:

مزارات پر پتھر لگانا سنت ٹھہرا آج کل شناخت کے لئے پتھر میں آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ کے ساتھ ساتھ صاحب مزار کا نام کندہ کرا دیتے ہیں۔ ان اعمال وافعال کا اثبات حضور ﷺ کے عمل شریف سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ نیز بعد از وصال جب حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی پیشانی مبارکہ کر چوم کو مشرف فرمایا تو پتہ چلا بزرگان دین کے ہاتھوں اور پیشانی کا قبل از وصال یا بعد بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ نیز اس سے تو یہ بھی مستفاد ہے کہ لوح مزار کو چومنا جائز ہے اس لئے کہ حقیقتاً لوح مزار کو نہیں چوما جاتا بلکہ صاحب مزار کی پیشانی کو چوم کر سنت مصطفیٰ ﷺ کے تصور کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

پیاروں سے ملاقات کا دن

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما اسلام کے ابتدائی ایام میں ہی مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی کنیز حضرت سمیہ بن خیاط آپ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے شہادت کا شرف پایا۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول اسلام کے بعد بڑی بڑی تکالیف اٹھائیں آپ نبی کریم ﷺ کے ہم عمر تھے نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے۔

عمار قدموں سے کانوں تک ایمان سے بھرپور ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوراً يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ

کے مصداق، حضرت عمار ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمار رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گئے، اندر آنے کی اجازت طلب کی تو حضور ﷺ نے فرمایا:

مرحباً بالطیب المطیب

جنگ صفین میں حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

عمار لقتلک الفئة الباغية. "تجھے باغی گروہ قتل کرے گا"۔

آپ صفین میں داد شجاعت دے رہے تھے کہ پانی طلب کیا تو آپ کی خدمت میں دودھ پیش کر دیا، دودھ پی کر کہا:

الیوم القی الاخلاء. "آج پیارے دوستوں سے ملاقات کا دن ہے"۔

کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

عمار! تمہاری آخری خوراک دودھ ہے، اسی دوران ایک اور عورت دودھ لے آئی آپ نے وہ بھی پی لیا اور فرمایا:

الحمدللّٰہ الجنۃ تحت السھام. ''جنت تو نیزوں کے نیچے ہے''۔

آپ نے ربیع الاخر ۳۷ھ کو جنگ صفین میں شہادت پائی۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ نے اپنے خداد علوم غیبیہ سے کئی سال قبل آپ کو شہادت کی خبر دی اور بوقت شہادت آپ کی خوراک تک سے آگاہ کر دیا، نیز باغی گروہ کی نشان دہی فرمادی۔ واضح رہے کہ ضروری نہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکریوں نے شہید کیا ہو بلکہ دونوں لشکروں میں باغی موجود تھے، جنہوں نے اپنے مقصد کے لئے جنگ کی آگ کو مزید ہوا دی، انہی باغیوں کے ہاتھوں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور انہی باغیوں میں سے ابن ملجم تھا، جو بظاہر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف داری کرتا رہا مگر آخر کار اسی کے ہاتھوں حضرت علی المرتضیٰ کو کاری زخم لگا، جس کے باعث آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

ادب واحترام مصطفیٰ ﷺ کی خاطر جان کی قربانی

حضرت بشیر بن براء بن معرور انصاری رضی الہ تعالیٰ عنہ بنو مسلیمہ میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ کا شرف حاصل کیا بدر، احد، خندق میں شجاعانہ خدمات انجام دیں، بمقام خیبر یہ نبی کریم ﷺ کے دسترخوان پر تھے، جب یہودیہ نے مسموم (زہریلا) گوشت پیش کیا انہوں نے اس سے لقمہ کھالیا اور زہر سے شہید ہو گئے (شہادت سے قبل) ان کا بیان ہے کہ لقمہ کا مزا مجھے خراب معلوم ہوا تھا مگر نبی کریم ﷺ کے سامنے لقمہ اگلنا ادب کے خلاف تھا، ان کو نبی کریم ﷺ نے بنوساعد کا سردار مقرر فرمایا تھا۔

(اصحاب بدر)

فائدہ:

ادب واحترام مصطفیٰ ﷺ کا اس سے بڑھ کر اور کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے کہ جان

دے دی مگر حضور ﷺ کے ادب کو آنچ تک نہ آنے دی، سچ فرمایا۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

شاتمان صحابہ کرام کا انجام

اہل بیت اور اصحاب مصطفیٰ ﷺ کی محبت عین حب رسول اکرم ﷺ ہے اور ان سے دشمنی رسول اکرم ﷺ سے دشمنی کے مترادف ہے مگر بعض لوگ بڑے لطیف پیرائے میں حب اہل بیت کے بردہ میں اہل بیت سے دشمنی اختیار کئے ہوئے ہیں کیونکہ وہ ممدوحین اہل بیت صحابہ کرام کی شان اقدس میں غلیظ الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ زبان وقلم سے ان کا یہ وظیفہ شعار بن چکا ہے امت مصطفیٰ میں اہل بیت کی جتنی تعریف صحابہ کرام نے فرمائی اس کی مثال ناممکن ہے اور اصحاب رسول کے جو اوصاف اہل بیت نے ارشاد فرمائے ان کی تمثیل بھی محال ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایمان واسلام کے لئے ان کا وجود جزوِ ایمان اور معیار قرار پایا۔ یہاں عبرت کے لئے شاتمان صحابہ کی شرعی حکم کے ساتھ حکایات درج کی جاتی ہیں ممکن ہے کہ بعض لوگ سبق حاصل کریں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں کتاب وسنت ناطق ہیں، فضائل ومناقب سے کتب تاریخ پُر ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ کے اہل بیت ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام کو گالی دینا بے ادبی اور گستاخی کرنا توہین وتنقیص کا نشانہ بنانا حرام وکفر ہے، جو ایسا کرے وہ ملعون ومفتری ہے اور کذاب ہے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، کو کہے کہ کفر وضلال پر تھے وہ کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے (شفاء قاضی عیاض)

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول کی عزت نہ کرے وہ گویا کہ نبی کریم ﷺ پر ایمان ہی نہیں رکھتا (النار الحامیہ مولانا نبی بخش حلوائی)

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری محبت اور سیدنا ابوبکر

صدیق وعمر رضی اللہ عنہم سے بغض ودشمنی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

حضرت امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولے وہ زندیق ہے کیونکہ خدا اور رسول اور قرآن واحکام شریعت حق ہیں لیکن ہم تک سب چیزیں صحابہ کرام کے بغیر نہیں پہنچیں، پس جوان پر جرح کرتا ہے اس کا مقصد کتاب وسنت کے مٹانے کے سوا اور کچھ نہیں، پس درحقیقت شاتم صحابہ کرام ہی زندیق، گمراہ، کاذب اور معاند ہے۔ (مکتوب امام ربانی)

نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا عنقریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہیں گے تم انہیں جہاں پاؤ ان سے دور رہنا آپ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ان کی کیا علامت ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو گالیاں دیتی ہوگی۔ (الصارم المسلول ص ۵۸۳ ابن تیمیہ)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو گالیاں دے کر مجھے ایذا نہ پہنچاؤ۔ جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی، جس نے انہیں ایذ پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا تعالیٰ کو ناراض کیا۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا قریب ہے کہ وہ اسے گرفتار عذاب فرمائے۔ (ترمذی شریف، شفاء شریف)

(حکایت) اوراس کا سر قلم کر دیا:

محمد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں خواب میں نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوا کیا دیکھتا ہوں کی حضرت عمر نبی کریم ﷺ سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ شخص مجھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہے، آپ نے فرمایا جاؤ ابوحفص (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) اسے میرے پاس لاؤ، آپ گئے اور حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آیا اس کا نام عمانی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے زمین پر لٹادو اور قتل کر ڈالو (یاد رہے کہ یہ شیخین کو گالیاں

دینے میں اپنی مثال آپ تھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمانی کے سر پر تلوار ماری اور سر قلم کر دیا۔

محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے عمانی کی چیخوں نے بیدار کر دیا، میں نے خواب سے اٹھتے ہی اس کے گھر کا راستہ لیا تاکہ اس کو عبرتناک اور سبق آموز واقعہ سے آگاہ کر دوں کہ تائب ہو کر اپنی آخرت سنوار لے۔ جب میں اس کے گھر کے قریب پہنچا تو رونے کی آواز سنائی دی۔ دریافت کیا تو اس کے گھر والوں نے کہا آج رات جب وہ اپنے بستر پر سو رہا تھا، کسی نے آکر قتل کر دیا، میں آگے بڑھا اس کی گردن کو دیکھا تو خون آلود تھی۔

(کتاب الروح، ابن قیم ص ۳۲۸)

(حکایت) اور وہ تمام زمین میں دھنس گئے:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی شہرہ آفاق کتاب "جذب القلوب" ص ۱۸۶ میں نقل فرماتے ہیں کہ رافضیوں کا ایک گروہ امیر مدینہ کے پاس آیا۔ بہت سا مال اور ہدیہ اس غرض سے اس کے ہاں لایا کہ روضہ مبارک کو کھود کر اجساد مطہر سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نکال لیں۔ امیر مدینہ نے بھی بوجہ بدمذہبی اور لالچ اس مقبوح فعل کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی دربان حرم شریف سے کہا کہ جس وقت یہ لوگ آئیں ان کے لئے حرم کھول دیں، یہ جو کچھ بھی وہاں کریں منع نہ کرنا۔

دربان روضۃ النبی کا بیان ہے کہ جب لوگ نماز عشاء بڑھ چکے دروانہ بند کرنے کا وقت ہوا تو چالیس آدمی پھاوڑے، کدالیں اور شمعیں ہاتھوں میں لئے باب السلام پر موجود تھے، انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے امیر کے حکم کے پیش نظر دروازہ کھول دیا اور خود ایک گوشہ میں دب کر گریہ وزاری کرنے لگا۔ بار بار سوچتا نہ معلوم کیا قیامت گزرنے والی ہے۔

ابھی وہ منبر شریف تک بھی نہ پہنچنے پائے تھے کہ عذاب الٰہی کا نزول ہوا۔ سب کے سب مع ساز وسامان اور جو آلات وغیرہ ہمراہ لائے تھے اس ستون کے پاس جو زیارت عثمان رضی اللہ عنہ ہے زمین میں دھنس گئے۔

ادھرا میر مدینہ ان کا منتظر تھا جب کافی وقت گزر گیا امیر نے مجھے بلا کر ان کا حال معلوم کیا میں نے جو کچھ دیکھا سنا دیا، اسے یقین نہ آیا۔ میں نے کہا کہ آپ خود جا کر دیکھئے ابھی خسف یعنی زمین کے پھٹنے کا نشان موجود ہے۔

طبری نے اس حکایت کو ثقات کی طرف منسوب کیا ہے جو صدق و دیانت میں معروف ہیں اور بعض مؤرخین مدینہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے چنانچہ تاریخ سمہودی میں بھی مذکور ہے۔

(تاریخ مدینہ جذب القلوب ص ۱۸۸)

(حکایت) عظیم آباد کا عظیم واقعہ:

مولوی امیر علی مرحوم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مشہور تصنیف اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۲۵۳ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ دس سال قبل عظیم آباد میں ایک رافضی اور ایک سنّی کے آپس میں تعلقات تھے سنی جب حج کے لئے روانہ ہونے لگا تو وہ رافضی بھی اسے الوداع کرنے آیا اور اس سے کہنے لگا میری ایک آرزو ہے جسے کہنے کی طاقت نہیں'' سنّی نے کہا بتاؤ تو سہی اس نے کہا تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میرا پیغام جناب'' رسالت مآب ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کر دو گے۔ سنّی نے کہا عرض کردوں گا۔ رافضی نے کہ بوقت زیارت گوئی کہ یا حضرت شوق دارم دلے ازیں جہت آمدن نتوانم کہ مردو دشمن نزد شما مدفون اند'' (بوقت زیارت عرض کرنا کہ حضور مجھے حاضری کا شوق ہے مگر اس وجہ سے قاصر ہوں کہ آپ کے دو دشمن (معاذ اللہ) آپ کے پہلو میں دفن ہیں۔

سنّی نہایت دلگیر ہوا اور کہنے لگا مجھے اس پیام کے عرض کرنے کی طاقت نہیں، القصہ جب سنّی زیارت سے مستفیض ہوا تو اس رافضی کا پیام یاد آیا لیکن اتنا وقت نہ تھا کہ عرض کرتا۔

دوسرے دن جب قافلہ روانہ ہونے لگا رات کو روضۃ النبی کی زیارت کے لئے

دوبارہ حاضر ہوا۔ زاروقطار آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اسی حالت میں گر پڑا اونگھ طاری ہوگئی حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی ساتھ ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھڑے ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گردن میں قرآن حمائل کئے ہوئے ہیں اور بائیں طرف حضرت سیدنا فاروق اعظم تلوار حمائل کئے ہوئے ہیں سید عالم ﷺ حضرت سیدنا فاروق اعظم کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کی گردن اڑادو حضرت فاروق اعظم تلوار چلاتے ہیں اور اس کا سر قلم کردیتے ہیں۔

سنّی بیان کرتا ہے کہ جب میں عظیم آباد میں واپس آیا یہ تمام واقعہ مولوی خدا بخش خان صاحب سے ذکر کیا تین چار روز بعد اس کے گاؤں گیا تو رافضی کے اہل عیال کو روتا ہوا پایا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارا دوست چند دن ہوئے قضائے حاجت کے لئے رات کو باہر نکلا تو کسی نے اس کا سر تن سے جدا کردیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے گڑھے میں پھینک دیا، صبح کو یہ معاملہ ظاہر ہوا مگر کسی قاتل کا نشان نہ ملا۔

سنی یہ داستان سن کر اتنا رویا کہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکا۔ رافضی کے اہل عیال نے یہ خیال کیا کہ یہ اپنے دوست کے فراق میں رو رہا ہے حالانکہ معاملہ اس کے برعکس تھا۔

ہیں وزیر احمد مختار یار مصطفیٰ ۔۔۔ اہل حق کا قافلہ سالار یار مصطفیٰ
ہیں صحابہ کے امام و پیشوا و مقتدا ۔۔۔ سرور عالم کے یار غار یار مصطفیٰ
حضرت فاروق اعظم کے رفیق و غمگسار ۔۔۔ حیدر و عثمان کے دلدار یار مصطفیٰ
رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ کی ایک تفسیر جمیل ۔۔۔ ہیں اَشِدَّءُ عَلَی الْکُفَّار یار مصطفیٰ
التجا تابش قصوری کی یہی ہے رات دن ۔۔۔ یا الٰہی ہو عطا دیدار یار مصطفیٰ
(رضی اللہ عنہ) ۔۔۔ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

احوال مصنف

''اصحاب بدر'' کے مصنف صاحب علم وفضل وعمل حضرت مولانا الحاج بخشی مصطفیٰ علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ دنیائے اسلام کے عظیم جنرل ٹیپو سلطان شہید کے وطن ریاست میسور کے مشہور مقام بنگلور بھارت میں 1888ء کو پیدا ہوئے، سن شعور کو پہنچے تھے کہ سلسلہ تعلیم کا آغاز فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عمدہ صلاحیتوں سے نوازا تھا جس کے باعث 1904ء میں میٹرک، 1906ء میں ایف۔اے، اور 1909ء میں بی،اے کے امتحان نمایاں پوزیشن سے پاس کئے اور محکمہ پولیس سے عملی زندگی میں قدم رکھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے کرتے ڈی ایس پی کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ پھر اپنی سروس کو نیک نیتی اور فراست ایمانی سے پایہء تکمیل تک پہنچاتے ہوئے 1938 میں پینشن یاب ہوئے۔ گھریلو ماحول نہایت دینی تھا، اولیائے کرام سے عشق کی حد تک عقیدت والدین کی تربیت دینیہ کی طفیل شامل حال تھی، جس کی برکت سے آپ نے 1906ء میں امیر ملت حضرت الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضری دی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو گئے۔

حضرت خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی علیہ الرحمۃ امیر ملت کے نہایت مخلص خادم و عاشق صدق تھے، چنانچہ انہیں کے ارشاد گرامی پر عمل کرتے ہوئے مدینہ منورہ مستقل طور پر قیام پذیر ہوئے، بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یومیہ بار بار حاضری کی سعادت عظمٰی سے بہرہ مند ہوتے رہے حتی کہ 6 ماہ صیام 1394ھ۔ 22 ستمبر 1974ء کو مدینہ طیبہ میں وصال

فرمایا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت البقیع نے اپنے دامن کرم میں لے لیا۔

آپ پولیس آفسر ہونے کے باوجود ایک اعلیٰ درجہ کے صوفی اور احکام شرعیہ پر عشق کی حد تک عمل پیرا رہے، اپنے منصب کے ساتھ نہایت ایمانداری سے انصاف فرمایا جس کام پر بڑے بڑے افسر ہاتھ ڈالنے سے ڈرتے تھے، آپ بلا تکلف فضل رب ونگاہ مصطفیٰ اور اپنے پیرومرشد حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ کی نظر کرامت پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس مشکل ترین امتحان میں بھی کامیابی وکامرانی سے شادکام ہو جاتے۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ رقم فرماتے ہیں میں جس زمانے میں مدارس کا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا، اس دوران ایک مقام پر ہندوؤں کے دوفرقوں کے مابین فساد پھوٹ پڑا، عوام مندر کے مہنت کے خلاف ہوئے یہاں تک کہ یاترا کے رتھ کے جلوس پر بھی حملہ کر دیا۔ دونوں جانب کش مکش بڑھ گئی، بھاری تعداد میں پولیس نفری میں اضافہ کے باوجود فساد کی آگ تیز تر ہوتی گئی۔ پولیس اور آفیسرز کا تیں، چالیس ہزار کے ہجوم نے محاصرہ کر لیا۔ حتّٰی کہ تحصیل دار تھانیدار، اور بکثرت پولیس فورس جان بچاتے ہوئے بھاگ کھڑی ہوئی۔

آپ فرماتے ہیں میں اور صرف دو سپاہی رہ گئے، ان میں ایک مسلمان اور ایک ہندو سپاہی تھا ہمیں اپنی جان جانے کا شدید خطرہ لاحق تھا کیونکہ ہر طرف خوف وہراس کا دور دورہ تھا، عین اس وقت امیر ملت علیہ الرحمۃ جلوہ افروز ہوئے۔ انہوں نے میری پشت پر دست کرامت رکھا اور ارشاد فرمایا۔

گھبرایئے نہیں ''اللہ پر بھروسہ رکھیے'' پھر کیا تھا گویا کہ میں شیر ہو گیا میں نے ہجوم کو بکھر جانے کا حکم دیا اور اعلان کیا اگر چند منٹ تک منتشر نہ ہوئے تو گولی چلا دی جائے گی مگر عوام نہایت مشتعل ہو چکے تھے کسی نے پرواہ تک نہ کی چنانچہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے فائرنگ شروع کر دی، پانچ سات آدمی زخمی ہوئے تھے کہ باقی بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور ہم خطرہ سے محفوظ ہو گئے۔ حالانکہ

دوسرے پولیس افسروں تحصیل داروں، تھانیداروں کے کیمپ لوٹ لئے گئے مگر میرا کیمپ بفضلہٖ تعالیٰ محفوظ رہا۔

(کرامات امیر ملت)

حضرت مولانا الحاج بخشی مصطفیٰ علی خان نقشبندی جماعت مدنی علیہ الرحمۃ جب ملازمت سے پنشن یاب ہوئے تو حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ کے ہمراہ برصغیر پاک وہند کے دور دراز علاقوں کے تبلیغی وروحانی دورہ پر رہے کئی بار پیرومرشد کی معیت میں حج کعبہ وزیارت مصطفیٰ ﷺ کی نعمت سے سرفراز ہوئے یہاں تک کہ 17 اگست 1951ء کو حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ کے حکم پر مدینہ منورہ جوار حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء میں جا کر اپنا مسکن بنایا حتیٰ کہ مدفن جنت البقیع بنا، راقم السطور نے بھی بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں استغاثہ پیش کرتے ہوئے یوں درخواست کر رکھی ہے۔

میرا مسکن مدینہ ہو، مرا مدفن مدینہ ہو
میرا سینہ مدینہ ہی بنا دو یا رسول اللہ
یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی
دمِ آخر رخ زیبا دکھا دو یا رسول اللہ ﷺ

مدینہ طیبہ میں آپ نے مکان خرید کر مستقل رہائش اختیار فرمائی اور حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ کے حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ''رباطِ جماعت'' یعنی جماعت منزل تعمیر کروائی جو دومنزلہ عمارت پر مشتمل ہے راقم الحروف کو بھی اس منزل کی زیارت کا شرف حاصل ہے، تاحال محفوظ ہے مگر حکومت کے وسیع وکشادگی کے منصوبوں میں کسی وقت بھی آسکتی ہے کیونکہ زائرین کے روز بروز بڑھتے رش کے باعث مسجد نبوی شریف کو گاہے گاہے وسعت دی جا رہی ہے۔ جس کے اکناف واطراف کی رشک جنت بیں، تیس تیس منزلوں پر مشتمل بلڈنگیں ایسے گرادی جاتی ہیں جیسے انکی کوئی حیثیت نہیں حقیقت بھی یہی ہے مسجد نبوی کے سامنے عام عمارتوں کی حیثیت ہی

کیا ہے۔ تاہم جماعت منزل فی الحال موجود ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔ قائم رہے گی انشاء اللہ العزیز۔

حضرت بخشی مصطفیٰ علی خان علیہ الرحمۃ نے اپنے پیرومرشد امیر ملت کی معیت میں ''بنارس سُنّی کانفرنس'' میں شرکت کی تھی جبکہ اسکانفرنس کے صدر حضرت امیر ملّت تھے، پورے ہندوستان میں تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے دورے فرمائے، اکابر اہلسنت نے جو کمیٹی اس سلسلہ میں تشکیل دی تھی اسکے ایک اہم رکن آپ بھی تھے۔ حضرت بخشی مصطفیٰ علی خان علیہ الرحمۃ کو حضرت امیر ملت سے خلافت بھی حاصل تھی مدینہ طیبہ میں آپکے جن مشائخ کرام سے بڑے گہرے مراسم تھے ان میں قطب مدینہ الشیخ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی خلیفہ اعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی شخصیت کو اولیت حاصل ہے۔

القصہ حضرت الموصوف ٦ ماہ رمضان 22 ستمبر 1974ء کو مدینہ طیبہ میں وصال فرما ہوئے اور جنت البقیع میں آپ کا مدفن بنا۔ خوش نصیبی کی اس سے بڑی سند اور کیا ہو سکتی ہے کہ زندگی کا ایک بڑا حصہ گنبدِ خضراء کے سائے میں گزارا اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اسی سائے میں آرام فرمائیں۔

حضرت بخشی مصطفیٰ خان علیہ الرحمۃ کی تصانیف میں درج ذیل متعدد بار طبع ہوئیں۔ نام ملاحظہ فرمایئے۔ آفتاب عالم تاب، تصویر یا تصور، جواہر المناقب، سبعہ اصحاب بدر، کرامات امیر ملت، اور کوکبہ غزوۂ بدر (اصحاب بدر)

ان میں ''پیش نظر تصنیف اصحاب بدر ضخیم ہے جس کا یک نسخہ راقم السطور کی لائبریری میں محفوظ تھا۔ کئی مرتبہ اشاعت کا خیال دامن گیر ہوا مگر وسائل کے فقدان سے طباعت زیرالتوا رہی۔ اب چوہدری محمد خلیل نقشبندی قادری کے جواں سال صاحبزادے چوہدری عبدالمجید صاحب ناظم قادری رضوی کتب خانہ نے اس کو از سرنو زندہ کرنے کا عزم کیا ہے جو راقم کے نشان منزل کے ساتھ اشاعت وطباعت کے حسین

لباس سے مرصع آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ قادری رضوی کتب خانہ کو بیش از بیش اشاعتی سرگرمیوں میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے اور مسلک حق اہلسنت وجماعت جو اس رنگ میں تبلیغی کارنامے سرانجام دے رہا ہے اسے قبولیت کا شرف نصیب ہو۔

امین ثم امین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ وعلیٰ الہ وصحبہ وبارک وسلم۔

طالب دعا۔: محمد منشاء تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خطیب مریدکے ضلع شیخوپورہ

۲۹ ذوالحجہ المبارکہ ۱۴۲۵ھ / 9 فروری 2005ء چہارشنبہ

فضائے بدر کو اک آپ بیتی یاد ہے اب تک
یہ وادی نعرہ توحید سے آباد ہے اب تک

اصحابِ بدر
رضی اللہ عنہم

مصنف
حضرت مولانا نجی مصطفےٰ علی خان نقشبندی جماعتی علیہ الرحمۃ
خلیفہ اعظم حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ

تقدیم و ترتیب جدید
علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

فضائے بدر کو اک آپ بیتی یاد ہے اب تک
یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ

ترجمہ: اور ضرور ضرور مدد فرمائی اللہ نے (غزوہ) بدر میں حالانکہ تم بے سروسامان تھے۔

بدر شریف

فضائے بدر کو اک آپ بیتی یاد ہے اب تک
یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک

بدر نامی خشک ریتیلی زمین میں اس وقت تخمیناً سوا سو گھروں سے آباد بدر کا قصبہ ہے۔ جو مدینہ منورہ سے جانب غرب و جنوب پیدل یا اونٹوں کے راہ سے ایک سو بیس کلومیٹر دور اور موٹروں کے پیچیدہ راستہ سے تقریباً سوا سو میل دور ہے، بدر سے جانب غرب و شمال پیدل یا اونٹوں کے راہ سے مزید پچاس میل دور بحر احمر کے ساحل پر قدیم بندرگاہ ینبع ہے۔ مگر موٹروں کے پیچیدہ راہ سے ساٹھ میل ہے۔ زمانہ سابق میں بھی مکہ مکرمہ اور ملک شام کے درمیان اور مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے مابین مسافروں اور تجارتی قافلوں کا گذر وادی بدر میں سے ہی ہوتا تھا۔ عازمان دمشق و دیگر بلاد ملک شام بدر سے آگے سیدھے جانب شمالی راہ اختیار کرتے تھے اور عازمان مدینہ طیبہ بدر سے جانب مشرق شمال مڑتے تھے۔ جغرافیائی زبان میں بدر شریف خط استوا کے شمال میں عرض بلد چوبیس اور طول بلد سینتیس پر واقع ہے۔ آج کل صراط الھجرۃ (ہجرت کے راستے) کو نہایت وسیع اور کشادہ پختہ سڑک بنادیا گیا ہے جس سے مکہ المکرمہ اور مدینہ طیبہ کی مسافت میں بہت کمی آگئی ہے اپنی گاڑی پر زائرین تقریباً تین گھنٹے میں حرمین شریفین آجاسکتے ہیں اسی طرح جدہ شریف کے فاصلہ میں بھی خاصی کمی واقع ہوئی ہے مگر بدر شریف موجودہ روڈ سے قدرے دور ہو گیا ہے لیکن جدید سہولتوں کی باعث مدینہ شریف سے آدھ پون گھنٹہ میں آجاسکتے ہیں۔ الحمدللہ راقم السطور چار مرتبہ شہدائے بدر کی زیارت کرچکا ہے۔

(تابش قصوری ۱۴۲۶ھ 2005ء)۔

جنگ کے اسباب

بُت پرست قریش مکہ مکرمہ تولیت کعبۃ اللہ شریف کے باعث جزیرۃ العرب کے تمام قبائل میں خود کو ذی عزت اور اعلیٰ ترین قوم تصور کرتے تھے اور اپنی شرافت پر بہت مغرور تھے، بت پرستی ترک کرنا، واحدہ لاشریک اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان لانا، اخوت ومساوات انسانی قبول کرنا، دین اسلام کے ایسے اصول اس مغرور قوم کو بالکل پسند نہ تھے اس لیے وہ اسلام سے سخت بیزار تھے اور اسلام کا خاتمہ جلد کرنے کے درپے ہوئے۔ پس مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کیلئے اور دوسروں کو داخل اسلام ہونے سے خوف زدہ کرنے کی غرض سے وہ مسلمانوں کو گوناگوں ایذائیں دیتے رہے، مارنا پیٹنا، رسی سے جکڑ کر پتھریلی زمین پر لٹا کر گھسیٹنا، دوپہر کے وقت جلتی ریت پر لٹا کر سینہ پر گرم چٹان رکھنا، کھجور کی چٹائی میں لپیٹ کر دھواں نیچے سے پہنچانا، شکنجوں میں کسنا، بھوکے پیاسے رکھنا، آگ سے داغنا، ہر قسم سے مبتلائے درد وکرب کرنا کہ دین حنیف سے منہ موڑیں یہ کفار مکہ مکرمہ کے روزانہ اشغال ہو گئے تھے، حتیٰ کہ ایک مسلم خاتون امِ عمار سُمَیّہ زوجہ حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو شرم گاہ میں حربہ مار کر شہید کردیا، باوجود ایسی انتھک اور خبیث کوششوں کے کسی کو بھی دین اسلام سے برگشتہ کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔

اپنے جان وایمان کی حفاظت کے لیے بہ اجازت حضور ﷺ جب بعض مسلمانوں نے ملک حبش کی ہجرت کی تو کفار قریش نے ان کا تعاقب کیا اور دربار شاہ حبش میں قیمتی تحائف کے ساتھ حاضر ہوکر ۹۵ مسلم مرد اور ۲۲ مسلم عورتوں کو جو دو قافلوں میں داخل حبش ہوئے تھے اپنے ملک اور قوم کے مجرم ظاہر کر کے اپنے حوالہ

کرنے کا مطالبہ پیش کیا۔ نجاشی بادشاہ حبش نے مسلمانوں کو دربار میں طلب کیا، مسلمانوں کی جانب سے حضرت جعفر طیار ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان سُنا جو ایسا پُر اثر ثابت ہوا کی نجاشی نے جو عیسائی تھا کفار مکہ مکرمہ کو اپنے دربار سے بے نیل و مرام نکلوا دیا اور خود مسلمان ہو گیا۔

اسلام کی عداوت میں کفار قریش نے حضور ﷺ کی تبلیغ کو ناکامیاب کرنے اور آپ کو تبلیغ سے باز رکھنے کے لیے خود آنجناب انور واقدس ﷺ کو بھی مختلف قسم کی ایذائیں دینا اپنا معمول بنالیا تھا، تبلیغ کے وقت پکار پکار کر آپ کا تمسخر اڑانا، گالیاں دینا، مجنون، دیوانہ، جادوگر، بھوت چڑھا ہوا کہنا، پتھر برسانا، آپ کے گھر کی ڈیوڑھی میں آپ کے جسم اطہر چوپایوں کی اوجھڑی اور ہر قسم کی نجاست ڈالنا، بحالت سجدہ نماز خانہ کعبہ میں آپ کی گردن مبارک میں چادر لپٹ کر مروڑنا تاکہ سانس گھٹ جائے، راتوں میں آپ کی راہ میں کانٹے بچھانا، وغیرہ وغیرہ یہ کفار کے روزانہ کے معمولات تھے، لیکن آپ ثابت قدم رہے اور تبلیغ سے بالکل باز نہ آئے اور آئے دن کوئی نہ کوئی داخل اسلام ہوتا ہی رہا، جب اس قسم کی تمام ظالمانہ تدابیر ناکامیاب ہوئیں تو آپ کی چاپلوسی وخوشامد کی تجویز سوجھی اور آپ کو کثیر زرودولت کی طمع دی، قریش کی سرداری اور تمام ملک عرب کی بادشاہی کا لالچ بھی پیش کیا مگر یہ منتر بھی بے اثر ہوا آپ کے حلیف نبی ہاشم کے خاندان کے لوگوں سے ترک معاملات کا عہد کیا، یعنی بات چیت، رشتہ ناطہ، خرید وفروخت، سڑکوں کوچوں میں آمدورفت بند کردی، آپ معہ افراد بنی ہاشم وبعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شعب ابی طالب نامی گھاٹی میں تین سال تک محصور رہے، صرف حج کے مہینوں میں جب کفار بھی لڑنا حرام مانتے تھے گھاٹی سے باہر نکل کر شہر اور اطراف وجوانب میں حضور ﷺ بے دریغ دعوت اسلام دیتے رہے، جب کفار اپنے ہر منصوبہ میں پے در پے ناکامیاب ہوئے تو بالآخر آپ کے قتل کی ایک پکی تجویز سوجھی اور ایک رات زہر آلودہ ننگی تلواریں لئے ہوئے چودہ

سرداران قریش نے آپ کے دولت کدہ کا محاصرہ کیا کہ جس وقت آپ نکلیں سب مل کر یکلخت آپ کو قتل کر دیں، آپ کے نگہبان اللہ عزوجل کی اسی رات آپ کو ہجرت مدینہ منورہ کی وحی پہنچی اور آپ کا راتوں رات مکان سے محاصرین میں کسی کو آپ کا تشریف لے جانا نظر نہ آیا۔ یہ آپ کا معجزہ تھا کہ

کھنچی ہی رہ گئیں خونریز وخوں آشام شمشیریں
کسی نے کھینچ دیں ہوں جس طرح کاغذ کی تصویریں

الغرض آپ کی ہجرت مدینہ منورہ بخیر ہوئی، آپ کے بعد اکثر مسلمانان مکہ مکرمہ نے بھی آپ کی اجازت سے ہجرت مدینہ منورہ اختیار کی (ان کی ہجرت پر مکہ مکرمہ میں چھوڑے ہوئے اُن کے تمام مال ومتاع اور جائدادوں پر کفار نے غاصبانہ قبضہ کرلیا تاکہ مہاجرین پھر مکہ مکرمہ واپسی کا خیال نہ کریں) اس وقت یثرب میں (یہ مدینہ کا پرانا نام ہے) یہود وعیسائی بھی تھے اور بعض دیگر مشرک قبائل بھی جو دسویں، گیارھویں، بارھویں سال نبوت کے حج کے ایام میں مکہ مکرمہ سے باہر بمقام عقبہ حضور رسول اکرم ﷺ کے دست انور واقدس پر داخل اسلام ہوئے تھے نیز اوس وخزرج قبیلوں کے وہ لوگ بھی جو نبوت کے بارھویں سال کے آغاز سے بحکم رسالت مدینہ طیبہ میں پہنچے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت اسلام کا شرف حاصل کیا۔ اور اوس وخزرج کے وہ لوگ بھی تھے جو اس وقت تک مشرک تھے۔

اہالیان مدینہ طیبہ میں خواہ وہ کسی قوم یا قبیلہ کے ہوں، خواہ کسی عقیدہ یا مذہب کے ہوں باہم اتفاق اور امن قائم رکھنے کے لئے تمام اقوام سے باہمی خیر خواہی، اتفاق، حقوق ہمسائیگی، ممانعت جدال وکشت وخون کا ایک تحریری معاہدہ حضور رحمۃ للعالمین رسول اللہ ﷺ نے کیا اور معاہدہ میں یہ بھی داخل کیا کہ اگر اہل معاہدہ کے کسی فریق کے خلاف کوئی بیرونی قوم یا قبیلہ جنگ کرے تو معاہدہ کے تمام دوسرے فریق بالاتفاق جنگجو دشمن کا مقابلہ کریں گے، بعد ازاں مدینہ طیبہ کے اطراف واکناف کے قبائل سے

بھی یکے بعد دیگرے ایسے ہی معاہدات کا سلسلہ حضور انور ﷺ نے شروع فرمایا۔

کفار قریش جو اپنے وحشیانہ مظالم کے باوجود کسی ایک مسلمان کو بھی برگشتہ نہ کر سکے تھے اور جن کی دربار بادشاہِ حبش میں خوب رسوائی ہوئی تھی اور جو حضور نبی کریم محمد مصطفی ﷺ کو اپنی رسالت کی تشہیر و تبلیغ سے باز رکھنے کی مختلف تدابیر و تجاویز میں صاف ناکامیاب ہوئے تھے اور جو بہ ارادۂ قتل آپ کے آرامگاہ اقدس کے محاصرہ میں شکست فاش سے زردرو تھے۔ آنحضور ﷺ اور اکثر مسلمانان مکہ معظمہ کی بخیر و سلامت ہجرت مدینہ منورہ کو اپنی مزید ذلت اور شکست پر شکست تصور کرنے لگے تھے۔ اب اس خبر سے کہ مدینہ طیبہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے اور حضور انور ﷺ قبائل واقوام سے امن واتحاد اتفاق کے معاہدے فرما رہے ہیں اور اسلام کا رسوخ روز افزوں ہو رہا ہے کفار قریش کا حسد و بغض اور غم و غصہ خوب بڑھ گیا اور آتش انتقام بھڑکنے لگی نہ راتوں میں چین کی نیند آتی نہ دن میں سکون قلب میسر تھا، جزیرۃ العرب کے قبائل میں ان کا اثر ورسوخ کم ہونے کا اندیشہ حسد سے جلتے ہوئے ان کے دلوں پر مثل تیل کے چھڑکاؤ کے تھا، اس لئے حضور ﷺ کا اور جمیع مسلمانوں کا خواہ وہ مکہ مکرمہ سے تین سو میل دور مدینہ طیبہ میں ہوں خواہ اور کہیں ہوں ان کا پیچھا کرنے اور ان کا صاف خاتمہ کرنے کے عزم بالجزم کے ساتھ تازہ تجویزیں نو بہ نو تدبیریں سوچنے لگے، مدینہ منورہ کے یہودیوں کو اور اس وقت اسلام قبول نہ کئے ہوئے اوس وخزرج کے باقی افراد کو پیغام بھیجا کہ تم محمد ﷺ اور مکہ کرمہ کے مسلمانوں کو اپنے درمیان سے لڑکر نکال دو ورنہ ہم تمہارے شہر پر چڑھائی کریں گے اور مردوں کا قتل عام کر کے عورتوں کو لونڈیاں بنائیں گے، اوس وخزرج کے لوگ اپنے بھائیوں، فرزندوں سے جو مسلمان ہوئے تھے لڑنا نہ چاہتے تھے اور یہودی جماعت میں تنہا لڑنے کی جرأت نہیں تھی۔

جب یہ دھمکی بارآور نہ ہوئی تو کفار قریش نے مدینہ طیبہ اور اس کے اطراف وجوانب کے مشرک قبائل سے خفیہ ساز باز کا سلسلہ جاری کیا۔ اس وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ

نے سمجھا کہ آپ اسلام اور مسلمین کی حفاظت کی تدابیر سوچیں اور اختیار فرمائیں۔
چنانچہ ہجرت سے چھ ماہ بعد ماہ رمضان المبارک ایک سن ھجری میں اپنے محترم چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین کا خطاب بخش کر ساٹھ مہاجرین وانصار کی سالاری میں سیف البحر نامی مقام کی جانب روانہ فرمایا کہ اہالیان مکہ مکرمہ کے منصوبوں کا پتہ لگائیں۔ اس جماعت نے تین سو کفار قریش کی فوج کو ابوجہل کی سرداری میں اپنے مقابل آتے ہوئے دیکھا، قبیلہ جہنیہ کے سردار مجدی بن عمرہ نے جس کا جانبین سے دوستانہ معاہدہ تھا درمیان میں ہو کر لڑائی روک دی، دونوں لشکر اپنے اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔ اس واقعہ سے ایک ماہ بعد شوال سن ایک ہجری میں حضور ﷺ نے اپنے مکرم چچازاد بھائی حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی سرداری میں تیس مجاہدین کی جماعت بغرض تجسس جانب رابغ روانہ فرمائی، اس جماعت کے مجاہدین نے دوسو کفار قریش کو ثنیۃ المرہ نامی پہاڑی پر دیکھا جو ابوسفیان بن حرب کی سالاری میں عازم مدینہ منورہ تھے۔ جب مسلمانوں کو باخبر پایا تو یہ قافلہ بھی بغیر مقابلہ واپس لوٹ گیا اور ایسی ہی غرض سے اپنے مکرم ماموں حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی کمان میں انہی مجاہدوں کو ماہ ذیقعدہ ایک ہجری میں جانب جحفہ بھیجا، یہ قافلہ گشت لگا کر واپس ہو گیا کفار کی کسی جماعت کی خبر نہ پائی ماہ صفر سن دو ہجری میں ستر ۷۰ مجاہدوں کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ ودان کی جانب گشت فرماتے ہوئے تشریف لے گئے اور وہاں عمرو بن مخشی الضمری سے معاہدہ ہوا کہ مابین مسلمانان مدینہ منورہ وکفار قریش عمرو بن مخشی غیر جانبدار رہے گا اور طرفین میں کسی کی مدد نہیں کرے گا اس واقعہ سے ایک ماہ بعد یعنی ربیع الاول سن دو ہجری پھر معہ دوسو جاں نثاران مجاہدین کے حضور رسول کریم علیہ افضل واکمل التحیاۃ والتسلیم نے جانب ودان وینبع البحر کوچ فرمایا، سردار قریش امیہ بن خلف ایک سو کفار قریش کے ساتھ مدینہ منورہ کی جانب آتا ہوا دیکھا گیا۔ کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ امیہ چپ چاپ واپس لوٹ گیا۔ اسی ماہ ربیع

الاول سن دو ہجری میں جبکہ آنحضورﷺ ابھی سفر ودان سے واپس نہیں ہوئے تھے۔ کرز بن جابر الفہری جوار مدینہ منورہ تک پہنچ کر تمام مویشی جو میدان میں چر رہے تھے بڑی دلیری سے لوٹ کر لے گیا۔ تا کہ اہل مدینہ کا نقصان بھی ہو اور وہ مرعوب بھی ہوں لیکن بجائے مرعوب ہونے کے حضور نبی کریمﷺ نے ودان سے واپسی پر کرز بن جابر کا پیچھا بدر کے قریب مقام صفوان تک کیا مگر وہ مرعوب کرنے والا کرز بن جابر مرعوب ہو کر بہت تیزی سے آگے نکل گیا اور ہاتھ نہ لگا۔

یوں ایک جانب کفار قریش موقعوں کی تاک میں تھے کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کریں اور لوٹ مار غارت گری ہو اور قتل وخونِ مسلمانان ہو، تو دوسری طرف ان ارادوں کو ناکامیاب بنانے کی فکر میں مسلمانوں کے قافلے تجسسی گشت لگاتے رہے۔ اور دوسرے قبائل سے دوستانہ معاہدے بھی کرتے رہے۔ کرز بن جابر کی ڈاکہ زنی کے تین ماہ بعد جمادی الثانی دو ہجری میں ایک سو پچاس مجاہدوں کی معیت میں خود حضورﷺ نے جانب ینبع مقام ذوالعشیر تک سفر فرمایا۔ اور بنی مدلج اور بنی ضمرہ سے دوستانہ معاہدہ فرمایا۔ اس کے بعد اسی ماہ کے آخر میں اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت عبداللہ بن جحش کی سرداری میں صرف آٹھ مہاجرین صحابہ کرام کو مکہ شرقی کی جانب وادیٔ نخلہ تک پہنچ کر کفار قریش کے منصوبوں کی اطلاعات حاصل کرتے اور امداد بہم پہنچاتے رہنے کی غرض سے روانہ فرمایا، اتفاقاً عراق کی جانب سے مکہ مکرمہ واپس ہونے والے ایک چھوٹے قریشی قافلہ سے ان مہاجرین کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ یہ وہ خانماں جان وجگر سوختہ مہاجرین تھے جو مظالم قریش سے تنگ آکر مدینہ منورہ ہجرت کرنے پر ان کے گھر بار اور تمام مال ومتاع کفار قریش نے ضبط کر لئے تھے۔ بقول ان مہاجروں کے تیس جمادی الثانی کو اور بقول قریش یکم رجب کو دونوں قافلوں کے درمیان جھڑپ ہوگئی (۲۹ جمادی الثانی کو مہاجرین نے ہلال رجب نہیں دیکھا تھا لیکن قریش کا قول تھا کہ انہوں نے ۲۹ کو چاند دیکھا تھا اور اس لئے لڑائی کا دن پہلی تاریخ ماہ رجب کی تھی) ایک قریشی کا فر عمر بن

حضرمی مارا گیا۔ دو قید کر لئے گئے چوتھا جان بچا کر بھاگ گیا مہاجرین کو قیدیوں کے علاوہ کچھ مال غنیمت بھی ملا۔ اس واقعہ نے کفار قریش کے انتقام سے جلتے ہوئے قلوب پر تیل کا چھڑکاؤ کیا، ان کا غم وغصہ بھڑک گیا اب قریش یہ اعتراض بھی کرنے لگے کہ اب اصحاب محمد ﷺ حرمت کے مہینوں میں بھی قتال کرنے لگے۔ لیکن جب سورۃ بقرہ کے ستائیسویں رکوع کی پہلی آیۃ شریفہ کا نزول ہوا۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِالْحَرَامِ وَاِخْرَاجَ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَاللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط (پ۲)

آپ سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم، آپ فرمائیں اس میں لڑنا گناہ ہے، اور اللہ کی راہ سے روکنا، اور اس پر ایمان لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا، اللہ کے پاس یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد قتل سے زیادہ سخت ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایسی لڑائی پر اللہ تعالیٰ کی نارضا مندی نہیں ہے۔ الغرض غم وغصہ اور انتقام کی آگ سے جلے بھنے ہارے ہوئے کفار قریش نے بہت جلد ایک قوی جرار لشکر تیار کر کے فوراً مدینہ منورہ پر باقاعدہ چڑھائی کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اس مہم کے اخراجات کیلئے کثیر زر ومال کا ایک تجارتی قافلہ ابوسفیان بن حرب کی نگرانی میں ملک شام روانہ کیا۔ اس تجارت سے حاصل ہونے والے پورے نفع کو تمام تاجران مکہ مکرمہ نے اس مہم کیلئے وقف کر دیا۔

یہ خبر فطرتاً مسلمانان مدینہ منورہ کے لئے باعث تشویش ہوئی اور اپنی حفاظت کے لئے مدافعتی تدابیر اختیار کرنا ان پر لازم ہوا۔ پس ایسی خطرناک مہم کے منصوبوں کو پامال کرنے ابوسفیان کے قافلہ کو ملک شام سے واپسی کے موقع پر راستہ میں روکنے اور اس پر حملہ کرنے کی تجویز قرار پائی کیونکہ ابوسفیان کے ساتھ گو ایک ہزار اونٹوں پر

تجارتی مال تھا لیکن صرف چالیس یا پچاس محافظین ساتھ تھے۔ اس حملہ کے ذریعہ ابوسفیان واہل مکہ مکرمہ کو نہ صرف پریشان ومرعوب کرنا مقصود تھا بلکہ یہ بھی جتانا مزید مقصد تھا کہ مسلمان ہوشیار ہیں اور ہمیشہ دشمن کفار قریش کی تاک میں ہیں اوراس حملہ کا مقصد قافلہ کا مال بھی کچھ حاصل کرنا تھا کہ مدینہ منورہ پر چڑھائی کے اخراجات سے کفار قریش محروم رہ کر یا وہ چڑھائی نہ کرسکیں یا اگر کریں بھی تو اتنی طاقت سے نہ کرسکیں کہ جتنی پورے اخراجات دستیاب ہونے سے کرسکتے ہوں اور نیز خانماں برباد مہاجرین کے اس مال ومتاع کی کچھ تلافی بھی ہوسکے کہ جس مال ومتاع مہاجرین پر قریش نے غاصبانہ قبضہ کرلیا تھا۔ اور اس طرح جو بوجھ انصار پر مہاجرین کے اخراجات کا تھا وہ بھی کچھ ہلکا ہوجائے۔ لوٹ کھسوٹ سے دولت حاصل کرنا حاشا وکلانیت نہ تھی اصل مقصود حفاظت مسلمانان مدینہ منورہ پر حملہ کی روک تھام آسانی سے کرسکیں ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایسی غرض کا حصول اس وقت ابوسفیان کا مال چھیننے سے ہی ممکن تھا اسی وقت منجانب اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمت افزا الفاظ میں جہاد کا حکم نازل ہوا۔ سورۃ انفال کے آیات کریمہ ۶۴۔۶۵ ہیں۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ج وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ (پ۱۰)

ترجمہ: اے نبی آپ کو کافی ہے اللہ تعالیٰ اور جتنے مسلمان آپ کے پیرو ہیں، اے نبی مومنوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس صبر والے ہوں تو دوسو پر غالب ہوں گے اگر تم میں سو ہوں تو ہزار کافروں پر غالب ہوں گے کیونکہ وہ بے سمجھی قوم ہیں۔

پس قافلہ ابوسفیان پر ہجوم کے ارادہ سے حکم ہوا کہ جو مسلمان آسانی سے چل سکیں

وہ لشکر حضور نبی کریم ﷺ میں شامل ہوں، سورۃ انفال کی پانچویں آیہ مبارکہ کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ لشکر اسلام کا یوں نکلنا حق تھا اور یہی اللہ جل جلالہٗ کی مرضی تھی۔

کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ (پ۹)

اس طرح آپ کے رب نے آپ کو آپ کے گھر سے حق کے ساتھ نکالا۔

طرفین کی تیاریاں

مدینہ منورہ میں انہتر ۶۹ مہاجرین اور دوسو چون ۲۵۴ انصار، جملہ تین سو تیئس ۳۲۳ اصحاب اس مہم کے لئے تیار ہوئے، ان میں سے اپنے داماد مکرم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضور سید العالمین ﷺ نے مرض چیچک سے سخت بیمار اپنی لخت جگر دختر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کے لئے مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرنے کا حکم فرمایا اور دو مہاجرین حضرت طلحہ بن عبید اللہ و حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک جانب اور دو انصار حضرت بسبسہ بن عمرو اور حضرت عدی بن زغبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دوسری جانب ابوسفیان کے قافلہ کا پتہ لگا کر خبر لانے کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ حضرات ابوسفیان کے قافلہ مکہ مکرمہ کی جانب ساحل سمندر کے راستہ سے نکل جانے کی خبر پاکر جب مدینہ منورہ واپس آئے تو لشکر اسلام کے بدر کی جانب روانہ ہونے کی خبر سنی اور جانب بدر روانہ ہوئے راہ میں لشکر اسلام کو پایا جو جنگ بدر کے بعد مظفر و منصور مدینہ منورہ واپس ہو رہا تھا۔ اور ایک صحابی حضرت سعد بن سعد خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ جنہوں نے روانگی کی تیاری فرمائی تھی۔ روانگی سے چند گھنٹے قبل ذات میں انتقال فرمایا اور مزید چہار اصحاب انصار کو یعنی حضرات عاصم بن عدی، حارث بن حاطب، حارث بن صمہ و ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسلامی لشکر روانہ ہونے کے بعد مدینہ منورہ میں خاص خدمات متعلق حفاظت و عیادت مسلمین پر مامور فرما کر راستہ سے واپس فرمایا اور حضرت خوات بن جبیر پتھر کی ٹھوکر سے سخت زخمی ہوئے تو مقام صفراء سے واپس فرمایا اور ان تمام اصحاب کو شاملین غزوہ میں شمار فرمایا اور بمع ورثاء حضرت سعد بن سعد

رضی اللہ عنہ مال غنیمت سے حصہ بھی دیا۔ باقی اصحاب یعنی چھیاسٹھ ٦٦ مہاجرین اور دوسو چھیالیس ٢٤٦ انصار کے ساتھ آنحضورﷺ جانب ابوسفیان کے قافلہ کی تلاش میں تشریف فرما ہوئے فی الحقیقت دوسو پینتالیس (٢٤٥) انصار نکلے تھے اور ایک اس وقت تک غیر مسلم حضرت خبیب بن اساف خزرجی رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہو گئے تھے آپ نے دورانِ سفر بدر میں اسلام قبول فرمایا اور شریک غزوہ ہوئے۔ پس اس طرح جملہ انصار کی تعداد دوسو چھیالیس (٢٤٦) ہوئی۔ اور ایک صحابی حضرت عبداللہ بن وہیل مہاجر رضی اللہ عنہ، جو مکہ مکرمہ میں اپنا اسلام عوام پر ظاہر کئے بغیر قیام فرماتے لشکر کفار میں داخل ہو کر بدر وارد ہوئے اور فوراً لشکر کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوئے اور کافروں سے خوب مقابلہ کیا۔ یوں جملہ مہاجرین سڑسٹھ ٦٧ ہوئے اور جملہ مجاہدین تین سو تیرہ ٣١٣ ہوئے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مبارک دوپٹے سے اس لشکر کا علم بنایا گیا اور علم بردار حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تھے۔

ادھر ابوسفیان کو بھی سخت اندیشہ تھا کہ جیسے مسلمان مجاہدین کے قافلے سیف البحر، رالغ جحفہ، ینبع ونخلہ میں عراقی تجارت سے واپس ہونے والا قافلہ لٹ گیا تھا پس جب ابوسفیان کو خبر پہنچی کہ مدینہ منورہ میں حضور رسول اکرمﷺ مجاہدوں کے قافلہ کا انتظام فرما رہے ہیں تو ہوش اڑ گئے اور فوراً اپنی تیز رفتار ناقہ پر مکہ مکرمہ کو قاصد دوڑایا کہ اہالیان مکہ مکرمہ اس کے قافلہ کی حفاظت کا فوراً انتظام کریں اور دور اندیشی سے خود وادی بدر کے راہ کو چھوڑ کر ینبع اور وادی بدر کے درمیان کا غیر معمولی راستہ اختیار کیا اور اپنے قافلہ کی رفتار بھی تیز کی اور جلد مکہ معظمہ پہنچ گیا۔

ابوسفیان کے پیام پر اور ابوسفیان کے داخل مکہ مکرمہ ہونے سے قبل ابوجہل ایک ہزار کفار کا جرار لشکر لے مقام جحفہ تک پہنچ گیا تھا اس لشکر میں قریش کے ستر سرداروں کے علاوہ مکہ مکرمہ کے نامور پہلوان اور کارآزمودہ بہادر بھی تھے۔ تین سو گھوڑے اور سات سو اونٹ زیرِ سواری تھے۔ اور لشکر کو جوش وخروش میں رکھنے کے

لئے بہترین ناچنے وگانے والیاں بھی ساتھ تھیں اور کثیر شراب بھی۔ اس فوج کا ہر فرد لوہے کا لباس زیب تن کئے تھا اور سر پر لوہے کا خود بھی تھا اور ہر ایک کے پاس لڑائی کے ہر قسم کے عمدہ ہتھیار بھی تھے۔

داخلِ مکہ مکرمہ ہوتے ہی ابوسفیان نے فوراً ابوجہل کو خبر بھیجی کی قافلہ سلامتی سے پہنچ گیا ہے اس لئے وہ مع لشکر اطمینان سے واپس آجائے۔ چونکہ قریشی لشکر بڑے شان واہتمام سے نکلا تھا اس لئے ابوجہل کو یہ رائے کہ مسلمانوں کا مکمل قتلِ عام کرنے سے پیشتر یہ لشکر واپس ہو بالکل پسند نہ آئی، پس ابوجہل نے ابوسفیان کو جواب بھیجا کہ وہ کم ازکم مقام بدر تک مظاہرہ کے لئے جائے گا کہ قریش کی فوجی طاقت کا کچھ اثر ورعب گردونواح کے قبائل پر پڑے تا کہ قبائل مسلمانوں سے آئندہ عہدو پیمان نہ کیا کریں۔

تین سو تیرہ ۳۱۳ مہاجرین وانصار کا بے سروسامان لشکر حضور انور ﷺ کی کمان میں جب وادیٔ ذفران میں پہنچا تو یہ تشویشناک خبر پہنچی کہ ابوجہل کا ایک ہزار قریش کا مسلح لشکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہورہا ہے، بعض اصحاب پریشان ہوئے کہ ایسے طاقتور مسلح لشکر سے ہم بے سروساماں کا مقابلہ ہوا تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ جیسے کہ قرآن شریف کی آیات کریمہ سورہ انفال ۵۔۶ کی بھی شہادت ہے۔

اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ٭ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ٭ (پ۹)

ترجمہ: بے شک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا، سچی بات میں آپ سے بحث کی جب یہ بات ظاہر ہوئی کہ گویا نظر آتی ہوئی موت کی طرف ہانکے جارہے ہیں۔ ایسے اصحاب کی پریشانی اور نیز دشمن کی تعداد سازوسامان اور طاقت کا خیال فرماتے ہوئے حضور ﷺ نے پوری جماعت کو مخاطب فرما کر رائے طلب فرمائی کہ اب مدینہ طیبہ واپس ہوکر وہاں معہٗ اصحاب مدینہ منورہ دشمن کا انتظار کریں یا آگے بڑھ کر مقابلہ کریں کیونکہ بہرحال حسب وعدہ الٰہی ہم جو تین سو سے کچھ زیادہ ہیں اگر تین ہزار

سے زیادہ دشمن ہوں تو بھی ہم فتح پائیں گے۔ سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آگے بڑھنے کی ہمت افزا آرا پیش کرتے ہوئے بہت عمدہ تقاریر کیں، ان کے بعد حضرت مقداد بن عمرو مہاجر رضی اللہ عنہ نے پرخلوص جوش سے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ جیسے آنحضور ﷺ کو حق تعالیٰ کی جانب سے اشارہ ہو ویسا آپ قدم بڑھائیں ہم سب آپ کے ساتھ رہیں گے ہم مثل بنی اسرائیل نہیں جنہوں نے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے صاف صاف کہہ دیا کہ آپ اور آپ کا رب کفار سے لڑو ہم تو بیٹھے رہیں گے۔" ہماری یعنی مہاجرین انصار کی یہ عرض ہے کہ حضور حضور ﷺ جہاں بھی تشریف فرما ہوں اور خواہ وہ کیسا ہی مقام ہو جہاں آپ کو خواہ کسی سے جنگ کا اتفاق پیش آئے اور خواہ حضور ﷺ کا دشمن کتنا بھی سخت وقوی ہو ہم آپ ﷺ کے ساتھ چلیں گے اور دشمن کا خوب مقابلہ کریں گے۔ اگر حضور ﷺ برک العماد تک بھی تشریف فرما ہوں تو بھی ہم ساتھ رہیں گے۔ (برک العماد حبشہ کے ایک سمندر کے کنارے ایک شہر) اور جو کوئی اس مقام تک آپ جناب ﷺ کا مقابلہ کرے گا ہم اس دشمن سے بے دریغ لڑیں گے۔ ان تقاریر سے حضور نبی کریم ﷺ کو فرحت ہوئی اور حضور ﷺ نے دعائے خیر فرمائی اور انصار کی طرف چشم توجہ اقدس پھیری کہ ان کی بھی مرضی سنی جائے۔ سید الانصار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور ہر امر میں آپ کی فرمانبرداری کا ہم نے عہد کیا ہے۔ ہم اپنے عہد کے سچے ہیں۔ حضور عالی جدھر بھی تشریف فرما ہوں ہم ساتھ رہیں گے۔ اگر آپ ﷺ سمندر میں داخل ہونے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں بھی کود جائیں گے ہم میں کوئی پیچھے نہ رہے گا اگر کسی دشمن سے مقابلہ ہو تو ہم وہ کارنامے دکھائیں گے کہ حضور انور ﷺ کی مبارک آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہو" اس تقریر سے آپ ﷺ کو مزید فرحت ہوئی اور آپ نے دعائے خیر فرما کر یہ بشارت سنائی کہ آپ کو دو گروہوں (یعنی ابوسفیان کا گروہ اور ابوجہل کا گروہ) میں ایک کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

سورۃ انفال کی آٹھویں آیۃ مبارکہ ہے۔

اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ (پ۹)

اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ دو گروہوں میں سے ایک آپ کے لئے ہے۔ یعنی یہ کہ صرف ایک گروہ سے آپ کا کامیاب مقابلہ ہوگا پس قیاس کیا کہ ابوسفیان کے چالیس یا پچاس محافظوں والے قافلہ سے فتح مند مقابلہ ہوگا۔

پس وادیٔ ذفران سے لشکر اسلام نے کوچ کیا اور مقام بدر سے کچھ فاصلہ پر پڑاؤ ہوا۔ یہاں سے خود حضور انور ﷺ صرف ایک رفیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر بدر شریف کی طرف دشمن کی خبر حاصل کرنے تشریف فرما ہوئے۔ وہاں ایک باخبر مقامی بوڑھے نے بتایا کہ قریش کا شاندار لشکر عدوۃ القصویٰ نامی وادیٔ بدر کے جنوبی پہاڑ کے پیچھے عقنقل نامی مقام میں نازل ہوا ہے۔ آپ نے واپس تشریف لاکر حضرت زبیر بن العوام وسعد ابن ابی وقاص وعلی ابن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو دشمن کے متعلق مزید تفصیلات حاصل کرنے روانہ فرمایا۔ ان حضرات نے دشمن کے لشکر کے دو نوجوان سقا یعنی پانی لانے والے خدام کو پایا اور حاضر خدمت حضور پرنور نبی کریم ﷺ کیا۔ ان خادموں سے پتہ چلا کہ لشکر کفار مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے دس یوم گزر گئے ہیں اور وہ عقنقل سے وادیٔ بدر میں داخل ہوکر ایک ہفتہ قیام کرنے والے ہیں ان کی تعداد ایک ہزار ۱۰۰۰، اس لشکر کی خوراک کے لئے منات نامی بت کے نام پر روزانہ نو یا دس اونٹ کٹتے ہیں اور گانے ناچنے والی لونڈیوں کی ایک جماعت بھی ساتھ ہے، نامور سرداران قریش مثل ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، طعیمہ بن عدی ابوالبختری، عاص بن ہشام، نوفل بن خویلد، حارث بن عامر بن نوفل، نضر بن حارث، حکیم بن حزام، سہل بن عمرو العاص وغیرہ اس لشکر میں ہیں۔ ان اسماء کو سن کر حضور سید العالمین ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ مکہ مکرمہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر پارے ڈال دیئے ہیں

فوجوں کا نزول اور ان کی طاقت

سولہ (۱۶) رمضان المبارک ۲ ہجری کو قبل ظہر موسم گرما کی تپتی دھوپ میں مدینہ منورہ کا قریباً بے سروسامان لشکر بدر کی وادی کے شمال میں واقع عدوۃ الدنیا نامی پہاڑ کی جانب سے داخل وادیٔ بدر ہوا اور کھلی فضا میں جلتی ہوئی ریتلی زمین پر پانی کے ایک کنویں کے پاس ڈیرا ڈالا، اس مقام سے کچھ آگے خشک چھوٹے بڑے چند گڑھے تھے جو کسی وقت برسات کا پانی جمع کرنے کو بنائے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ حضرت حباب بن منذر خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ نے جو وادیٔ بدر کے چپہ چپہ سے خوب واقف تھے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں مؤدبانہ عرض کیا کہ اگر یہ مقام وحی کے اشارے سے منتخب ہوا ہے تو بہت خوب ہے ورنہ لشکرِ اسلام سامنے کے آخری گڑھے تک بڑھ کر سب گڑھوں پر اپنا قبضہ کرلیں تو بہتر ہوگا تاکہ پانی سے دشمن ان گڑھوں کے فیض سے محروم رہے۔ آنحضور ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے کہا مقام نزول وحی کے اشارہ سے نہیں انتخاب کیا گیا حضرت حباب رضی اللہ عنہ کی رائے پسند فرمائی اور لشکرِ اسلام کو آخری خشک گڑھے تک بڑھایا اور سب مسلمانوں کے قبضے میں آگئے۔

لشکر اسلام کے مقام بدر کے پاس ٹھہرنے کی خبر پہنچتے ہیں فوراً اسی شام سے قبل ابوجہل نے اپنے لشکر کو وادی جنوب میں واقع عدوۃ القصویٰ نامی پہاڑ سے گذار کر وادیٔ بدر میں داخل کیا۔ اور اسلامی لشکر سے قریباً دو میل دور اپنے خیمے نصب کئے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل قرآن شریف میں فرمارہا ہے۔

☆ سورۃ انفال کے بیالیسویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ (پ۱۰)

ترجمہ: جب تم یعنی مسلمانان (وادی کے) عدوالدنیا نامی کی جانب اور وہ یعنی کفار (وادی کے) عدوۃ القصویٰ نامی جانب پہنچے اور قافلہ (ابوسفیان کا) نیچے سے یعنی سمندر کے کنارے سے گذر گیا۔

اب صاف عیاں ہوا کہ ابوسفیان کے کم محافظوں والے تجارتی قافلہ سے نہیں بلکہ ابوجہل کے لشکر جرار ایک ہزار تجربہ کار سرتاپا مسلح کفار سے مقابلہ ہونا ہے۔ قریشی فوج کا ہر فرد بدن پر لوہے کا بکتر اور سر پر لوہے کا خود پہنے ہوئے تھا یعنی سرتاپا لوہے میں لپٹا ہوا تھا اور تیغ وتبر، نیزہ اور برچھی، تیروکمان سے لدا ہوا تھا اور جولڑائی کا خوب ماہر بھی تھا۔ سات سواونٹ اور تین سوگھوڑے سواری کے ساتھ تھے سواریوں پر آرام سے سفر کرنے کے باعث قریشی لشکر ذرا بھی تھکا ماندہ نہ تھا بلکہ بالکل تازہ دم تھا۔

اور مزید اس لشکر کی ہمت افزائی اور فتح یقینی کے لئے ابلیس لعین بہ شکل سردار بنی کنانہ مسمی سراقہ بن جعشم ایک علم اور ایک لشکر لئے ہوئے پہنچا اور قریش سے بڑے ناز سے کہا کہ آج تم پر کوئی انسانی طاقت غالب نہ ہو سکے گی۔ میں تمہارا کفیل ومددگار ہوں جیسا کہ شہادت قرآن پاک ہے۔ سورہ انفال آیت نمبر ۴۸ میں ہے۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ج (پ۱۰)

ترجمہ: جب کہ شیطان نے ان کے عملوں کو مزین اور کہا آج تم پر کوئی انسان غالب نہیں آئے گا اور میں تمہارا حامی ہوں۔

ایسے لشکر کے مقابل کون تھے؟ چھیاسٹھ ۶۶ خانماں برباد مہاجرین اور دوسو چھیالیس ۲۴۶ انصار رضی اللہ عنہم اجمعین جو بقول ابوجہل سپاہ سالار کفار (نقل کفر کفر نباشد) یثرب یعنی مدینہ طیبہ کے حقیر کاشتکار تھے، نیز بکتر خود کی حیثیت نہ رکھتے تھے۔ بلکہ اکثر پرانے بوسیدہ لباس والے تھے۔ اس اسلامی لشکر کے پاس کافی ہتھیار تک نہ تھے تمام لشکر میں صرف آٹھ تلواریں تھیں اور صرف چھ ۶ یا سات ۷ بکتر تھے

بجائے لوہے کے پھل والے تیروں کے اکثر کے پاس تراشی ہوئی جنگلی لکڑیوں کے تیر تھے۔صرف دوگھوڑے اور ستر اونٹ تھے جن پر باری باری لشکر اسلام نے سواری کی تھی کچھ حصہ سفر پیدل چلنے کے باعث بعض اصحاب کے پیروں میں چھالے پڑ گئے تھے، یہ لشکر نہ صرف ایسے بے سروسامان تھا بلکہ بہت تھکا ماندہ بھی تھا، باوجود ان باتوں کے نہ ان کے عزم جہاد میں کوئی فرق آیا تھا اور نہ ان کا جوش ایمان ٹھنڈا ہوا تھا۔ان کے ایمان کی حرارت، ان کی تشنگی شہادت ان کے بے پناہ ہتھیار تھے، ان کو اپنے معبود واحد پر پورا بھروسہ تھا اور جو وحی اس نے اپنے حبیب اکرم رسول معظم ﷺ پر نازل فرمائی تھی۔اس پر پکا ایقان تھا۔اور اپنے ہادیٔ برحق سالارِ لشکر حضور رسول کریم ﷺ پر بے انتہا ناز تھا۔اب چھیاسٹھ مہاجرین اور دوسو چھیالیس بہ الفاظِ کفار حقیر کاشتکاروں کا مکہ مشرفہ کے کارآزمودہ ایک ہزار جگر پاروں سے مقابلہ تھا۔بہ الفاظ دیگر کفر کا اسلام سے مقابلہ تھا یعنی قریش کے تین سوساٹھ معبودوں کی مسلمانوں کے واحد ولاشریک اللہ تعالیٰ سے جنگ تھی۔

صلح وامن کی بے سود تجویز

قریش کی جانب سے عمر بن وہب الجمعی نے (رضی اللہ عنہ۔آپ بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے) دور سے اسلامی لشکر کا معائنہ کیا اور سرداران قریش کو بتایا کہ اسلامی لشکر کچھ کم وبیش تین سو ہے۔ان کی جائے پناہ سوائے ان کی تلواروں کے کوئی نہیں، اور وہ بغیر تم میں سے کسی کو مارے مرنے والے نہیں پس فریقین میں چند آدمی قتل ہوئے تو اے سردارانِ قریش اس میں تمہارا کیا فائدہ ہوگا، تمہاری ہی قوم کے افراد تمہارے ہی خویش واقارب کا خاتمہ ہوگا۔حکیم بن حزام اس کلام سے متاثر ہوا اور سردار عتبہ کو بھی اپنا ہم خیال بنالیا لیکن بدترین دشمنِ اسلام سنگدل ابوجہل نے ایسی صلح وامن کی گفتگو کا ٹھٹھا مذاق کیا۔خصوصاً سردار عتبہ کا مذاق اڑایا اور کہا چونکہ اسلامی لشکر میں عتبہ کا فرزند ہے (یعنی حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ) تو عتبہ کی خواہش ہے کہ لڑائی نہ ہو، عتبہ بزدل ہوگیا ہے لیکن ہم ہرگز واپس نہ ہوں گے جب تک کہ ہمارے اور محمد

ﷺ کے درمیان جنگی فیصلہ نہ ہو، اس کلام کے جواب میں سردار عتبہ نے لشکر کفار کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم محمد ﷺ اور ان کے اصحاب سے لڑو گے تو تمہیں کیا حاصل ہوگا، اگر تمہیں فتح بھی ہو تو یہی ہوگا کہ تمہارے ہی ہاتھوں سے خود تمہارے چچا یا ماموں یا چچیرا یا میرا بھائی یا اور کوئی رشتہ دار کا خون ہوگا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ محمد ﷺ سے اب جنگ نہ کریں بلکہ اس کام کو عرب کے دوسرے قبائل پر چھوڑ دیں اگر وہ قبائل فتح یاب ہو گئے تو ہماری مراد پوری ہو جائے گی۔ اگر اس کے برعکس واقع ہوا تو ہم محمد ﷺ سے جو چاہیں گے ہمیں ملے گا، اس کلام پر ڈھائی ماہ قبل مقام نخلہ میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے قافلہ کے ہاتھ مارا گیا ہوا عمرو بن الحضرمی کے بھائی عامر بن الحضرمی کو ابوجہل نے اکسایا کہ دیکھ تیرے بھائی کا انتقام لینا عتبہ کو پسند نہیں ہے، تو اپنے بھائی کے انتقام کا نعرہ لگا، اس پر عامر نے واعمراہ! واعمراہ! واعمراہ! کی چیخیں ماریں جس سے کفار کی فوج میں جوش پیدا ہو گیا اور وہ آمادۂ پیکار ہو گئی ابوجہل کی طعنہ زنی اور عامر بن الحضرمی کی چیخوں سے سردار عتبہ غضبناک ہوا اور گرجتے ہوئے آواز سے کہا کہ جنگ کے وقت ظاہر ہوگا کہ کون بزدل ہے۔ الحاصل امن کی تجویز مثل دھوئیں کی طرح اٹھی اور خود بخود مٹ گئی۔

میدان جنگ

سید الانصار حضرات سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، نے متصل منزل لشکر اسلام ایک چھوٹے ٹیلہ پر چند صحابہ کرام کی مدد سے حضور سالار اعظم لشکر اسلام کی جنگی قیادت با حفاظت کے لئے کھجور کی شاخوں اور پتوں سے ایک عریش (جھونپڑی) جلدی سے تیار کی (آہ سالار اعظم کے لئے پتوں کی جھونپڑی اور اسلامی لشکریوں کے لئے سقف آسمان اور ادھر کفار کے ہر لشکری کے لئے آرام بخش خیمے!) عریش تیار ہوتے ہی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اونٹوں کو پاس باندھا اور بہت ادب وخلوص نیاز سے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ حسب وعدہ الٰہی آپ کو یہاں ضرور فتح ہوگی اگر معاذ اللہ دشمن غالب ہو جائے تو حضور

انو ﷺ اونٹ پر سوار ہو کر تیزی سے مدینہ طیبہ پہنچ جائیں جہاں آپ کے باقی صدہا جاں نثار ہیں جو اللہ تعالیٰ اور حضور عالی کی مدد کے لئے ان قریشی کافروں کا مقابلہ کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے، اگر مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کو معلوم ہوتا کہ ابوسفیان کے قافلہ سے نہیں بلکہ مکہ مکرمہ کے ایک ہزار سرتاپا مسلح کافروں کے لشکر سے مقابلہ ہونے والا ہے تو تمام جاں نثار بے دریغ آپ کے ہم رکاب ہو جاتے۔

حضور سید العالمین سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ سامنے کے میدان کے معائنہ کیلئے تشریف فرما ہوئے اور گھومتے گھومتے اپنے عصاء مبارک سے اشارہ فرماتے ہوئے اپنی زبانِ غیب ترجمان سے فرمایا کل انشاء اللہ ابوجہل یہاں قتل ہوگا، عتبہ کا خاتمہ اس مقام پر ہوگا، امیہ یہاں مارا جائے گا، فلاں دشمن یہاں کٹ مریگا، فلاں یہاں زخموں سے چور چور خاک پر لوٹ پوٹ کر دم توڑے گا۔ وغیرہ وغیرہ چنانچہ دوسرے دن نصف النہار تک یہ پیشین گوئیاں لفظ بلفظ سچ ثابت ہوئیں، الحمد للہ سبحانہٗ وتعالیٰ بدر میں رحمتِ الٰہی سے برسات کا خوب نزول ہوا جس سے کفار قریش کی منزل کی جانب کیچڑ سے زمین دلدل بن گئی اور اسلامی منزل کی جانب باریک نرم ریت جس میں پیر دھنستے تھے جم گئی اور مسلمانوں نے خوب غسل بھی کئے جس سے سفر کی تھکان دور ہوگئی اور گڑھوں میں پانی بھی خوب جمع کر لیا جیسا کہ سورہ انفال کی گیارھویں آیہ مبارکہ میں خود اللہ عزوجل کی شہادت ہے:

يُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ط (پ۹)

ترجمہ: ”آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں ستھرا کرے اور شیطانی ناپاکی تم سے دور فرمائے اور تمہارے دلوں کو مظبوف کرے اور تمہارے قدم مظبوط جمائے۔“

حضور سرورِ کونین سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ کے ارشاد مبارک سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے خوب آرام کی نیند فرمائی اور فجر تک تازہ دم ہو گئے مگر

خود حضور نبی کریم ﷺ شب بیدار اور عبادات ودعاؤں میں مشغول رہے۔ کچھ اونگھ آئی تو حالتِ خواب میں لشکر کفار کی تعداد آپ پر قلیل سی ظاہر ہوئی جیسا کہ سورۃ انفال کی تینتالیسویں آیہ مبارکہ شاہد ہے۔

اِذْ یُرِیْکَھُمُ اللّٰہُ فِیْ مَنَامِکَ قَلِیْلًا ط وَلَوْاَرٰکَھُمْ کَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ سَلَّمَ ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (پ۱۰)

ترجمہ: ''جبکہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے خواب میں کافروں کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی تھی گو وہ تمہیں بہت دکھاتا تو تم لوگ کمزوری محسوس کرتے اور معاملہ میں پریشان ہوتے مگر اللہ تعالیٰ نے بچالیا بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کی باتیں جاننے والا ہے۔''

اس مبارک خواب سے حضور انور ﷺ نے لشکر اسلام کی مزید ہمت افزائی فرمائی بلکہ بقول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اندازہ فرمایا کہ شاید جملہ ستر ہوں تو آپ کے ایک رفیق دوسرے صحابی نے فرمایا کہ ایک سو یا کچھ کم ہیں جیسا کہ قرآن مجید کی مزید شہادت ہے۔ سورۃ انفال کی آیت چوالیس ۴۴ میں ہے:

وَاِذْ یُرِیْکُمُوْھُمْ اِذِالْتَقَیْتُمْ فِیْ اَعْیُنِکُمْ قَلِیْلًا وَّ یُقَلِّلُکُمْ فِیْ اَعْیُنِھِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا (پ۱۰)

ترجمہ: ''(اے مسلمانوں) لڑتے وقت تمہیں کافر تھوڑے کر کے دکھائے تھے اور تمہیں بھی ان کی نگاہوں میں تھوڑے سے دکھائے تاکہ ہونے والے کام کو اللہ تعالیٰ پورا کرے۔''

کفار کی نظروں میں مسلمانوں کی تعداد گھٹا کر دکھانا اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص مصلحت تھی کہ کفار گھبرا کر مرعوب ومبہوت بغیر لڑائی واپس نہ ہوں جیسے ثنیۃ المرج، ینبع وغیرہ کی طرف جب مسلمانوں کے قافلوں کو دیکھا تو بغیر لڑائی کے واپس ہوئے تھے بلکہ اب یہ کفار لڑیں کٹیں مریں قید ہوں شکست پائیں اور ذلت کے ساتھ فرار ہوں،

اور آئندہ انصار مدینہ منورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قابلِ حقارت کا شکار نہ سمجھیں جب مسلمانوں کی تعداد کفار قریش کو قلیل نظر آئی تو ان میں ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، ابوالبختری بن ہشام وغیرہ سرداروں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا دیکھو یہ مٹھی بھر مسلمان اپنے دین کے فخر میں کیسے لڑنے آئے ہیں جیسا کہ قرآن مجید شاہد ہے۔ سورۃ انفال کی ۴۹ آیہ مبارکہ ہے:

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ط (پ۱۰)

ترجمہ: ''جب کہتے تھے (مدینہ منورہ) کے منافق اور وہ مکہ مکرمہ والے جن کے دلوں میں آزار ہے کہ یہ (مسلمان) اپنے دین پر مغرور ہیں۔''

اور ایک قریشی لشکری قباث بن اشیم نے (رضی اللہ عنہ آپ بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے) دل ہی دل میں خیال کیا کہ اگر بجائے مردوں کے قریش کی چند عورتیں ان مسلمانوں کا مقابلہ کریں تو محمد ﷺ اور ان کے پورے لشکر کو شکست فاش دیں گی۔

یوم الفرقان

الغرض سورۃ انفال کی اکتالیسویں آیہ مبارکہ میں يَوْمَ الْفُرْقَانِ وَ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ (پ۱۰) یعنی فیصلے کا وہ دن جس دن دو فوجیں ملی تھیں) فرمایا گیا یوم جمعہ ۱۷ رمضان المبارک کی فجر ہوتے ہی سالارِ اعظم مجاہدین، رسول اللہ ﷺ نے لشکر اسلام کو نماز فجر پڑھائی، اور فرمان الٰہی سورۃ انفال پینسٹھویں آیہ مبارکہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ط (پ۱۰)

ترجمہ: ''یا نبی مومنوں کو جہاد کی ترغیب دو''

کی متابعت میں ایک مختصر مگر بلیغ خطبہ فرمایا کہ جب تک کفار کی جانب سے پیش قدمی نہ ہو مسلمان ہرگز حملہ نہ کریں، اگر کفار مسلمانوں کی جانب بڑھنے لگیں تو ان کو روکنے کے لئے پہلے تیر برسائیں، اگر وہ نہ رکیں اور آگے بڑھتے رہیں مسلمان جم کر لڑیں، خبردار کوئی گھبرائے نہ، کوئی پیٹھ نہ پھیرے، اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت فرماتا ہے،

سورۃ انفال کی پندرھویں آیت میں اللہ تعالیٰ کچھ اس طرح فرماتا ہے۔:

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْ ھُمُ الْاَدْبَارَ ۔ وَمَنْ یُّوَلِّھِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَہٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْمُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَۃٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَمَاْوٰىہُ جَھَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ (پ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو تم ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرو علاوہ اس حالت کے کہ ایسا پیٹھ پھیرنے میں لڑائی کا کوئی ہنر ہو یا (اپنے سے جدا ہو کر پیچھے رہ گئی ہوئی اپنی جماعت سے جا ملنے کی غرض ہو (ایسی حالت میں پیٹھ پھیرنا مضائقہ نہیں مگر دشمن سے یا موت سے ڈر کر) پیٹھ پھیرنا اللہ کے غضب میں پلٹنا ہے اور ایسے پلٹنے والے کا ٹھکانہ دوزخ ہے جو بہت بری جگہ ہے) اور نیز دوسرا حکم الٰہی بھی سنایا۔

☆ اسی سورۃ مبارکہ کی آیت پینتالیس ہے۔

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ۱۰)

ترجمہ: اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو تا کہ تم مراد کو پہنچو (اسی فرمان الٰہی کی متابعت میں جب کافروں سے مقابلہ ہوتا ہے تو مسلمان اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں اور فتح پاتے ہیں) اور جم کر لڑنے کی سخت تاکید فرماتے ہوئے ہدایت الٰہی سورۃ صف کی چوتھی آیت مبارکہ میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ (پ۲۸)

یعنی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ دوست رکھتا ہے اس کی راہ میں ایسے لڑنے والوں کو کہ وہ لڑتے وقت ایسی صف باندھ کر یعنی جم کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک ایسی عمارت ہیں جس کے پتھروں میں سیسہ بھرا ہوا ہے۔ خطبہ کے اختتام پر فتح اسلام کی پیشین گوئی فرما کر بہ نفسِ نفیس صفوف آراستہ فرمائیں۔

آغاز جنگ

اشراق کے بعد کفار کی فوج اپنے دلدلی حصہ زمین سے اسلامی فوج کی طرف بڑھی اور بدر کی بے شجر وادی میں دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں، ایک جانب لوہے سے ڈھکے ہوئے سرتاپا مسلح فن جنگ کے خوب ماہر قہر کے جسم ایک ہزار قریشی سردار پہلوان ونامور بہادر دوسری جانب ستر سے کچھ کم مہاجرین اور ڈھائی سو سے کچھ کم انصار جو بالفاظ کفارِ قریش ''یثرب کے حقیر کاشت کار تھے۔ اس اسلامی لشکر کے پاس کافی تعداد میں نہ تیغ وتبر نہ تیر وکمان نہ برچھی ونیزے اور ان میں سوائے چھ یا سات کے کوئی ایک بھی بکتر ومغفر میں نہ تھا بلکہ اکثر کے لباس پھٹے پرانے تھے تمام ظاہر آثار بتاتے تھے کہ قریشی لشکر اسلامی کا صفایا چند لمحوں میں بڑی آسانی سے کر سکے گا۔

سب سے پہلے مغرور سردار عتبہ بن ربیعہ مع اپنے بھائی شیبہ اور فرزند ولید کے ہمراہ آگے بڑھا اور بڑے زعم سے مبارز طلب کیا تین جوانمرد انصار حضرات عوف ومعاذ فرزندان عفرا اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم فوراً مقابلہ کے لئے آگے بڑھے تو عتبہ نے فخر سے انکے نام ونشان پوچھے جب انہوں نے اپنے نام دشمن کو بتائے تو حقارت سے کہا کہ ہم انصارِ مدینہ سے مقابلہ نہیں چاہتے تم ہمارے ہمسر ہرگز نہیں، مہاجرین میں سے کسی کو جرأت ہوتو آگے بڑھے تب خود فاخر سردار کے فرزند ارجمند حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ نے چاہا کہ آپ خود آگے بڑھ کر اپنے کافر باپ کا مقابلہ کریں، مگر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے آپ کو روکا بیٹے کے ہاتھ سے باپ کا قتل آپ نے پسند نہ فرمایا۔

پدر کی ذات حملہ آوروں کے درمیاں پائی
تو ایمان پسر نے سب سے پہلے تیغ چمکائی

☆ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بہ شفقت منع فرمایا:

پسر مارے پدر کو یہ نہ رحمت کو پسند آیا

تب حضور علیہ السلام کے مبارک اشارہ پر آپ ﷺ کے محترم چچا اسد اللہ ورسولہ، حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب اور آپ کے عزیز چچیرے بھائی صاحبان حضرت عبیدہ ابن حارث اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم آگے بڑھے اور عتبہ کو اپنے نام بتائے تو بڑے ناز سے تیغوں کو چمکاتے ہوئے عتبہ وشیبہ وولید مقابلہ کے لئے آئے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ بن ربیعہ کو ایک ہی وار میں واصل جہنم کیا۔ حضرت اسد الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح آنِ واحد میں ولید بن عتبہ کا خاتمہ کیا عتبہ بن ربیعہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کے باہم مقابلہ میں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پیر کی رگ حیات کٹ گئی اور آپ زخمی ہوگئے اسی اثناء میں شیبہ وولید کا خاتمہ فرماتے ہوئے شیران اسلام حضرات حمزہ وعلی رضی اللہ عنہما نے عتبہ پر لپک کر اس کو بھی موت کے گھاٹ اتارا۔ تین ممتاز ومعزز ونامور سردارانِ قریش کے اس طرح مارے جانے پر کفار کی فوج میں صف ماتم بچھ گئی اور عجیب ہیبت کی دھاک بیٹھ گئی۔ اسلامی لشکر میں فرط فرحت وتشکر سے اُحد، اُحد، اُحد اور اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، کے فلک بوس نعرے گونجنے لگے جو کفار کے حق میں جگر شگاف تھے۔

بعد ازاں کفار نے اپنے مقام سے تیر برسائے جن سے حضرت مہجع بن صالح مہاجر رضی اللہ عنہ (آپ تمام صحابہ میں سب سے اول شہید ہوئے، حضور اکرم ﷺ نے آپ کو فوراً سید الشہداء کا ممتاز خطاب بخشا) اور فوراً بعد حضرت حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے (آپ اس معرکہ کے دوسرے شہید ہیں تمام انصار میں آپ سب سے پہلے شہید ہیں۔ اس کے بعد کفار کی فوج جم کر بڑے جوش وخروش سے آگے بڑھی اور دونوں لشکر باہم گتھم گتھا ہو گئے اور گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی کفار کے جوش وخروش، غم وغصہ، بے رحمی اور سنگدلی کا اس سے کچھ اندازہ ہوگیا کہ کہ عبداللہ بن عمیر اپنے حقیقی بھائی علمبردار لشکر اسلام حضرت مصعب بن عمیر مہاجر رضی اللہ پر بڑی بے جگری سے حملہ آور ہوا اور ابوالبختری عاص بن ہشام اپنے حقیقی بھانجے حضرت

عمر الفاروق رضی اللہ عنہ پر لپکا لیکن نصرت الٰہی سے حضرت مصعب رضی اللہ نے اپنے بھائی کا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں کا خاتمہ کر دیا۔

تین تین چار چار و پیادہ آہن پوشوں کا اکیلے مہاجر پر یا تن تنہا انصاری پر ٹوٹ پڑنا تیغ و تبر کی چقا چق، برچھیوں اور نیزوں کی جھنجھناہٹ، تیروں کی فشافش، کفار کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی ٹھپا ٹھپ، ہوا کی سنسناہٹ کفار کے جنگی نقاروں کی ہیبت ناک گرج، لات و منات ہبل و عزیٰ کی امداد کے لئے کفار کا شور و پکار مجاہدین اسلام کی احد، احد، احد کی صدائیں اور ہر ضرب پر اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر کے پر جوش فلک بوس نعروں سے میدان کارزار کا ایسا ہولناک منظر ہوا کہ گویا زمین پر زلزلہ تھا پہاڑ لرز رہے تھے، اور آسمان پھٹ رہا تھا، حضور انور ﷺ سپہ سالار لشکر اسلام متاثر ہو کر داخلِ عریش ہوئے اور دونوں مبارک ہاتھوں کو پھیلا کر حق تعالیٰ جل جلالہ عم نوالہ سے نہایت خلوص و عجز سے عرض کرنے لگے یاالٰہ العالمین یا ذوالجلال والاکرام اگر آج اس میدان میں یہ نہتے مسلمان کٹ جائیں اور مٹ جائیں تو پھر تیری عبادت کرنے والے بندے دنیا میں کوئی باقی نہ رہیں گے، یاالٰہی تیری عبادت کرنے والے بندے دنیا میں باقی نہ رہیں گے، یاالٰہی تیری عبادت کرنے والے ان نہتے مسلمانوں کو آج فتح سے نواز، اے مولیٰ تیرا وعدہ ہے کہ مسلمانوں کو فتح سے سرخ رو فرمائے گا اب پورا فرما۔ آنحضور ﷺ کی دعا پیش بارگاہ الٰہی کرتے وقت آپ کے ساتھ عریش میں کوئی نہ تھا سوا قدیم یار غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جو حضور انور و اقدس ﷺ کی حفاظت کے لئے تلوار لئے ہوئے آپ کے پاس موجود تھے، عاجزانہ دعا کی حالت میں آپ کے مقدس ہاتھ جو ہلتے تھے تو آپ کی مبارک چادر آپ کے پاک کندھوں سے بار بار اتر جاتی اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کو پھر آپ کے کندھوں پر ڈالتے رہتے اس دعا کی طوالت نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متاثر کیا تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان دعا بس فرمایئے، اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ حضور عالی سے فرمایا ہے وہ ضرور

پورا فرمانے والا ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ گذارش گویا الہام غیبی تھی کہ اسی وقت سیدنا جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے بشارت کا پیام لے آئے اور بتایا۔

☆ سورہ انفال کی ۹ نویں آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُرْدِفِیْنَ (پ۹)

ترجمہ: ''میں آپ کو مدد پہنچاتا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے) اس پیاری وحی سے آپ کی تسلی میں مزید اضافہ ہوا اور آپ نے یہ نوید پہنچا کر لشکر اسلام کی خوب ہمت افزائی فرمائی۔''

امداد ملائکہ

معاً سفید عمامہ پوش ابلق گھوڑوں پر سوار فرشتوں کی فوج کا نزول ہوا فرشتوں کو بارگاہ الٰہی سے حکم ملا سورۃ انفال کی تیرھویں آیت ہے۔

اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ کُلَّ بَنَانٍ (پ۹)

ترجمہ: اے فرشتو میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھو، عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا پس کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کے ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔) چنانچہ فرشتوں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ جنگ بدر میں شرکت فرمائی اور کافروں کے قید وقتل میں حضرات مہاجرین وانصار کی پوری مدد فرمائی۔

ابلیس لعین جو سراقہ سردار بنو کنانہ کی شکل میں مع ایک لشکر وارد تھا نزول ملائکہ دیکھتے ہی ہیبت زدہ ہو کر میدان سے یہ کہتے ہوئے فرار ہوا ''میں تم سے الگ ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہ وہ سخت عذاب دینے والا ہے، جیسا کہ سورۃ انفال کی اڑتالیسویں آیہ کریمہ شاہد ہے۔

فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکُمْ

اِنِّی اَرٰی مَالَاتَرَوْنَ اِنِّی اَخَافُ اللّٰہَ ط وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ (پ۱۰)

ترجمہ: ''جب دونوں لشکروں کو دیکھا تو الٹے پاؤں بھاگا اور بولا میں تم سے الگ ہوں میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے۔''

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روز مسلمان کافروں کا پیچھا کرتے تھے اور کافر مسلمانوں کے آگے بھاگے جاتے تھے اور ایک سوار کا یہ کلمہ بھی سنا جاتا تھا:

اَقْدِمْ حَیْزُوم! اَقْدِمْ حَیْزُوم!

اے حیزُوم آگے بڑھ! اے حیزُوم آگے بڑھ! (حزوم نام تھا جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کا) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا، اس کا چہرہ زخمی اور ناک کٹی ہوئی پائی جاتی تھی، حضرت ربیع بن یاس انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہم جنگ بدر کے روز کستگان ملائکہ کو خوب پہچانتے تھے کسی کا سر گردن سے اڑا دیا ہے کسی کے پوروں پر ضرب پہنچائی ہے گویا کہ وہ آگ سے جلایا ہے اور داغ ہو گیا ہے حضرت وہل بن حنیف انصاری بدری اور حضرت ابوداؤد عمیر بن عامر انصاری بدری رضی اللہ عنہ کے اقوال ہیں کہ معرکہ بدر میں ہم سے کوئی تلوار اٹھاتا تو اس کی تلوار پہنچنے سے قبل مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا۔

ابھی مشرف بہ اسلام نہ ہوئے اور کفار کی فوج میں آئے ہوئے طول قامت بھاری اور قوی جسم والے حضرت عباس رضی اللہ عنہ (عم مکرم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک دبلے پتلے پست قد انصاری حضرت ابیسر خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان کو قید کیا ہے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''قسم اللہ عزوجل کی اس نے مجھے قید نہیں کیا بلکہ ایک سفید پوش گھوڑ سوار خوبصورت مرد نے مجھے قید کیا'' اس پر حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ہی ان کو قید کیا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چپ رہو

جس نے ان کو قید کیا وہ ایک بزرگ فرشتہ تھا۔

ظہورِ معجزات و کرامات

یَوْمُ الْفُرْقَانْ معجزوں اور کرامتوں کے بغیر نہ گذرا حضرت عکاشہ بن محصن مہاجر رضی اللہ عنہم کے پاس اس معرکہ میں ایک زنگ آلود پرانی تلوار تھی، لڑائی میں جب لوہے کی ایک بکتر پر ضرب لگائی تو وہ ٹوٹ گی حضور سید العالمین سالارِ اعظم لشکرِ مجاہدین ﷺ نے میدان جنگ سے ایک سوکھی جنگلی جلانے کی لکڑی اٹھا کر عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا'' جاؤ اس سے مارو'' جب حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ وہ لکڑی لے کر روانہ ہوئے تو وہ ایک سفید چمکدار فولادی تیز تلوار بن گئی حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام العون رکھا اور وہ ان کی دنیاوی حیات میں بعد کے تمام معرکوں میں بھی ان کے ساتھ رہی حتٰی کہ دس سال بعد یعنی سن ١١ ہجری میں عہد خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں جھوٹے مدعی نبوت طلحہ بن خویلد الاسدی کے مقابل لڑتے ہوئے آپ شہید ہوئے۔

اسی طرح حضرت سلمہ بن اسلم اوسی انصاری رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ جانے پر حضور نبی کریم ﷺ نے میدان میں پڑی ہوئی کھجور کی ایک سوکھی شاخ اٹھا کر ارشاد فرمایا'' یہ لو اور لڑو'' وہ سوکھی شاخ فوراً ایک تیز دھار تلوار بن گئی۔

اس معرکہ میں حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ کی آنکھ تیر لگنے سے زخمی ہوگئی حضور پر نور ﷺ نے اپنا لعاب مبارک آپ کے زخم پر لگایا تو وہ آنکھ ایسی تندرست ہوگئی کہ گویا کبھی زخمی نہ ہوئی تھی۔

اس معرکہ سے تین سال سے کچھ عرصہ بعد یعنی غزوۂ خندق کے بعد حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ جن کا ذکر اوپر ہوا ہے داخل اسلام ہونے کی نیت سے مدینہ منورہ پہنچ کر مسجد میں ایسے وقت داخل ہوئے جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھری محفل میں حضور نبی کریم ﷺ رونق افروز تھے جب حضرت قباث رضی اللہ عنہ نے سلام عرض کیا، نبی کریم ﷺ نے بعد سلام جواب سلام یا قباث ! کیا تم نے معرکہ بدر کے دن یہ خیال نہیں کیا

تھا کہ اس روز مسلمانوں کو شکست دینے کو چند قریشی عورتیں کافی ہوں گی؟ اس بیان پر حضرت قباث رضی اللہ عنہ نے شرمندگی سے سر جھکا کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے سچ فرمایا میں نے بے شک یہ خیال اپنے دل میں کیا تھا لیکن کسی کے سامنے زبان پر نہ لایا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی برحق ہیں یہ آپ کا معجزہ صادق ہے کہ میرے دل کی بات کا حضور ﷺ کو پتہ لگ گیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور آپ اس کے بھیجے ہوئے سچے رسول ہیں، میں اسلام قبول کرتا ہوں۔

عین اس وقت لڑائی کے درمیان حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ عالی مقام سلام اللہ علیہم الی اجمعین یوم القیام کو یکبارگی جم کر سخت شدت سے حملہ آور ہونے کا حکم فرماتے ہیں میدان جنگ سے ایک مٹھی ریت اٹھا کر (شَاهَتِ الْوُجُوْه) ذلیل ہوں چہرے فرماتے ہوئے لشکر کفار کی جانب پھینکی، دفعتاً ایک ایسا تیز آندھی کا جھونکا جانب کفار چلا کہ ان میں ہر ایک کے منہ اور ناک ریت سے بھر گئے، سانس لینا دشوار ہو گیا دم گھٹنے لگے وہ مبہوت ہو کر حیران و پریشان بھاگنے لگے اور اپنے ہتھیار پھینک کر قید ہونے لگے، اس معجزہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بڑے لطیف و پیارے انداز میں سورۃ انفال کی سترھویں آیت میں یوں فرمایا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْا هُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَارَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى و لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا (پ۹)

ترجمہ: (یعنی تم مسلمانوں نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا اور آپ ﷺ نے وہ چہرے ذلیل کرنے والی) ریت نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی تاکہ مسلمانوں کو عمدہ (عمدہ انعام عطا ہو جائے) مرحبا! صلِّ علٰی سیّدنا محمدٍ فداک روحی وابی وامی۔

حسن یوسف دمِ عیسٰی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کرامت یا شجاعت

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے اور ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام کے بھتیجے عشرہ مبشرہ کے جلیل المرتبہ صحابی سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی تلوار لڑائی میں لوہے کے بکتروں پر پے در پے ضرب لگانے سے کند ہو گئی تھی اور انکے شانہ پر نیزہ کا ایسا گہرا زخم لگا تھا کہ تندرست ہونے کے بعد بھی اس میں انگلی داخل ہو جاتی تھی۔ ایسے درد والم کے زخم کی حالت میں ایک مغرور نامور قریشی پہلوان عبیدہ بن سعید بن العاص نامی جس کا لقب بوکرشا ور جو سرتاپا لوہے کے لباس میں ایسا ڈھکا ہوا تھا کہ دو آنکھوں کے سوا جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا اپنے خاص زعم طاقت وشجاعت میں بے سیف اور زخمی اور نحیف اور ناتواں اور درد سے بے چین حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مبارز طلب کیا تو غیرت مند حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی پس وپیش کے فوراً امادۂ مقابلہ ہو کر بوکرش کے ہنرمند مہلک واروں سے بچتے ہوئے اپنی برچھی تاک کر اس دیوہیکل پہلوان کی آنکھ میں ایسی جھونکی کہ سر کی کھوپڑی چکنا چور کر ڈالی اور مغرور وجواں مرد پہلوان بوکرش کراہتا ہوا دھم سے گرا اور فوراً واصل جہنم ہو گیا، یہ برچھی اس کے مغرور سر میں پیوست ہو گئی تھی کہ سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ نے لاش پر چڑھ کر اپنی پوری طاقت سے جو کھینچا تو اس کا فولادی پھل دونوں جانب سے مڑ گیا برچھی بہت مشکل سے باہر نکلی اس باکرامت برچھی کی خود حضور نبی کریم ﷺ نے قدر مبارک فرمائی کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے لے کر بطور یادگار اپنے پاس رکھ لی پھر یکے بعد دیگرے چاروں خلفائے راشدین کے پاس متوارثا بطور آثار مبارک رہی، آخر ش حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سیدنا امام حسن علیہ السلام سے اس کو حاصل کر لیا (برکت کی نیت سے آثار شریف کی زیارت وحفاظت عزت وحرمت وتعظیم وتکریم کرنے والوں پر شرک کا فتویٰ لگانے والے اب ہمیں بتائیں کہ حضور نبی کریم ﷺ پر اور سادانتا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم پر اور سیدنا امام حسن علیہ السلام پر کیا فتویٰ عنایت کریں گے۔

نتیجہ جنگ

خدائے پاک نے دی ظلم کی پاداش دشمن کو
ہوئی ہے بدر کے اندر شکستِ فاش دشمن کو

☆ شاہت الوجوہ کے معجزہ مبارک نے ظہر کے وقت تک یہ لڑائی ختم کردی میدان جنگ سے تمام کفار بے ہوش وحواس فرار ہوئے بجز ستر کفار قریش کے جو مسلمانوں نے قید کر لئے تھے اور مزید ستر کفار قریش جن کی مقتول لاشیں میدان میں پڑی تھیں، مقتولوں میں ابوجہل بن ہشام، ابوالبختری، عاص بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیہ، طعیمہ بن عدی، ولید بن عتبہ، زمعہ امیہ بن خلف، بوکرش، عبداللہ بن عمیر جیسے نامور سرداران شامل تھے بھاگنے والے کافروں نے تیز رفتاری کی سہولت کے لئے اپنی سواریوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے بکتر خود ہتھیار سامانِ خورد ونوش، خیمے وغیرہ سب کچھ چھوڑ کو حواس باختہ نہایت تیزی سے مکہ مکرمہ کی جانب راہ فرار اختیار کی انہیں ہیبت تھی کہ شاید اسلامی لشکر ان کا پیچھا کرے، اگر وہ یوں فوراً فرار نہ ہوتے تو یقیناً ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچتا، اس روز جان بچالینے سے ان میں سے قریباً تمام کو بعد میں شرف وسعادتِ ایمان نصیب ہوئی اور ان میں بعض جیسے عمرو بن العاص، خالد بن ولید رضی اللہ عنہما وغیرہ نے اعلیٰ مراتب حاصل کئے، فرار ہونے والوں میں جن کے نصیب میں سعادتِ اسلام نہیں تھی جیسے عمرو بن عبدود وغیرہ، وہ احد یا خندق کے معرکوں میں واصل جہنم ہوگئے، الغرض لشکر اسلام کو نہایت شاندار فتح حاصل ہوئی اور کثیر ہتھیار، بکتر خود خیمے اور دیگر مال غنیمت بھی ہاتھ آیا مسلمانوں میں چھ ۶ مہاجرین اور آٹھ انصار کو شہادت نصیب ہوئی۔

لڑائی کے خاتمہ کے بعد حضرت عبداللہ ابن مسعود مہاجر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم سالارِ اعظم لشکر اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم مجھے ابوجہل کی موت کی خبر سنا سکو گے؟ یہ سن کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مردوں کے چہرے معائنہ کرنے روانہ ہوئے اور میدان جنگ میں دیکھا کہ ابوجہل درد و کرب سے بے چین تڑپتا کراہتا ہوا فرش خاک پر پڑا ہے پیر کٹے ہوئے ہیں اور جسم دوسرے زخموں سے چور ہے آپ نے فوراً تلوار نکالی اور اس کے سینے پر پیر رکھ کر اس کی گردن کاٹنے کی بے سود کوشش فرمائی کیونکہ آپ کی تلوار فولادی بکتروں پر پے در پے ضرب لگنے سے کند ہو چکی تھی۔ سینے پر پیر رکھتے ہی ابوجہل نے جو اپنے ہوش میں تھا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فوراً پہچان لیا کہ آپ کو لڑکپن میں مکہ مکرمہ میں بکریاں چراتے دیکھا تھا، پس بڑے غرور سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا، ''او چرواہے! ذرا ہوش سنبھال اور دیکھ تو نے کیسے عالی مرتبہ جگہ پر قدم رکھا ہے'' اور جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلوار اس کی گردن کاٹ نہ سکی تو خود اس نے فوراً یہ تجویز بتائی کہ اس کی کمر سے اسی کی خاص تلوار نکال کر اس کی گردن کاٹے اور کہا کہ پوری گردن کے ساتھ اس کا سر جدا کیا جائے تا کہ مرنے کے بعد بھی اس کا سر بلند رہے (لعنۃ اللہ علیہ) اور اس نے یہ گفتگو بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کی کہ کہا ہم پر مار پڑتی تھی مگر مارنے والے نظر نہیں آتے تھے'' تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مارنے والے آسمانی فرشتے تھے'' اس پر ملعون ابوجہل نے کہا کہ اگر یوں ہے تو فتح فرشتوں کو ہوئی نہ کہ تم کو ملعون ابوجہل کی گردن کاٹنے کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے خدمتِ انور اقدس ﷺ میں حاضر ہو کر سب حال عرض کیا آپ کو ابوجہل ملعون کی موت کی خبر سے فرحت ہوئی اور آپ اللہ عزوجل کا شکر بجالائے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ حضور عالی کو اس کی لاش تک لے جائیں جب سر اور پیر کٹی ہوئی جہنمی لاش کو دیکھا جس پر کوڑوں کی مار کے نشان بھی تھے اور پھوڑے بھی نکل

آئے تھے تو زبان مبارک گویا ہوئی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْزَاکَ ھٰذَا فِرْعَوْنِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ ط جَرُّوْہُ اِلَی الْقَلِیْبِ ط

ترجمہ: یعنی شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے تجھ کو رسوا کیا، یہ اس امت کا فرعون ہے، کھینچ کر اسے گڑھے میں کردو) پھوڑے اور مار کے نشانوں کے متعلق فرمایا کہ یہ پھوڑے اور نشان فرشتوں کے کوڑوں سے ہوئے ہیں۔

تدفین شہداء ابرار و مقتولین کفار

تیرہ ۱۳ شہداء کرام رضی اللہ عنہم بعد نماز جنازہ اپنے پہنے ہوئے لباسوں میں دفن فرمائے گئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) حضرت سید الشہداء مہجع بن صالح مہاجر (۲) حضرت عمیر ابن ابی وقاص مہاجر (۳) حضرت عاقل بن عبد یالیل مہاجر (۴) حضرت ذوشمالین ابن عبد عمرو ابن نضلہ مہاجر (۵) حضرت صفوان بن وھب مہاجر (۶) حضرت حارثہ بن سراقہ خرجی انصاری (۷) حضرت عوف بن عفراء خزرجی انصاری (۸) حضرت معوذ بن عفراء خزرجی انصاری (۹) حضرت یزید بن حارث خزرجی انصاری (۱۰) حضرت رافع بن معلیٰ خزرجی انصاری (۱۱) حضرت عمیر بن الحمام خزرجی (۱۲) حضرت سعد بن خثیمہ اوسی انصاری (۱۳) حضرت مبشر بن عبدالمنذر راوسی انصاری رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ چودھویں شہید حضرت عبیدہ بن حارث مہاجر رضی اللہ عنہ، اس معرکہ میں سب سے پہلے زخمی ہونے والے اور سب سے آخر میں جام شہادت نوش فرمانے والے ہیں لشکر اسلام عظمت و منصور کے سفر واپسی میں آپ کا وصال بمقام صفراء ہوا اور وہیں پر آپ کی تدفین پاک ہوئی (آپ کا مزار اقدس موضع صراء سے ڈیڑھ میل ینبع البحر کے راہ میں ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی پر تمام کفار کی لاشیں جو ان کے یاروں مددگاروں بھائیوں فرزندوں نے چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی تھی، سب ایک گہرے غار

میں دبادی گئیں، بجز جسیم سردار امیہ بن خلف کی پھول کر گلتی ہوئی لاش کہ جس کا ہٹانا دشوار تھا جہاں وہ پڑی تھی وہیں خاک میں ڈھانپ دی گئی بعد از دفن حضور نبی کریم ﷺ مدفن کفار پر تشریف فرما ہوئے اور کفار کے ایک ایک سردار کا نام لے کر یوں

☆ مخاطب فرمایا:

هَلْ وَجَدْتُّمْ وَعْدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّیْ وَجَدْتُّ مَاوَعْدَنِیْ رَبِّیْ حَقًّا

ترجمہ: ''کیا تم نے اس وعدہ کو جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا (یعنی شکست کا وعدہ) سچا پایا؟ تحقیق میں نے اس وعدہ کو سچا پایا ہے جو میرے رب نے مجھ سے کیا تھا۔''

☆ پھر فرمایا:

یَآ اَهْلَ الْقَلِیْب بِئْسَ عَشِیْرَةَ النَّبِیِّ کُنْتُمْ لِنَبِیِّکُمْ کَذَّبْتُمُوْنِیْ وَصَدَّقَنِیَ النَّاس ط وَاَخْرَجْتُمُوْنِیْ وَاٰوَانِیَ النَّاس ط وَقَاتَلْتُمُوْنِیْ وَنَصَرَنِیَ النَّاسُ ط

ترجمہ: اے گڑھے میں پڑے ہوئے لوگو تم اپنے نبی کے بہت برے قرابت دار تھے تم نے مجھے جھٹلایا اور دوسروں نے میری تصدیق کی تم نے مجھے اپنے وطن سے نکالا اور دوسروں نے مجھے پناہ دی تم نے میرے ساتھ جنگ کی اور دوسروں نے میری مدد کی۔''

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو محو حیرت یہ کلام سن رہے تھے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو اب مردے ہیں یہ کیا سنیں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر تم زندہ لوگ میرا یہ کلام ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن یہ جواب نہیں دے سکتے، یہ اپنی برائیوں کے برے انجام پر اب پچھتا رہے ہیں۔

اس کے بعد شکر گذار اسلامی مجاہدوں نے اپنی دنیا و آخرت کے سالار اعظم حضور رسول مکرم ﷺ کی اقتداء میں باجماعت نماز ظہر اور کچھ آرام کے بعد باجماعت نماز عصر ادا کی اور سامان غنیمت اور گرفتار شدہ قیدیوں کے ساتھ مقام بدر سے کوچ فرمایا۔

منافقوں کا تحیّر وغمِ کفار کا رنج وماتم

اغیار کی نظر میں اس جنگ کا نتیجہ اتنا حیرت انگیز تھا کہ وہ مسلمانوں کی فتح ماننے کو بالکل تیار نہ تھے، جب غازی بدر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، نوید فتح سنانے تیز رفتار ناقہ پر مدینہ منورہ پہنچے تو مشرکوں منافقوں یہودیوں میں سے کسی نے اس خبر کو سچ نہ مانا بلکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو خوف زدہ بزدلی سے میدان معرکہ سے بھاگ آنیوالے قرار دیا حتّٰی کہ جب دودن بعد مظفر ومنصور لشکر اسلام مع ستر قیدیوں اور کثیر مال غنیمت کے داخل مدینہ منورہ ہوا تو ان حاسد مشرکوں منافقوں یہودیوں کے حیرت کی انتہا نہ تھی۔

اسی طرح جب لشکر کفار سے خیسمان خزاعی نے سب سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ کر شکست کی دل چاک خبر سنائی اور مقتول سرداروں کی فہرست بیان کی اور قیدیوں کے نام بھی بتائے تو اہالیان مکہ مکرمہ نے اس کے ایک لفظ کو بھی سچ نہ مانا اور اس کو پاگل سمجھ کر ٹھٹھا کرنے لگے حتّٰی کہ جب یکے بعد دیگرے لشکر کے لوگ واپس پہنچے اور خیسمان کے بیان کی پوری تصدیق ہوئی تو مکہ مکرمہ کے ہر گھر میں ماتم کا کہرام مچ گیا۔

اہمیت فتح اسلام

اس فتح کی شہرت نے جزیرۃ العرب کے طول وعرض میں اسلام کی صداقت کا سکہ بٹھادیا، بہت سے کافر لشکریوں نے فرشتوں کا نزول اور آسمانی امداد کا پہنچنا دیکھا تھا تو اسلام کی صداقت کے متعلق ان کے دلوں میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہا پس ان میں سے بعض یکے بعد دیگرے خود بخود مدینہ منورہ میں حاضر دربار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوکر داخل اسلام ہوئے اور بعض نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت بھی اختیار فرمائی اور عرب کے قبائل بھی بہ رضا ورغبت پیش قدمی کر کے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے لگے شوق سے جوق در جوق داخل اسلام ہونے لگے، مقام شریف بدر میں بجائے بجھنے کے

نوراسلام کواور فروغ حاصل ہوا، سورۃ صف آیۃ مبارکہ میں ہے۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِوُ نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (پ۲۸)

ترجمہ: ''وہ ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں، لیکن اللہ تعالیٰ اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر برا مانیں۔''

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

فضیلت اصحاب بدر

رِضْوَانَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن

باتفاق جمیع ائمہ اہل سنت والجماعت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام صحابہ میں افضل ترین ہیں، چاروں خلفاءِ راشدین بھی اور باقی چھ حضرات عشرہ مبشرہ بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم شاملِ غزوہ بدر ہیں۔ حضرات اصحاب بدر رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خاص فضیلت اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ مہاجر رضی اللہ عنہ سے اس خفیہ مراسلہ کے متعلق پرسش فرمائی جو انہوں نے احسان کے ارادہ سے کفار مکہ کو لکھا تھا جو کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اللہ اور حضور نبی کریم ﷺ اور جمیع مسلمانوں سے خیانت کا جرم کبیرہ تھا اور اس واسطے قابل سزائے قتل تھا اور اس وجہ سے اجازت چاہی تو حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا اے عمر! کیا حاطب بدری نہیں اللہ تعالیٰ نے اصحاب بدر پر خاص توجہ کے ساتھ فرمایا ہے اے اہل معرکہ بدر تم جو چاہو سو کرو تمہارے لئے جنت واجب کردی گئی ہے میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ اصحاب بدر رضی اللہ عنہم اجمعین کی خاص عزت فرماتے تھے ایک وقت چند بدری اصحاب رضی اللہ عنہم ایسے وقت حاضر دربار تاجدار کونین ﷺ ہوئے کہ مجلس مبارک دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھری تھی سلام کا جواب دینے کے بعد اہل مجلس اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہی رہے اور حضرات اہل بدر رضی اللہ عنہم کو کسی نے جگہ نہ دی تو حضور سید العالمین ﷺ کو بار خاطر ہوا اور اپنے نزدیک والے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہٹا کر بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے متصل خاص شرف سے بٹھایا۔ ہٹائے جانے والے اصحاب دل میں گراں خاطر ہوئے تب بارگاہ الٰہی سے سورۃ مجادلہ کی گیارھویں آیۃ کریمہ کا نزول ہوا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ. (پ۲۸)

"ترجمہ: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو، اللہ تعالیٰ تمہیں جگہ دے گا۔"

حضور سید عالم ﷺ نے اس روز اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کا جو خاص اکرام فرمایا اس کی پسندیدگی مسلمانوں پر یوں رب ذوالجلال والاکرام نے ظاہر فرمائی۔

اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم کی خاص فضیلت حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک خزرجی انصاری بدری رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بدری صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا کیا مرتبہ ہے تو جواب میں سید العالمین ﷺ نے فرمایا کہ وہ سب مسلمانوں میں افضل ترین مانے جاتے ہیں تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ جو ملائکہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ تمام ملائکہ میں معزز ترین شمار کئے جاتے ہیں۔

يَوْمُ الْفُرْقَانْ کے بعد شہدا محترم کی فرحت کا اظہار خود اللہ تعالیٰ نے بہت معظم ومکرم الفاظ میں سورۃ بقرہ کے انیسویں رکوع کی دوسری آیۃ کریمہ میں یوں فرمایا ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ٥ (پ۲)

ترجمہ: ''اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں خبر نہیں۔''

پھر ایک سال بعد یعنی ماہ شوال سن ۳ھ ہجری کے غزوۂ احد کے بعد آیۂ کریم مذکورہ کی تفسیر کے طور پر سورۃ آل عمران کی آیات شریفہ شمارہ ایک سو انہتر ۱۶۹ تا ایک سو اکہتر ۱۷۱ رکوع کی آخری آیات کا نزول ہوا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۙ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ ط (پ۴)

ترجمہ: جو اللہ کی راہ میں مارے گئے (یعنی شہداء کرام کو ہرگز مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں اپنے رب سے رزق پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے، اور خوشیاں منارہے ہیں اپنے پچھلوں کی ملاقات پر جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں انہیں نہ کچھ اندیشہ ہے نہ غم، اللہ تعالیٰ کی نعمت پر خوشیاں مناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ شہیدوں کی ارواح سبز جنتی پرندوں کے قلوب میں مقیم ہیں اور وہ جنت کی سیر میں مشغول رہتے ہیں اور وہ جنت کے میوے کھاتے ہیں جنت کی نہروں کا پانی پیتے ہیں ان کے بسیرے کے لئے عرش مجید کے سایہ میں قندیلیں لٹکائی ہیں جن میں وہ آرام کرتے ہیں انہیں نہ کوئی فکر ہے نہ خوف نہ خطرہ۔

اَللّٰهُمَّ اَدِمْ دِيَمَ الرِّضْوَانِ عَلَيْهِمْ وَاَمِدَّنَا بِالْاَسْرَارِ الْعَيْ اَوْدَعْتَهَا لَدَيْهِمْ

ترجمہ: "یااللہ ان پر تیری دائمی رضا قائم رکھ اور ہماری مدد فرما ان اسرار سے جو تو نے نہیں انجشا ہے۔"

تصرفات وکراماتِ اصحاب بدر

رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضرت جعفر ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ ان کے والد نے ان کو وصیت فرمائی کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت رکھے اور خاص اہل بدر ذوالکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی سے توسل کرتا رہے۔ کہ ان کے ذکر کی برکت سے دعا قبول ہوتی ہے، علامہ درانی وعلامہ شیخ عمر جمال مکی وغیرہ نے فرمایا کہ اصحاب بدر رضی اللہ عنہم اجمعین کا جہاں بھی ذکر ہو وہاں جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ بعض علماء کرام کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے صرف اسماء گرامی اصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی برکات سے درجات ولایت حاصل کئے ہیں مریضوں نے دیرینہ اور مہلک امراض سے شفاء پائی ہے مسافروں تاجروں، دولتمندوں نے درندوں، چوروں، لٹیروں سے امن پائے ہیں مفلس غنی ہوگئے ہیں، قیدیوں نے قید سے رہائی پائی ہے نہایت تیز طوفانوں میں جہاز سلامت بچ گئے ہیں بے روزگاروں کو روزی نصیب ہوئی ہے، الغرض ہر قسم کی جائز مرادیں حاصل ہوتی رہی ہیں اہم امور میں بعض بزرگوں نے تجربہ کیا ہے کہ اسماء اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا پڑھنا یا لکھ کر پاس محفوظ رکھنا موجب برکات وباعث اجابت دعا ثابت ہوا ہے۔

حضرت زید بن عقیل رحمۃ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ انہوں نے ملک مغرب (افریقہ) میں ایک تاجر کو کثیر مال تجارت کے ساتھ ایک ایسے راستے سے آتے ہوئے پایا جو چوروں اور وحشی جانوروں کا مشہور راستہ تھا جس میں کئی لوگ لٹ گئے تھے اور کئی

جانیں تلف ہوگئی تھیں لیکن یہ تاجر تنِ تنہا صرف ایک غلام کو ساتھ لئے خیریت سے آیا تھا ہماری حیرانی کی حد نہ رہی کہ یہ کیسے جان و مال کے امن کے ساتھ رہا، میرے والد نے اس سے دریافت کیا تو اس نے بیان کیا کہ میں اس خطرناک راستہ میں اس لشکر کے ساتھ گذرا ہوں جس لشکر کے ساتھ حضور انور اقدس سید العالمین ﷺ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ کامیاب مقابلہ فرمایا تھا۔ یعنی حضرات عالی قدر اصحاب بدر رضی اللہ عنہم اجمعین کا مظفر و منصور لشکر میرے ساتھ تھا اسلئے مجھے نہ کسی ڈاکو کا خوف تھا نہ چور کا نہ وحشی درندے جانور کا اور نہ کسی ڈاکو یا چور یا وحشی درندے نے مجھ تک پہنچنے کی جرأت کی اس بیان پر میرے والد نے اس تاجر کو قسم دے کر مفصل بیان بتانے کے لئے کہا تو اس نے سنایا کہ چند سال قبل تک میں خود ڈاکوؤں کا سردار تھا ایک رات ایک بڑے دولتمند تاجر کے قافلہ پر ہم نے حملہ کیا کہ جس کے ساتھ بیش قیمت تجارتی مال تھا اور صرف چند محافظ ساتھ ہمارے پہلے ہی حملہ میں ہمارے دس آدمی مارے گئے، اس تاجر نے ہمیں متوجہ کر کے پوچھا کہ اس حملہ سے تمہارا کیا مطلب ہے ہم نے جواب دیا کہ ہمیں تیرا مال چاہئے، اس نے جواب دیا کہ تم وہ ہرگز حاصل نہ کرسکو گے کیونکہ میرے ساتھ حضرات ذوالقدر اصحاب بدر رضی اللہ عنہم ہیں۔ ہم نے کہا ہم اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کو نہیں جانتے، تب تاجر نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی پڑھنے لگا، ناگاہ ہوا کا ایک نہایت تیز جھونکا جاری ہوا ہتھیاروں کی آواز، نیزوں کی جھنجھناہٹ سنائی دی اور یہ بھی سنا گیا کہ کوئی کہتا ہے کہ جمیل کے ساتھ حضرات اہلِ بدر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا استقبال کرو، ہم پر ہیبت طاری ہوئی اور ہم نے عقاب جیسے لوگ تیز رفتار گھوڑوں پر سوار دیکھے جنہوں نے ہمیں گھیر لیا اور آن واحد میں میرے مزید رفقاء مارے گئے میں نے خوف زدہ ہو کر اس تاجر کو پکارا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے بھی امان مانگتا ہوں اور اپنے بدافعال سے توبہ کرتا ہوں، تب وہ تاجر امن سے جانے لگا اور گھڑ سوار لشکر بھی غائب ہو گیا میں

نے اس تاجر سے التجا کی کہ وہ مجھے بھی اصحاب بدر کے اسماء گرامی سکھادے، اس نے یہ نام مجھے سکھادیئے اس روز سے آج تک خواہ سمندر ہو خواہ زمین مجھے کسی سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور اب میں چوروں اور درندوں کے خطرناک مشہور راستہ سے ان ہی اصحاب محترم غزوۂ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی پڑھتا ہوا آیا ہوں، اس طرح وہ مقدس حضرات میرے ساتھ رہے جس ڈاکو یا چور یا وحشی درندے نے مجھے دیکھا میرے راستہ سے ہٹ گیا

اَللّٰھُمَّ اَدِمْ دِیْمَ الرِّضْوَانَ عَلَیْھِمْ وَاَمِدْنَا بِالْاَسْرَارَ الَّتِیْ اَوْدَعْتَھَالَدَھُیْم

منقول ہے کہ ایک دولتمند شخص حج کے لئے روانہ ہوا ڈاکو اس کے مکان کی چھت پر چڑھے تو مکان کے اندر ہتھیاروں کی جھنکار سنی اور ڈر کر بھاگ گئے مگر دوسری رات بھی ان کو ایسا ہی تجربہ ہوا پھر اس گھر میں داخل ہو کر چوری کرنے کی جرأت نہ کی جب وہ صاحب حج سے واپس ہوا تو ڈاکوؤں کے سردار نے اس سے ملاقات کی اور پوچھا کہ تم نے اپنے گھر کی حفاظت کس کے ذمہ کی تھی اس نے جواب دیا کہ میں نے وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (پ۳) ترجمہ: ''اس کو یعنی اللہ کو انکی حفاظت گراں نہیں گزرے گی اور وہ بڑے مرتبہ والا ہے۔'' اور اسماء اقدس اصحاب بدر رضی اللہ عنہم اجمعین ایک کاغذ پر لکھ کر دروازہ کی چوکھٹ میں رکھ دیا تھا اور بس۔

اَللّٰھُمَّ اَدِمْ دِیْمَ الرِّضْوَانَ عَلَیْھِمْ وَاَمِدْنَا بِالْاَسْرَارَ الَّتِیْ اَوْدَعْتَھَا لَدَھُیْم

نیز منقول ہے کہ ایک بڑی بادبانی کشتی جس میں بہت مسافر سوار تھے (ملک مغرب) کی بندرگاہ سے روانہ ہوئی، دورانِ سفر سمندر میں بہت بڑا جوشیلا طوفان آگیا اور اونچی اونچی موجیں کشتی کو اچھالنے لگیں حتّٰی کہ غرق ہونے کا اندیشہ سب مسافروں کو ہو گیا اور آہ زاری کے ساتھ توبہ او دعا میں مشغول ہوئے سوا ایک صاحب دل بزرگ کے جو بے فکر سوئے پڑے تھے کسی نے ان کو جگایا وہ کانپتے ہوئے اٹھے اور زبان پر

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

کا ذکر تھا، ان کی توجہ طوفان کی طرف کرائی گئی تو انہوں نے ایک ٹکڑا کاغذ کا عنایت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اس کو کشتی کے آگے کے حصہ میں رکھ کر جدھر سے ہوا چل رہی تھی اسی رخ کشتی کو چلائیں دفعتاً دیکھا گیا کہ ایک شخص سمندر کو چیرتا پہنچا اور اپنے زور بازو سے کشتی کو کھینچ کر خشکی کی طرف ریت پر چڑھا دیا دوسرے دن جب طوفان تھم گیا تو کشتی والوں نے کشتی کو کھینچ کر پانی میں پہنچادیا، بعد کشتی سلامتی سے روانہ ہوئی اور خیر و عافیت کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچ گئی اس کاغذ کو پڑھا گیا تو دیکھا اس میں اسمِ ذوالقدر اصحابِ غزوہ بدر رضی اللہ عنہم لکھے تھے اور بس۔

اَللّٰھُمَّ اَدِمْ دِیَمَ الرِّضْوَانَ عَلَیْھِمْ
وَاَمِدَّنَا بِالْاَسْرَارَ الَّتِیْ اَوْدَعْتَھَا لَدَیْھِمْ

مناظر و مآثر بدر شریف

مہ و انجم پہ اس مٹی کے ذرے مسکراتے ہیں
زبانِ حال سے ماضی کے افسانے سناتے ہیں

بدر شریف آج کل محدود اختیارات والے ایک اعزازی موروثی امیر کا مقام ہے جو شریف بدر کہلاتا ہے، اس گاؤں میں جو کھجور کے باغات ہیں وہ سب اس کی جاگیر ہیں یہاں حکومت کا ایک چھوٹا سا دواخانہ ہے اور ڈاک خانہ بھی ہے اور لڑکوں کا ابتدائی مدرسہ بھی حکومت سعودیہ نے یہاں لاسلکی ٹیلیگراف کا دفتر بھی قائم کیا ہے اور پولیس کا تھانہ بھی پٹرول کمپنی والوں نے پٹرول کا پمپ بھی لگایا ہے، قہوہ خانے ہیں، قیام کے لیے کسی ایک قہوہ خانے میں جگہ یا قہوہ خانہ والوں کے ذریعہ کوئی مکان دو چار یوم تک

کے لئے کرایہ پر بھی حاصل کر سکتے ہیں بازاری سودا، سلف صرف جمعہ کو خرید تے ہیں جبکہ اس گاؤں میں خرید وفروخت کا ہفتہ وار میلہ لگتا ہے اور اطراف واکناف کے تاجران ومشتریان جمع ہوتے ہیں ہفتہ وار بازار میں اس وادی کی پیداوار کھجور شہد، روغن بلساں اور موسم میں تربوز وخربوزہ خرید سکتے ہیں اور نیز انڈے مرغ، بکریاں دنبے بھی فروخت ہوتے ہیں۔

حکومت سعودیہ نے جدہ ومدینہ منورہ کے درمیان موٹروں کیلئے پختہ سڑک تعمیر کی ہے وہ رابغ سے آگے مستورہ، بئیر شیخ سے ہوتی ہوئی وادی بدر، وادیٔ صفراء وادیٔ حمراء، وادیٔ خیف میں سے گذر کر مسجید اور روحاپر سے آگے مدینہ منورہ کی طرف جاتی ہے حجاج اب آسانی سے تیرہ شہداء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت مقام بدر میں اور چودھویں شہید محترم حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی زیارت مقام صفراء میں کر سکتے ہیں، وادی صفراء قبیلہ غفار کی وادی ہے موضع واسطہ کے لوگ ایک قبر کی زیارت یہ کہتے ہوئے کراتے ہیں کہ یہ مشہور مقرب صحابی حضرت ابوذر غفاری کا مزار ہے مستند کتب سیر وتاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مزار ربذہ میں ہے، جو مدینہ منورہ کے شمال میں تقریباً پچاس میل دور ہے جہاں ان کا انتقال ہوا۔

بدر شریف میں قبور شہداءِ عالیمقام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علاوہ وسیع میدان جنگ اور وہ ٹیلہ جس پر مسجد عریش ہے مآثر مبارک ہیں، اس چھوٹے ٹیلہ کی چوٹی پر ایک بالکل چھوٹی سی مسجد ہے جو مسجد نصر ومسجد اجابہ ومسجد فتح کے تین نام رکھتی ہے یہ مسجد خاص اسی مقام مبارک پر ہے جہاں یوم الفرقان کو رشک قصور کسریٰ وقیصر وخاقان حضور معدن النور والفیضان تاجدار عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور کے پتوں کا عریش مبارک تھا جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عین لڑائی کے درمیان فتح اسلام کے لئے دعا مانگی تھی اور جہاں امداد ملائکہ بھیجنے کا فرحت بخش پیام لیکر سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا نزول مبارک ہوا تھا تنگی جگہ کے باعث مسجد بہت ہی چھوٹی ہے اس مسجد سے چند ہی قدم

نیچے اسی ٹیلہ پر تھوڑی سی مسطح اور عریض جگہ پر مسجد عریش نامی اس گاؤں کی پختہ عمارت والی مسجع، یہی نام یاد دلاتا ہے کہ عریش مبارک اسی ٹیلہ پر تھا، نماز جمعہ کے موقع پر کہ وہ بازاری میلہ کا بھی دن ہوتا ہے مسجد عریش بمعہ صحن نمازیوں سے خوب بھر جاتی ہے وادی بدر کے شمالی گھاٹیوں سے جاری ہونے والی ایک گز عرض والی نہر اس گاؤں کے وسط میں سے گذرتی ہوئی مسجد عریش کے سامنے سے بہتی ہے اور وضو وغیرہ کے لئے پانی مہیا کرتی ہے، اس نہر کو اوپر سے ڈھانپ کر ممصی (syphon) اصول پر اس ٹیلہ پر اس کو ایام قدیم میں چڑھایا گیا ہے اس نہر کا پانی قدرے نمکین ہے اور اکثر یہی پانی پیا جاتا ہے گاؤں کے باہر میدان جنگ کے کنارے وہ کنواں ہے جس پر لشکر اسلام نے بدر پہنچتے ہی قبضہ کرلیا تھا، اس کنویں کا پانی لذیذ وشیریں ہے قہوہ خانوں میں میٹھا پانی ملتا ہے جو مدینہ منورہ سے منگوایا جاتا ہے۔

قبورِ شہداءِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر راتوں میں نورانی شعاعیں چمکتی نظر آتی ہیں بخلاف اس کے اس قلیب (گڑھے) جو مدفن کفار ہے راتوں میں دیجوری سیاہی چھائی رہتی ہے۔ عدوۃ الدُّنیا کے جانب ایک ریت کا پہاڑ ہے جو عجیب کرشمہ قدرت ہے وادیٔ بدر کے مشرقی حد پر جو پہاڑوں کا سلسلہ ہے یہ ریت کا پہاڑ اسکی ایک درمیانی کڑی ہے اس ریت کے پہاڑ کے دونوں جانب خالص پتھریلے پہاڑوں کا سلسلہ ہے اس درمیان ریت کے پہاڑ کا مقامی نام قسز ہے جو غالباً لفظ قوس کی خرابی ہے چونکہ پہاڑی سلسلہ کی یہ کڑی قریباً قوس ہی کے شکل کی ہے۔ اس قوس یعنی پہاڑ کی چوٹی مثل چاقو یا تلوار کی نوک کے باریک دھار والی ہے باوجود تیز ہوا کے جو ہر وقت چلتی رہتی ہے اس پہاڑ کی ریت پھیلتی نہیں اڑتی نہیں لیکن اپنے مقام پر ثابت رہتی ہے اس کی ریت کو اگر کوئی کرید کرید کر دیکھے بھی تو پتھر کجا کوئی کنکر بھی نظر نہیں آتا صدیوں سے یہ ریت کا یوں اپنی جگہ عام قانونِ قدرت کے خلاف رہنا عجیب کرشمۂ قدرتِ الٰہی ہے نہ صرف اس لئے یہ پہاڑ قابلِ زیارت ہے بلکہ اس پہاڑ سے مختلف اوقات میں

عموماً فجر وعصر کے اوقات میں اور بلا ناغہ جمعہ کی رات جنگ کے طبل کی آواز صاف سنائی دیتی ہے جس وقت ہوا کا رخ مغرب کی جانب سے ہو گاؤں میں بیٹھے ہوئے بھی یہ آواز سن سکتے ہیں ثقہ محققین مثل علامہ شامی علامہ عمر جمال مکی، امام مرجانی وغیرہ نے تسلیم کیا ہے کہ یہ فتح اسلام کے شادیانے ہیں جو بدری ملائکہ بجاتے ہیں، اہل بدر کے علاوہ زائرین بھی آج تک یہ جنتی طبل کی آواز صاف سنتے آرہے ہیں گو بجانے والے نظر نہیں آتے مؤلف کتاب اوراس کے رفقاء نے بھی یہ آواز سنی ہے۔

تتمہ

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (پ ۳۰) (سورۃ بروج سولھویں آیۃ شریف اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے) پس رب العالمین کی خاص مرضی تھی کہ ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری کو بمقام اقدس بدر وکفر واسلام کے درمیان یہ فیصلہ کن جنگ ہو جیسا کہ خود حق سبحانہ وتعالیٰ کا اقرار ہے (سورۃ انفال ساتویں وآٹھویں آیۃ شریفہ)

وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ تَکُوْنُ لَکُمْ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکَافِرِیْنَ ۙ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ج (پ ۹)

ترجمہ: اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا تھا کہ اپنے احکام سے حق کا حق ہونا عملاً! ثابت کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے تا کہ سچ کو سچا ظاہر کرے اور جھوٹ کو جھوٹا خواہ مجرمین برا مانیں) پس اللہ تعالیٰ کے پاس حملہ آور کفار قریش قابل سزا مجرم تھے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے انہیں دنیاوی سزا اصحاب بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاتھوں دلوائی اور آخرت میں جہنم کی آگ کی مزید سزا بھی مقرر فرمائی ہے جیسا کہ بدری کفار مکہ مقتولین کے متعلق

سورۃ انفال کی تیرہویں اور چودھویں آیہ مبارکہ میں رب العزت نے فرمایا ہے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ج وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ذٰلِکُمْ فَذُوْقُوْہُ وَاَنَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ (پ۹)

ترجمہ: یہ سزا اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ یعنی یہ عذاب تو اب چکھو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب بھی ہے۔

پس چودہ سو سالہ اسلام کے پودے کو جو یوم الفرقان تک بالکل ننھا سا اور نحیف تھا اللہ عزوجل نے چودہ شہدائے کرام اور کئی زخمی غزیان ذی احترام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ان کے نفیس ولطیف وطاہر وفاخر خون سے آبیاری کروائی۔ جمیع اصحاب غزوہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے متفقہ جانباز کوشش کروا کر ستر کفار کے نجس و پلید خون کی کھاد اس پودے کو فراہم کروائی حتّٰی کہ آگے چل کر یہ پودا بہت تر وتازگی سے نشو ونما پانے لگا اور تیزی سے بڑھنے لگا اور خوب پھلا پھولا، یوم الفرقان تک دنیا بھر میں شاید دو تین ہزار مسلمان تھے لیکن حضور ﷺ کی دنیاوی حیات کے باقی ساڑھے آٹھ سال میں قریباً تمام جزیرۃ العرب میں اسلام پھیلنے کے علاوہ بیرون ملک عرب میں بھی ہر طرف مثل بے پناہ سیل دین اسلام پھیلنا شروع ہوا حتّٰی کہ آج روئے زمین کا کوئی گوشہ نہیں کوئی چپہ نہیں جہاں مسلمان نہ ہوں، ایک عرب سے زیادہ مسلمان آج دنیا میں پائے جاتے ہیں دنیا بھر کی نصف سے زیادہ آبادی آج کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط پڑھتی ہے۔

بدر کی اس عظیم الشان فتح سے چھ سال بعد رمضان شریف سن ۸ ہجری میں جب مکہ معظمہ فتح ہوا اس وقت تک قریش سخت سے سخت دشمنان اسلام وتشنگان خون حضور سید الانام ﷺ جو تھے مثل ابوسفیان بن حرب وابوسفیان بن حارث وعکرمہ بن ابوجہل وغیرہ بمعہ ان کے متبعین داخل اسلام ہوئے اور فدایان وجاں نثاران حضور رسول اکرم

ﷺ ہو کر حنین وطائف وتبوک کے غزوات میں ہمرکاب رہنے کا شرف حاصل کیا اللہ وحدہٗ لاشریک پر یوم حساب وجزا پر اصول مساوات انسانی پر آغاز میں ایمان نہ لائے۔ قریش آخر کار اصنام سے منہ موڑ کر جب داخل اسلام ہوئے ان کا جو اندیشہ تھا کہ قبائل عرب میں ان کا شرف واعزاز واعلیٰ رتبہ باقی نہ رہے گا۔ صاف غلط ثابت ہوا بلکہ ان کا شرف واعزاز ومرتبہ پہلے سے زیادہ بلند ہوگیا۔ خلفاء راشدین وبنوامیہ وبنوعباس کی خلافت وامارت کے نوسوسالہ عرصہ میں قریش نہ صرف تمام ملک عرب پر اور تمام قبائل عرب پر بے گماں حکمراں رہے۔ بلکہ ایشیا یورپ میں (مشرق میں) سواہندوستان سے (مغرب میں) سوا ہسپانیہ تک اور افریقہ میں (مشرق میں) سواحل سے سواحل مراکش تک کے عناں ہائے حکومت کے خداد قبضہ سے مشرف معزز وممتاز رہے اور آج تک بھی تمام عالم اسلام میں قریش کی توقیر عزت ہے قول اللہ تعالیٰ ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط

(پ ۲۸ سورۃ منافقون آیت ۸)

اور عزت ہے صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اور مومنوں کو دعا ہے کہ ان اصحاب غزوہ بدر غازیان مکرم وشہید ان محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور انکے سپہ سالار اعظم حضور سیدنا ونبینا ﷺ کے خاص طفیل سے مولائے کریم قادرِ مطلق ذوالجلال والاکرام مؤلف رسالہ ہذا کو اور اس کے والدین اقربا کو اور اس کے استادوں اور مشائخوں کو اور جمیع ناظرین وقارئین وسامعین کتاب ہذا کو دشمنان دین وایمان ودشمنان عزت جان ومال سے اور ہر قوم کے ارضی وسماوی آفات وبلیات سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہمارے دینی ودنیاوی دامان مراد کو گوہر مقصود مالا مال فرما کر نوازتے ہوئے ہمیں تادم واپسیں صراط مستقیم پر خوب ثابت قدم رکھے ہر لحظہ ہر قسم کے صغیرہ کبیرہ گناہوں سے دور محفوظ اور صالح اعمال وافکار اذکار کی سعادت سے ممنون ومبر افرمائے۔ خاتمہ بالخیر ایمان پر فرمائے اور ہمارے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو اپنے خاص

لطف وکرم سے بخش کر فرداء محشر اپنی رحمت کے سایہ سے نوازے اور اپنے دیدار پاک سے ہمیں مشرف وممتاز وسربلند فرمائے۔

امین یارب العالمین، یاخیرالنّاصرین، یا ارحم الراحمیین ! یااکرم الااکرمین ! بجاه سیدنا ونبینا وشفیعنا ومولینا طٰه ویٰسٓ صلی الله علیه وعلی اٰلهٖ واصحابهٖ اجمعین بعد دکُلّ ذرّةٍ مِاْ اَلفَ اَلفِ مرّةٍ الیٰ یوم الدین ط

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ ط

اکثر مؤرخینِ معرکہء بدر کا اتفاق ہے کہ میدان جنگ میں فقط تین سو تیرہ 313 اصحاب کرام کی شرکت تھی اور بہ نفس نفیس شاملِ معرکہ نہیں ہونے والے گیارہ مزید اصحاب عالی مقام رضی اللہ عنہ کا بھی شمار شاملین غزوہ میں حضور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جن میں نو حضرات بہ تعمیل ارشادات آنحضور ﷺ خاص خدمات پر اس روز مامور تھے، ایک صحابی حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ دوران سفر لشکر میں ٹھوکر لگنے سے زخمی ہو گئے تھے انہیں واپس مدینہ منورہ روانہ فرمایا تھا اور ایک صحابی حضرت سعد بن رضی اللہ عنہ روانگی کے لئے تیار ہونے کے بعد اور کوکب اسالمی کے سفر سے پہلے رات میں قضاء الٰہی سے واصل بحق ہوئے۔ ان گیارہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کو بھی مال غنیمت سے نبی کریم ﷺ نے حصہ عطا فرمایا، جب مؤرخین نے اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم کی فہرستیں تیار کیں تو کسی ایک مورخ کے بعض نام دوسروں کی فہرستوں میں نہ پائے گئے۔ ابن سیدالناس (متوفی ۷۳۴ ہجری) نے اپنی مستند کتاب سیرت مسمّیٰ عیون الاثر میں تمام مورخین سلف کی فہرستوں کا ذکر کرتے ہوئے غیر متفق اسماء پر اپنی آراء لکھی ہیں۔ اس کتاب سے علامہ شیخ عبداللطیف بقاعی نے جملہ تین سو تریسٹھ ۳۶۳ اسماء گرامی اخذ کئے ہیں اور علامہ شیخ طٰہٰ ابن شیخ مھنا الجبرینی (شارح صحیح بخاری شریف) نے علامہ بقاعی کی

فہرست کی تصدیق فرماتے ہوئے اپنی شرح تحریر کی ہے، نیز اپنی منظومہ جالیہ الکدر فی فضل اھل بدر میں علامہ سید جعفر برزنجی مدنی نے اور اس منظومہ کے شارح علامہ شیخ عبدالہادی نجا الابیاری نے اور رسالہ تُحفَہ سَنِیَّۃ وَنُبذَۃ بَھِیَّۃ کے مؤلف عالم جلیل شیخ عبدالرحمٰن القبانی نے اور رسالہ جالیۃ الاکدر و۔ السَّیفُ البَتَّار (مؤلف العالم العالمہ شیخ خالد شہرزوری نقشبندی مجددی نے بھی تین سو تریسٹھ اصحاب سے توسل کرنا پسند فرمایا ہے تو ہم پر بھی لازم ہوا کہ اس کتاب میں تین سو تریسٹھ اصحاب عالی مقام کا ذکر مبارک ہو۔ جاننا چاہئے کہ جو شاملین جنگ اس فہرست میں نیک بہ سبیل احتیاط داخل ہوں (خواہ وہ کوئی ہوں) وہ بھی ۱۷ رمضان المبارک سن ۲ ہجری کے قبل اسلام قبول فرمائے ہوئے سابقین الاولین جلیل الرتبہ صحابہ کرام ہیں جن کی عزت وحرمت وتعظیم وتکریم بھی ہم پر واجب ہے اور ان سے بھی توسل یقیناً باعث برکت وقبولیت ہے بعض اصحاب کی منقبت صرف ایک جملہ میں ختم ہوئی ہے وہ حضرات عالی مرتبت نے غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی گو بہت سی متعلقہ کتب میں ڈھونڈا گیا لیکن اس سے زیادہ ایسے فضیلت انتساب حضرات کے متعلق کچھ نہ معلوم ہوا۔ تمام آئمہ دین اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں جو افضل ترین ہیں وہ چہار خلفائے راشدین ہیں اور ان کے بعد باقی چھ ۶ حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اوران کے بعد باقی اصحاب غزوۂ بدر رضی اللہ عنہم ارپھر اصحاب غزوۂ احد رضی اللہ عنہم اوران کے بعد اصحاب بیت الرضوان رضی اللہ عنہم، چاروں خلفاء راشدین اور سب حضرات عشرۂ مبشرہ رضی اللہ عنہم اجمعین شاملین غزوۂ بدر ہیں۔ اس لئے بہ لحاظ رفعت ومرتبت اعلیٰ اور نیز بہ امید رحمت وبرکت اسم اشرف واقدس واطہر وانور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام کے بعد دس حضرات عالی مقام عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب عالی مراتب کا ذکر ہوگا بعد ازاں بہ ترتیب ابجد باقی تمام اصحاب کرام بدر رضی اللہ عنہم کا لیکن جو اصحاب محترم صرف کنیت سے مشہور گذرے ہیں ان کا ذکر مبارک آخر میں ہوگا۔

لشکر اسلام

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ط سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (پ۲۶ فتح ۴ رکوع)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور باہم آپس میں رحمدل تم ان کو دیکھو گے رکوع اور سجدے کرتے ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضامندی چاہتے ہیں جس کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدوں کے اثر سے۔

سالارِ اعظم مجاہدین اسلام

سید نا ونبینا وشفیعنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی نام و نشاں ہمارا
(اقبال)

اس افضل واکمل واشرف سید جمیع مخلوق عالمین ﷺ کے مناقب کے بیان کے لئے ہزاروں دفاتر ناکافی ہیں آئمہ عظام وعلماء کرام سلف وخلف تک بھی حضور پُر نور ﷺ کے پورے اوصاف مبارک بیان کرنے سے عاجزی کا اقرار فرمایا ہے پس یہ مؤلف ناچیز امی امتی کا وہ حوصلہ کہ ذرہ بھر بھی حضور والا ﷺ کی منقبت بیان کر سکے، اس لئے آنحضور ﷺ کے صفات طاہرہ وجمیلہ وکمالاتِ باہرہ وجلیلہ میں سے نمونہ از چند قرآنی الفاظ پیش کرتا ہے اور تجیلا وتبریکا وتکریما وتعظیما حضور نبی کریم ﷺ کے غزوات اور فتوحات کے متعلق چند جملے عرض کرنے پر اکتفا کرتا ہے۔

حضور کے اسماء اقدس والقاب

حضور اکرم ﷺ کے قرآنِ شریف میں دو اسماء اقدس ہیں (۱) محمد (سورۃ آلِ عمران آیت ۱۴۴) (۲) احمد (سورۃ احزاب آیت ۴۰) حضور نبی کریم ﷺ کے معزز و مکرم ومحبوب القاب من جانب اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یہ ہیں۔

یٰسٓ. طٰہٰ. یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ، یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ،

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ، یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ

(جیسے یا آدم یا نوح، یا ابراہیم یا موسیٰ یا عیسیٰ وغیرہ اسماء ذاتی میں سے دوسے انبیاء مرسلین کو خطاب فرمایا ویسا اللہ عزوجل نے آپ کو یا محمد یا احمد سے کبھی ندا نہیں کیا بلکہ محبت بھرے عزت والے القاب سے خطاب فرمایا

حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف وکمالات

حضور انور نور مجسم ﷺ کے بعض اوصاف انوار وکمالات ازہر کو قرآن مجید نے ذیل کے پیارے وعزیز الفاظ میں بیان کیا ہے۔

رَحْمَةً لِّلْعَا لَمِیْن، خَاتَمَ النَّبِیِّنْ، كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا، نَبِیَّ الْاُمِّی، مُعَلِّمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَة، رَسُوْلَ اللّٰه، عبد، كريم، حريص على المومنين، عزين، رؤف، رحيم (صاحب) خلق عظيم، نور، مذكر، شاهد، مبشر نذير، بشيروّ نذيراً، سراجاً امنيراً، داعيًا اِلى اللّٰه (صاحب) وسيله (صاحب) مقام محمود (صاحب) قاب قوسين (صاحب) مزاغ البصر (صاحب) شرح صدر(صاحب) كوثر.

الغرض سورۃ بنی اسرائیل کی ستاسی 87 آیۃ مکرمہ کے ان الفاظ

اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا

(بے شک آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے)

میں رب العزت نے آپ کو جو نہایت عالی شان فضیلتیں عطا فرمائی ہیں ان کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

حضور ﷺ کے ممتاز مراتب عنداللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ ۳۰)

(ترجمہ: ''ہم نے آپ کے ذکر کو بہت بلند کیا ہے'')

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؀ (پ ۱۸)

نماز پڑھنے اور زکوۃ ادا کرنے کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کی تابعداری بھی کرو گے تو تب ہی تم پر رحم ہوگا۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ط (پ ۳)

اللہ تعالیٰ کے احکام مانو اور رسول اللہ ﷺ کے احکام بھی مانو لیکن اگر منہ موڑ لو گے تو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ایسے کافروں کو اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى جنگ بدر میں کافروں پر) آپ نے ریت پھینکی تھی بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ (پ ۲۶)

ترجمہ: ''جس نے آپ کی بیعت کی حقیقت میں اس نے اللہ تعالیٰ کی بیعت کی۔''

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (پ ۵)

ترجمہ: ''جس نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی پیروی کی۔''

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط (پ۲۲)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

(سورۃ احزاب ۵۶ ویں آیت)

اس آخر الذکر آیۂ مبارکہ میں ذوالجلال والاکرام نے اعلان فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کس قدر اللہ تعالیٰ کے عزیز محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ حضور عالی ﷺ کی کتنی عزت وتکریم چاہتا ہے فرمایا رب عز وجل خود حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہے اور اس کے حکم سے تمام ملائکہ بھی حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور تمام مومنوں پر فرض فرماتا ہے کہ وہ بھی آپ ﷺ پر درود پڑھا کریں۔

اللّٰھم صَلِّ وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین ط

یَاصَاحِبَ الْجَمَالَ وَیَاسَیِّدَالْبَشَرْ
مَنْ وَجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوْرَالْقَمَرْ
لَایُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَاکَانَ حَقَّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نبی کریم ﷺ کے خویش واقارب شاملین غزوہ

نبی کریم ﷺ کے حسب ذیل خویش واقارب آپ کے ساتھ اس غزوہ بدر میں شامل تھے: ان تمام حضرات عالی مقام کے مناقب واعلیٰ مراتب آئندہ صفحوں پر ملاحظہ ہوں گے چچا سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب مہاجر رضی اللہ عنہ چچازاد برادران سادتنا علی ابن ابی طالب (غزوہ بدر تک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو شرف دامادیٔ حضور نبی کریم ﷺ حاصل نہیں ہوا تھا بعد غزوہ بدر آپ کی شادی مبارک سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ہوئی) عبیدہ وحصین وطفیل فرزندان حارث (ابن عبدالمطلب) رضی اللہ عنہم۔ پھوپھی زاد برادران سادتنا ابوسبرہ ابوسلمہ (فرزندان سیدہ برہ بنت عبدالمطلب) وطیب (فرزند سیدہ اارویٰ بنت عبدالمطلب) وعبداللہ (فرزندان سیدہ امیمہ بنت عبدالمطلب) وزبیر (فرزند سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب) رضی اللہ عنہم اجمعین، ماموں، سادتنا سعد وعمری رضی اللہ عنہما (فرزندان ابی وقاص یعنی چچازاد برادران سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا) داماد سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہما (غزوہ بدر کے موقع پر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول کریم ﷺ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ مطہرہ تھیں فتح بدر سے صرف تین یوم بعد انتقال فرماگئیں، بعدہٗ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں نبی کریم ﷺ نے اپنی دوسری دختر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا دیں، اس طرح دو دختران کے رشتہ سے آپ حضور سید العالمین ﷺ کے داماد ہوئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، والد ماجدام لمومنین سیدہ عائشہ علیہا السلام) (سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی جو اس غزوہ میں بنفسہٖ شریک تھے حضور نبی کریمؐ کے دوسرے سسر ہیں لیکن ان کی دختر ام المومنین سیدہ حفصہ علیہا السلام بیوۂ حضرت خنیس رضی اللہ عنہ کا معرکہ بدر سے ڈیڑھ سال بعد نکاح ہوا۔

اِن میں سادا تنا عبیدہ ابن حارث وعمیر ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو اس معرکہ بدر میں شرف شہادت حاصل ہوا اور سادتنا حمزہ ابن عبدالمطلب اور عبداللہ ابن امیمہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو شوال سنہ ۳ ہجری میں معرکہ احد میں اعزاز شہادت حاصل ہوا اور سیدنا ابو سلمہ ابن برہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ معرکہ احد میں سخت زخمی ہوئے اور ان زخموں سے جانبر نہ ہو سکے جنگ احد سے چھ ماہ بعد جام شہادت سے نوازے گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد

دین اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے اللہ عزوجل سے حکم جہاد نازل ہونے کے بعد یہود ونصاریٰ یا کفار مشرکین سے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوئے یا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا مسلمانوں کے خلاف دوسرے قبائل عرب کو بھڑکاتے رہے یا جو خود مدینہ منورہ پر چڑھائی کیلئے نکلے یا چڑھائی کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی فرمائی، سورۃ تحریم آیۃ مبارکہ ۹ وسورۃ توبہ آیہ مبارکہ ۷۳) کی متابعت میں مع اپنے جاں نثار صحابہ کے جہاد کیا بہ راویت حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما جو صحیح بخاری شریف میں ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات کی بہ نفس نفیس قیادت فرمائی لیکن رحمۃ اللعالمین میں مصنف نے بعض مشاہدوں کو جو صرف دشمن کو مرعوب کرنے کے لئے تھے اور جن میں نہ قتال نہ مقابلہ کا ارادہ تھا اور نہ کوئی قتال یا مقابلہ ہی ہوا داخلِ فہرست غزوات کر کے ستائیس غزوات بیان کئے ہیں جن کی قیادت مبارک بنفسہٖ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی بہر حال تمام غزوات میں نہ صرف بدر اُحد، خندق، بنو قیظہ، خیبر، وادی القریٰ، مکہ مکرمہ، حنین، طائف اور تبوک کے غزوات قابل ذکر ہیں جن میں اسلامی لشکر اور دشمنوں کے درمیان

لڑائیاں ہوئی اور فتح کا سہرا ہمیشہ اسلامی لشکر کے سر رہا۔ بدر، احد و خندق کے معرکوں میں کفار کا مقصد مدینہ منورہ میں داخل ہو کر مسلمانوں کا قتل عام اور انکے گھروں کو تخت تاراج کرنا تھا۔ اس مقصد میں انہیں ذرہ بھر بھی کامیابی نصیب نہ ہوئی اور شکست یافتہ منہ لے کر مکہ مکرمہ واپس ہونا پڑا۔ غزوہٗ بنو قریظہ میں چار سو یہودی مقتول ہوئے اور دو سو قیدی پکڑے گئے غزوہٗ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا گیا اور سخت لڑائی ہوئی اور آخر کار اسلام کی فتح ہوئی غزوہٗ وادی القریٰ میں خفیف مقابلہ کے بعد دشمن یہودیوں نے صلح کر لی۔ غزوہٗ بنی نضیر و غزوہٗ بنو قینقاع میں دشمن یہودیوں کو مدینہ منورہ و جوار مدینہ منورہ سے جلاوطن کیا گیا۔ بدر، احد و خندق کے معرکوں میں شکستوں سے رسوا شدہ اہل مکہ مکرمہ نے غزوہٗ مکہ مکرمہ میں مقابلہ کی کوئی جرأت نہ کی اور مکہ معظمہ رعب لشکر اسلام کے معجزہ سے فتح ہو گیا۔ غزوہ حنین میں اکہتر کفار مارے گئے اور چھ ہزار قید کر لئے گئے غزوہٗ طائف میں لشکر اسلام نے ایک ماہ تک طائف کا محاصرہ کیا آخرش اہل طائف مسلمان ہو گئے رومیوں نے حجاز پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر اس ارادہ کی تعمیل سے پہلے حضور انور ﷺ نے تیس ہزار مجاہدوں کے ساتھ سرحد روم کے مقام تبوک میں منزل فرمائی تو دشمن نے مرعوب ہو کر حملہ کا ارادہ ترک کر دیا اور بغیر لڑائی کے لشکر اسلام مسرور واپس ہوا، باقی غزوات میں بھی دشمن بغیر مقابلہ لوٹ گیا یا دہشت زدہ ہو گیا یا صلح کر لی۔

ان غزوات کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے قریب چالیس کے قریب مجاہدوں کے بہ غرض حفاظت اسلام و مسلمین اپنی حیات دنیوی میں مدینہ منورہ سے روانہ فرمائے جن کی سالاری محترم صحابہ کرام کے حوالے فرمائی ایسے معرکے سرایا کہلاتے ہیں۔ ان میں سریۂ موتہ جس میں تیس ہزار مجاہدین زیر سالاری حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے سب سے اہم ہے ایک لاکھ رومیوں سے ان کا مقابلہ ہوا بارہ مسلمان شہید ہوئے اور لشکر اسلام کو نمایاں فتح حاصل ہوئے۔ اس اسلامی لشکر کو دعا کے ساتھ رخصت فرماتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے حسب ذیل خطاب فرمایا تھا۔

اے مومنو! اللہ تعالیٰ کے نام سے سبحانہٗ وتعالیٰ کی راہ میں اللہ عزوجل کے منکروں سے لڑو غدر نہ کرو، خیانت نہ کرو، بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور عبادت گاہوں میں پناہ گزینوں کو قتل نہ کرو، میوہ والے یا سایہ دینے والے درختوں کو نہ کاٹو اور عمارتوں کو نہ گراؤ، سات سرایا یا ڈاکوؤں کو سزا دینے یا ان کے تعاقب میں اور چھ دشمن کا حضور ﷺ کے دریافت کرنے اور باقی دشمنوں کو مرعوب کرنے کی غرض سے ان کی سرحدوں پر گرداوری مظاہروں کے لئے روانہ فرمائے گئے تھے۔

تمام غزوات میں سپہ سالار اعظم مجاہدین اسلام حضور رسول کریم ﷺ مسلح تشریف فرما ہوئے تھے اور سخت لڑائی میں آپ سب مجاہدین سے آگے ہوتے تھے، غزوۂ اُحد میں آپ کا چہرہ انور بہت زخمی ہوا اور سامنے کے وندان مبارک کا ریزہ بھی شہید ہو گیا حنین کی لڑائی ایک تنگ وادی میں ہوئی جہاں دشمن نے پہاڑوں کے پیچھے سے بیٹھ کر تیر برسائے کہ ناتجربہ کار نومسلم مجاہدین جو ہراوہ میں تھے گھبرا کر بھاگے تو تمام اسلامی لشکر منتشر ہو گیا۔ سوائے معدودے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے، اس وقت آپ ﷺ ایک سفید خچر پر سوار تھے اور کمال شجاعت میں خچر کو دشمن کے لشکر کی طرف بڑھاتے ہوئے بآواز بلند جوش سے للکار کر یہ فرماتے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
اَنَا اِبْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ترجمہ: ”میں وہ نبی ہوں جس میں جھوٹ نہیں، میں فرزند ہوں عبدالمطلب کا“

اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ خچر کی باگ پکڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے چچازاد بھائی سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ رکاب مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی ندا پر جو بہ تعمیل ارشاد مبارک حضور نبی کریم ﷺ تھی اسلامی فوج پھر جم گئی اور فتح یاب دشمنوں پر حملہ شدت سے

کیا جس کے نتیجہ میں چھ مجاہدین شہید ہوئے اور دشمن کے اکہتر ۷۱ آدمی مارے گئے چھ ہزار قید کئے گئے لیکن اپنے کرم سے رحمۃ اللعالمین ﷺ نے سب قیدیوں کو معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔

تمام معرکوں میں لشکر اسلام کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے فتح ونصرت حاصل ہوتی رہی، جس کے نتیجہ میں اسلام کی صداقت عیاں ہوکر جیسا کہ قرآن مجید سورۃ نصرت شاہد ہے قبیلے کے قبیلے فوج درفوج لوگ داخلِ اسلام ہونے لگے۔

اِذَاجَآ ءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْح. وَرَاءَ یْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ط ۵ فَسَبِّحْ بِحَمْدِرَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْ هُ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا ط (پ ۳۰)

ترجمہ: ''اور آپ کو ارشاد ہوا کہ ایسوں کے داخل اسلام ہونے پر حمد الٰہی بجالائیں اور ان نئے مسلمانوں کی بخشش کی سفارش کریں۔''

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰے رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا وَمَوْلٰنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰے اٰلِهٖ وَآصْحٰبِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعَشِیْرَتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ، بِعَدَدِکُلِّ ذَرَّةٍ مِاءَ ةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ ط اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن ط

مناقب عالی مراتب کواکب غرر غزوۂ بدر

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وَنَفَعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِحُبِّہِمْ فِی الدَّارِیْنَ آمین ط

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را
(مرزا مظہر جانجاناں)

(۱) سیدنا ابوبکر صدیق ابن ابوقحافہ عثمان مہاجرؓ

آپ صرف اپنی کنیت سے نہ فقط عالم اسلام میں بلکہ تمام دنیا میں مشہور ہیں۔ آپ کا نام عبد کعبہ تھا، اسلام لانے پر حضور رسول کریم ﷺ نے آپ کا اسم مبارک عبداللہ رکھا، عتیق وصدیق آپ کے معزز خطابات ہیں، آنحضور ﷺ نے آپ کو عتیق مِنَ النَّار فرمایا تھا اور صدیق آپ اس طرح مشہور ہوئے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ہر قول وفعل کی آپ بلا تامل وبے دریغ تصدیق فرماتے، معراج مبارک کی صبح خود آنحضور ﷺ سے کیفیت معراج سننے سے قبل جب کافروں نے بیان معراج سن کر ٹھٹھا کرتے ہوئے آپ سے کہا لو اب تمہارا نبی کہتا ہے کہ رات اس نے آسمانوں کی سیر کی اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ملاقات وگفتگو کی۔ تو آپ نے فوراً فرمایا ''محمد ﷺ نے ایسا بیان فرمایا ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے سچ فرمایا ہے''۔

آپ فرزند ہیں۔ حضرت ابوقحافہ عثمان (رضی اللہ عنہ) بن عامر بن عمر بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی کے اور آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ہے سیدہ ام الخیر سلمہ (رضی اللہ عنہا) بنت صحرہ بن عامر بن عمرو بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی جہاں سے آپ کا نسب آپ کے والدین کے جانب سے حضور سید العالمین ﷺ سے ملتا ہے آپ کے والدین مکرمین بھی اور آپ کی تمام اولاد امجاد بھی اور آپ کی ازواج مطہرات بھی سب مشرف بہ اسلام تھے، آپ کی والدہ مکرمہ نے دارارقم میں اسلام قبول فرمایا تھا آپ کے والد امجد نے فتح مکہ کے دن شرف قبولیت اسلام حاصل فرمایا۔ اور آپ کی دختر فرخندہ اختر سیدہ عاشہ رضی اللہ عنہا کو زوجۃ النبی ﷺ اور ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا اور ریہی ام المومنین کی اوڑھنی مبارک سے معرکہ بدر کی اسلامی فوج کا علم باندھا گیا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قوم قریش میں بہت دولتمند ممتاز وصاحب ثروت تھے اور قریش کے دس معزز ترین سرداروں سے ایک تھے، تمام مردوں میں آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا تمام عمر سفر و حضر میں آپ حضور نبی کریم ﷺ کے رفیق رہے سوا ان موقعوں کے جب نبی کریم ﷺ نے آپ کو کسی سریہ کی سرداری میں روانہ فرمایا تھا۔ اپنا خلیفہ مقرر فرما کر حج پر بھیجا تھا سفر ہجرت میں اپنے اہل وعیال وگھر ومال چھوڑ کر تن تنہا حضور نبی کریم ﷺ کی رفاقت میں مدینہ منورہ روانہ ہوئے، غارِ ثور میں جہاں تین یوم قیام رہا جو رفاقت فرمائی اس کی شہادت قرآن پاک میں بیان فرماتے ہوئے ثانی اثنین اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ کے القاب میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ کو داخل فرمایا ہے، غزوۂ احد، غزوۂ حنین میں جب اکثر دوسرے اصحاب منتشر ہو گئے آپ ننگی تلوار لئے ہوئے برابر نبی کریم ﷺ کے محافظ رہے اور بدر کی لڑائی میں جب حضور نبی کریم ﷺ دعا کی غرض سے داخل عریش ہوئے تو آپ بھی ساتھ داخل ہو کر حضور ﷺ کی پشت مبارک پر تلوار لئے محافظ کھڑے رہے۔

آپ حضور سید الکونین ﷺ کے ساتھ کعبۃ اللہ شریف میں سب سے پہلے نماز ادا کرنے والے تھے اور نبی کریم ﷺ کی حیات اقدس دنیوی میں بہ ارشاد مبارک حضور ﷺ آپ نے چند بار امامت نماز فرمائی تھی، اور آنحضور ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد تمام صحابہ کرام مہاجرین وانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی متفقہ رائے سے آپ پہلے خلیفہ وجانشین مکرم حضور نبی کریم ﷺ منتخب ہوئے، اپنے ایام خلافت میں بہترین فراست وشجاعت سے آپ نے متعدد مصیبتوں کا نہایت کامیاب مقابلہ کیا جو حضور رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے ساتھ یک لخت اسلام پر ٹوٹ پڑیں تھی۔

مسلیمہ کذاب جس نے حضور نبی کریم کی حیات پاک میں ہی اسلام کے خلاف اپنی شرارتیں شروع کردی تھیں اب بڑے زور سے یمامہ (مشرق) میں دعویٰ نبوت تازہ کیا، اسود عنسی نے یمن جنوب میں اور طلحہ بن خویلد نے شمال میں دعوائے نبوت کئے ان تینوں کے خلاف آپ نے مہمات روانہ فرمائے طلحہ بن خویلد کو شکست فاش ہوئی اور وہ تائب ہوکر داخل اسلام ہوا، اسود عنسی واصل جہنم کیا گیا۔ مسلیمہ کذاب جنگ میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مارا گیا، مسلیمہ کذاب کی بیوی جو خود بھی دعویدار نبوت تھی بصرہ بھاگ گئی جہاں وہ مرگئی۔

بحرین وعمان وکند کے علاقوں کے سرداروں نے برگشتہ ہوکر اپنی اپنی بادشاہت کے علم بلند کئے آپ نے ہرایک کے مقابل افواج مجاہدین روانہ فرما کر تمام برگشتہ لوگوں کی سرکوبی فرمائی اوران کے قتل سے ملک عرب کو پاک فرمایا اوران کے دعوائے شاہی کا صاف خاتمہ کردیا۔

طمع زرومال کے جنون میں زکوٰۃ کے منکرین کا ایک بڑا گروہ پیدا ہوگیا جو مسلم کہلانے کے باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی کا صاف منکر ہوگیا، آپ نے ان کے خلاف بھی برابر جہاد کیا اور برابر زکوٰۃ وصول کی اور انہیں تائب اور احکام زکوٰۃ کے پابند بنایا حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات دنیوی میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی جنگ

موتہ میں شہادت کا انتقام لینے ملک شام پر سپہ سالاری حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مہم روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ گو بعض مخلص ارباب دانش نے مخالف آراء پیش کئے کہ بیک وقت مدعیان نبوت ومرتدین ومنکرین زکوٰۃ کے خلاف مہمیں جاری رکھتے ہوئے ملک شام کی طرف مہم بھیجنا بھی مناسب وقت نہیں پایا جاتا ہے، آپ نے کسی کی نہ مانی اور ملک شام کی طرف مہم کو جس کے متعلق حضور سرورِ کونین ﷺ کا ارشاد مبارک تھا بھیج دی اور یہ مہم حضرت زید رضی اللہ کا خوب انتقام لے کر کامیابی کے ساتھ چالیس دن بعد واپس ہوئی۔

آپ کی بھیجی ہوئے مہموں میں اور خصوصاً مسلیمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی مہم میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہونے سے قرآن مجید کے مکمل تحفظ کے ارادہ سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق فرما کر آپ نے کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے قرآن شریف کی تمام سورتیں اہتمام سے یکجا کر کے اسی ترتیب سے کتاب کی صورت میں لکھوایا جو ترتیب حضور نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں قرار پائی تھی۔ اسی قرآن شریف کی نقلیں اپنے عہد خلافت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کروا کر اور اپنی مہر ثبت فرما کر مختلف بلاد اسلامیہ میں تقسیم فرمایا کہ قرآن مجید ہر جگہ صحیح پڑھا جائے۔

تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ سورۃ واللیل آیات شریفہ

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ (پ۳۰)

آپ کی شان ذیشان میں نازل ہوئی اور یوں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ کو متقی اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والا اور پاکی چاہنے والا کی سندیں عطا فرمائی ہیں اور سورۃ نور کی بائیسویں آیہ مبارکہ

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ

بھی آپ کی ذوالفضل والی شان کی گواہ ہے کہ یہ آیۃ مجیدہ بھی آپ کی خاص شان میں نازل ہوئی جس وقت آپ داخل اسلام ہوئے چالیس ہزار دینار اشرفیوں کے مالک تھے لیکن بہ وقت ہجرت آپ کے پاس صرف پانچ ہزار دینار رہ گئے تھے کہ باقی سب حضور نبی کریم ﷺ پر قربان کر دیئے تھے، سات مسلمان غلام لونڈیوں کو جن کو اسلام سے برگشتہ کرانے کی کوشش میں کفار سخت ایذا دیتے تھے آپ نے خرید کر آزاد فرمایا۔ سورۃ آل عمران کی ایک سو انسٹھویں ۱۶۹ آیت کریمہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ بھی آپ کی دانائی وفراست کی شاہد ہے کہ یہ آیۃ مبارکہ بھی آپ کے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا کہ ان اصحاب سے مشورے فرمایا کرو۔

حضور مخبرِ صادق نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے لَوْوُزِنَ اِيْمَانَ اَبِيْبَكْرٍ اِيْمَانِ جَمِيْعِ اُمَّتِيْ لَرَجَحَ یعنی اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کو ساری امت کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان ہی بھاری پایا جائیے گا۔ آپ کی شان میں اور بہت احادیث بھی ہیں۔

غزوۂ تبوک کے لئے جب حضور نبی کریم نے تمام صحابہ سے صدقہ طلب فرمایا تو آپ نے بے دریغ اپنا تمام مال حاضر کر دیا جب آپ ﷺ نے پوچھا کہ اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑا ہے تو عرض کیا ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ بس کافی ہیں۔

آنحضور ﷺ نے آپ کو اپنا ایک حواری بھی فرمایا تھا اور اپنا ایک وزیر بھی منتخب فرمایا تھا۔ اور ان دس اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (یعنی اس فہرست کے پہلے دس) جنہیں ان کی دنیوی حیات میں جنت کی بشارت عطا ہوئی اور جو اصحاب عشرہ مبشرہ کے القاب سے مشہور ہیں ان میں آپ پہلے ہیں اور احادیث سے ثابت ہے اور تمام اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہ والصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ افضل ترین بشر ہیں۔

دو سال تین ماہ گیارہ یوم کی خلافت کے بعد ۲۳ جمادی الثانی سن ۱۳ ہجری کو آپ کی وفات بہ عمر تریسٹھ سال ہوئی اور حجرہ اقدس ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں حضور نبی کریم ﷺ کی پشت مبارک پر آپ کی لحد بنائی گئی اور آپ کے جسد اطہر کو دفن کیا گیا آپ کی فضیلت میں کثیر احادیث نبوی بیان فرمائی گئی ہیں۔ آپ کے فضائل و مناقب کے لئے بیسیوں دفاتر چاہئیں یہاں سمندر بے پایا کو کوزہ میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲) سیدنا ابوحفص عمر فاروقِ اعظم ابن الخطاب مہاجرؓ

ثانی الخلفاء الراشدین، قدیم الاسلام، آپ سے قبل صرف انتالیس ۳۹ مرد اور گیارہ عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا، چھٹے سال نبوت تک آپ کو اسلام اور حضور نبی کریم سے اتنی سخت نفرت تھی اور دشمنی تھی کہ ایک دن ننگی تلوار لئے ہوئے حضور پر نور ﷺ پر حملہ کرنے کی نیت سے روانہ ہوئے، راستہ میں یہ سن کر کہ آپ کی بہن سیدہ فاطمہ بنت خطاب اور بہنوئی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہما بھی مسلمان ہوگئے ہیں، آپ کا غصہ بھڑکتا گیا پہلے بہن کے گھر چلے وہاں تلاوت قرآن شریف ہو رہی تھی بہن و بہنوئی دونوں نے اسلام کا اقرار کیا تو انہیں خوب مارا حتی کہ بہنوئی کے سر سے خون جاری ہوا تب آپ کچھ پشیمان ہوئے اور خود قرآن مجید کی تلاوت کے متمنی ہوئے بہن کے اصرار پر کہ ناپاک انسان قرآن شریف کو نہیں چھوسکتا غسل کیا، تو سورۃ طٰہٰ آپ کے ہاتھ دی گئی، تلاوت فرمائی ایک ایک حرف دل میں اتر گیا حتی کہ جب لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (پ ۱۶) کے الفاظ پر پہنچے تو اسلام کی صداقت کا اقرار فرمایا اور سیدھے دارارقم میں پہنچے جہاں کفار کے ظلم سے تنگ آکر حضور نبی کریم ﷺ مع دیگر اصحاب کرام رضی اللہ عنہم جلوہ افروز تھے، وہاں آپ بیعت اسلام سے مشرف

ہوئے جس پر تمام حاضرین نے فرحت سے تشکرِ الٰہی میں ایک ایسا فلک بوس نعرۂ تکبیر لگایا کہ اس وقت کعبہ شریف میں جتنے کفار تھے سب نے سنا اور مرعوب ہوئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ کیوں ہم (حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں چھپ کر نمازیں ادا کریں تشریف فرما ہوں کہ ہم مسجد حرام کعبہ میں نماز ادا کریں اس تجویز پر آنحضور ﷺ تمام مسلمانوں کے ساتھ دو صفوں میں مسجد کعبہ شریف تشریف فرما ہوئے، ایک صف کے پیشتر وخود سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری کے آگے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ تھے جب یوں اہل اسلام داخل بیت الحرام کعبہ ہوئے تو کفار پر مردنی چھا گئی اس روز سے مسلمان کعبۃ اللہ شریف میں علانیہ نمازیں پڑھنے لگے اور طواف بیت اللہ شریف بھی کرنے لگے۔

آپ کی والدہ حنمہ بنت ہاشم بن مغیرہ چچیری بہن تھیں سردار کفار ابوجہل بن ہشام بن مغیرہ کی، آپ جلیل المرتبہ اشراف قریش تھے، جب کسی قبیلہ سے جنگ یا کوئی معاہدہ وغیرہ ہوتا تو سفارت قریش کی خدمت آپ کے خاندان میں تھی، آپ کا قد طویل تھا آپ بڑے بہادر مشہور تھے۔ جانب مدینہ منورہ علانیہ ہجرت کرنے والے اہل مکہ مکرمہ میں آپ کا شمار اولین میں ہے۔ آپ سے قبل تمام اہل مکہ مکرمہ نے چھپ کر ہجرت کی تھی۔ آپ نے علی الاعلان ہجرت کی ہجرت کے دن کندھے پر کمان چڑھائے اور پشت پر تیروں کا گچھا لئے ہوئے مسجد حرام میں کفار قریش کے مجمع میں تشریف لے گئے طواف کعبہ شریف کیا، مقام ابراہیم پر نماز ادا کی اور پکار کر اعلان کیا کہ آج جو اپنے آپ کو اپنی والدہ سے دائمی جدائی چاہتا ہے اور اپنی بیوی کو بیوہ اور اولاد کو یتیم کرنا چاہتا ہے وہ اس وادیٔ مقدس کے پیچھے مجھ سے ملے کفار اس اعلان سے بہت ہیبت زدہ ہوئے اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ آپ کو روکے یا آپ کا تعاقب کر سکے۔

آپ بدر اور دوسرے تمام معرکوں میں ہم رکاب حضور نبی کریم ﷺ رہے بیعت رضوان میں بھی شرکت کا شرف آپ کو حاصل ہوا آپ اُحد اور حنین کے ثابت قدم

صحابہ کرام سے ہیں آنحضور ﷺ کے منتخب ومقرر فرمودہ بارہ ۱۲ حواریوں اور چودہ ۱۴ وزیروں میں آپ ایک ہیں آپ کی کنیت آپ کی محترم صاحبزادی سیدہ حفصہ علیہ السلام کے نام نامی سے ہے، سیدہ حفصہ علیہا السلام کو زوجۃ النبی ﷺ اور ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا اور آپ عشرہ مبشرہ کے معزز ترین اصحاب سے ایک ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الموت کے بستر پر جلیل المرتبہ مہاجرین وانصار اصحاب النبی ﷺ سے مشورہ فرمانے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین خلفہ دوئم تحریراً مقرر فرمایا تحریر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے لکھوائی اور اپنی مہر ثبت فرمائی اور سیدنا عثمان کو ہدایت کے ساتھ مسجد نبوی بھیجا کہ مجمع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس تحریر پر سب کی بیعت لیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ کو بالاتفاق خلیفہ تسلیم کیا اور بیعت کی دس سال چھ ماہ چھ دن آپ کی خلافت رہی، ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ ہجری یوم چہارشنبہ فجر کی نماز کے وقت مسجد نبوی میں آپ صفوں کو سیدھا فرمارہے تھے کہ امیر کوفہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا مجوسی غلام ابولولو فیروز نامی جو اہل مدینہ منورہ کو صنعتی تعلیم دینے کو بھیجا گیا تھا زہر آلود خنجر سے آپ کے شانہ اور شکم پر وار کئے جس سے آنتیں کٹ گئیں اور آپ اللہ اکبر کے نعرہ کے ساتھ گر گئے اور شب جمعہ یکم محرم ۲۴ ہجری کو اس دارفانی سے کوچ فرمایا۔ آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کی اجازت سے جو بستر مرگ پر بھی لی گئی اور آپ کے حسب ہدایت بعد وصال مکرر کر لی گئی آپ کی لحد حضرہ سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کے حجرہ اقدس میں جہاں حضور انور ﷺ اور سیدنا ابوصدیق رضی اللہ عنہ کے اجساد اطہار واقدس سپردِ خاک ہیں پشت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر بنائی گئی اپنے حجرہ انور میں اجازت دفن عطا فرمائی ہوئی سیدہ ام المومنین علیہا السلام نے فرمایا کہ خود میری آرزو تھی کہ اس حجرہ میں میرا دفن ہو، مگر اپنی ذاتی تمنا پر اس جلیل المرتبہ امیر المومنین کی خواہش کو بہ خوشی بہ رضا و رغبت ترجیح دیتی ہوں۔

آپ نے اپنے بسترِ مرگ پر اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے باقی چھ زندہ اصحاب عشرہ مبشرہ کو نامزد فرمایا کہ وہ باہم خود میں سے کسی ایک کا انتخاب فرمالیں کہ وہ آپ کا جانشین ہو اور اپنے فاضل و قابل فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھی خلیفہ کے انتخاب میں رائے دینے کو مقرر فرمایا مگر اس تاکید کے ساتھ کہ وہ خود خلیفہ منتخب نہ ہوں، چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے جانشین خلیفہ سوم منتخب ہوئے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ساڑھے دس سالہ عہد خلافت اسلام کا زرین ترین زمانہ گذرا ہے، آپ کی دانش سے ایسے فتوحات حاصل ہوئے کہ عقل دنگ ہوتی ہے۔
ممالک شام واردن (بمع بیت المقدس) وعراق وفارس ومصر آپ کے ایام میں فتح ہوئے اور تمام ممالک میں اسلام پھیل گیا نماز تراویح با جماعت کا حکم آپ نے جاری فرمایا اور نماز جنازہ میں چار تکبیرات پر اکتفا کا حکم بھی آپ نے صادر فرمایا کہ اس سے قبل حسبِ رُتبہ متوفی پانچ یا چھ یا سات تکبیرات سے نماز ہوتی تھی ماہ رمضان المبارک کی راتوں میں مسجد نبوی کو (علےٰ صاحبھا افضل واکمل التحیاۃ والصلوٰۃ والسلام) زیتون کے چراغوں اور مشعلوں سے آپ منور فرماتے تھے۔ سالہائے ہجری کا رواج بھی آپ ہی نے قائم فرمایا۔

آپ کی دو کرامات جلیہ مشہور تاریخی واقعات (ا) ملک مصر کے بڑے دریا نیل نامی آپ کے عہدِ خلافت میں ایک بار خشک ہوگیا، مصر کے قبطیوں نے چاہا تھا کہ قدیم دستور کے مطابق ایک سجی سجائی کنواری لڑکی کو دریا کی بھینٹ چڑھائیں اور ڈبوئیں تاکہ دریا جاری ہوجائے، امیر مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک عجیب مضمون کی چٹھی دریائے نیل کے نام یوں تحریر فرمائی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

من جانب عمر اللہ کے بندہ کے بنام دریائے نیل۔

”اے نیل اگر تو اپنی طرف سے رواں رہتا ہے تو ہرگز نہ چل اگر تیری

روانی بہ حکم الٰہی ہے تو میری درخواست ہے اس وحدہٗ لاشریک قہار
سے کہ وہ تجھ کو جاری کردے۔"

یہ چٹھی حسب ہدایت مبارک دریا میں ڈال دی گئی دوسری صبح سے قبل یکا یک دریا میں بے پناہ سیل جاری ہوگیا وراور ایک بے گناہ جان کی بھینٹ چڑھانے کی بدترین وحرام رسم آپ کی کرامت باہرہ سے ختم ہوگئی۔

(۲)۲۱ ہجری میں آپ نے مدینہ منورہ سے قریباً ہزار میل دور ملک نہاوند میں حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی سرداری میں ایک مہم روانہ فرمائی تھی، ایک خطبہ جمعہ کے درمیان یکا یک آپ نے زور سے تین بار پکارا یاساریہ للجبل اور ہاتھ بھی بطور اشارہ ادھر کیا سب نمازی حیران کہ آج امیر المؤمنین کو کیا ہوا ایک ماہ بعد اس لڑائی کی فتح کا بشیر جب حاضر مدینہ منورہ ہوا تو کہا کہ فلاں جمعہ کو سخت جنگ کے درمیان یکا یک ہم نے امیر المؤمنین کی بلند پکار تین بار سنی یا ساریۃ للجبل اور جبل کی طرف نظر کی جو ہماری پشت پر تھا تو دشمن کی فوج کا ایک حصہ اس طرف سے آتا ہوا پایا تب ہم نے فوراً جبل کی طرف بھی توجہ کی ورنہ دونوں جانب سے گھر کر شکست پانے کا بڑا امکان تھا۔ الحمدللہ اس روز ہم نے دشمن کو دونوں جانب خوب شکست فاش دی اور جلیل الشان فتح سے نوازے گئے۔

زہد وتقویٰ آپ کا بے مثال تھا بیت المال سے اپنی تنخواہ صرف اتنی لیتے تھے کہ دوجوڑے کپڑے ایک سرما کے لئے ایک گرما کے لئے بن سکیں اور اپنا اور اپنے عیال کا خرچہ اتنا لیتے تھے کہ ایک متوسط الحال قریشی مرد کے لئے کافی ہو اور وہ حج یا عمرہ بھی کرسکے، آپ کے لباس میں پیوند ہوتے تھے، ایک وقت آپ کے سامنے گھی میں پکا ہوا گوشت رکھا گیا تو یہ فرماتے ہوئے کھانے سے انکار کیا کہ گھی خود ایک سالن ہے اور گوشت ایک سالن ہے عمر کے لئے بہ یک وقت دو سالن کھانا حلال نہیں، ۱۷ ہجری میں آپ کے ایام خلافت میں قحط ہوا تو گھی اور گوشت دونوں کا استعمال ترک کردیا اور صرف سرکہ اور زیتون کے تیل پر اکتفا فرماتے تھے۔ جب بھی سفر فرماتے تو ایک منزل تک آپ

اونٹ پر سفر فرماتے اور دوسری منزل تک غلام بٹھا کر اونٹ کی نکیل اپنے دست مبارک میں لیتے جب بیت المقدس کے دروازہ کی کنجیاں انصاری کے اسقف اعظم سے لینے کو آپ کو خود تشریف فرمانا ہوا تو سفر اس طرح طے ہوا اور اتفاقاً آخری منزل میں غلام کی سواری کی باری آئی، غلام نے منت سے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا ''یا امیر المومنین! شوکت اسلام کے لئے چاہئے کہ اب آپ سوار ہوں آپ نہ مانے یوں آپ کا داخل بیت المقدس ہوتے ہوئے دیکھنا نصاریٰ کے لئے ہیبت ورعب کا باعث ہوا۔

کئی احادیث شریف آپ کے فضائل کی شاہد ہیں، مشتے نمونہ از خروارے یہاں تین درج کئے جاتے ہیں:

(۱) فرمایا ہے حضور خاتم النبین رسول ﷺ یہ کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا، لیکن مجھ پر نبوت ختم فرمائی گئی ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، (۲) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان عمر سے ڈرتا ہے اور بھاگتا ہے۔ (۳) حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل میں حق رکھا ہے۔

قرآن شریف میں متعدد آیہ مبارکہ آپ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں مثلاً (۱) مقام ابراہیم کو مصلےٰ بنانا، (۲) جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق آپ کی رائے سے موافقتِ الٰہی ہونا، (۳) سورۃ تحریم میں آپ کی رائے کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات علیہا السلام کو تنبیہی ہدایات، (۴) نشہ حرام کئے جانا (۵) کفار ومنافقین کے جنازوں پر نماز پڑھنے کی ممانعت۔ (۶) قصہ افک میں آپ نے حضور سید العالمین سے سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کے متعلق عرض کیا ''سُبۡحٰنَکَ ھٰذَا بُھۡتَانٌ عَظِیۡمٌ'' (پ ۱۸) بعد ان ہی کلمات کی سورۃ نور کی سولھویں آیت مبارکہ نازل ہوئی، (۷) رمضان شریف کی راتوں میں جماع حرام تھا لیکن آپ کی مرضی کے مطابق اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے وہ حلال کردیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

جس کمال قوت اور حسنِ تدبیر وسیاست اور بہترین عقل وفراست اور بے مثال عدالت کے ساتھ آپ نے مسند خلافت کو زینت بخشی اس کی نظیر زمانہ قبل میں یا عصر مابعد میں روئے زمین کے کسی ملک کی تاریخ میں آج تک نہیں پائی جاتی کوئی خلیفہ کوئی بادشاہ کوئی شہنشاہ کوئی صدر جمہوریت آپ کی نظیر نہیں ہوئی بلکہ جن بادشاہوں یا حاکموں نے آپ کے مبارک نقش قدم پر چلنے کی کچھ کوشش کی انہوں نے اسی قدر فروح پایا کہ جتنی کوشش کی تھی۔

اسلام کی خدمت میں آپ کے جلیل کارناموں کے مفصل بیان کے لئے بہت دفاتر چاہئیں۔اس مختصر تالیف میں آپ کے مناقب والا مراتب کا ایک لاکھواں حصہ بھی بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

(۳) سیدنا عثمان بن عفان مہاجرؓ

ابوعبداللہ اور ابوعمر آپ کی کنیتیں تھیں، آپ فرزندِ ارجمند ہیں عفان ابن عاص ابن امیہ ابن عبدشمس ابن عبد مناف کے اس طرح پانچویں پشت میں آپ کا نسب حضور نبی کریم ﷺ کے نسب اطہر سے جاملتا ہے لیکن آپ کی نانی ام کیم بیضاء حضور انور ﷺ کے دادا عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں اور آنحضور ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھیں یوں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے پھوپھیرے ہمشیر زادے تھے، آپ عالم الفیل سے چھ سال بعد پیدا ہوئے آپ مردوں میں سادتنا ابوبکر وعلی وزید ابن حارث کے بعد چوتھے مسلمان مرد ہیں اور حضور رسول کریم نے اپنی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے قبل نبوت ہی فرمایا تھا معرکہ بدر کے وقت حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کے لئے ٹھہرنے کا حکم فرمایا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی

وفات ہی کے دن جو فتح بدر سے تیسرا دن تھا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فتح کی بشارت سنانے نے داخل مدینہ منورہ ہوئے تھے، اس لئے حضور سالارِ اعظم مجاہدین بدر ﷺ نے آپ کو بھی بدریوں میں شمار فرمایا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا، اس کے علاوہ غزوہ ذات الرقاع وغزوۂ غطفان کے موقعوں پر حضور تاجدار کونین ﷺ نے آپ کو اپنا نائب وخلیفہ بنا کر مدینہ منورہ میں چھوڑا تھا باقی تمام معرکوں میں حضور ﷺ کے آپ ہم رکاب رہے، بیعتِ رضوان کے موقع پر بحیثیت سفیر مکہ معظمہ بھیجے گئے تھے اس لئے آنحضور ﷺ نے آپ کو بیعت کرنے والوں میں شمار فرماتے ہوئے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ میں رکھ کر فرمایا یہ عثمان (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ ہے جو بیعت کر رہا ہے۔

آپ قریش میں بہت عزت وحرمت وثروت والے تھے، اسلام قبول فرمانے پر آپ کے چچا حکم ابن العاص نے آپ کو سخت تکالیف دیں کہ آپ اسلام چھوڑ دیں کھجور کی صف میں آپ کو لپیٹ کر باندھتا اور نیچے سے دھواں پہنچاتا لیکن آپ ثابت قدم رہے، تمام صحابہ کرام میں پہلے آپ نے مع اپنی اہلیہ مطہرہ ملک حبش کی طرف ہجرت فرمائی اور حضور نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ کو ہجرت کے بعد آپ نے مدینہ منورہ کی ہجرت اختیار فرمائی، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور ﷺ نے اپنی دوسری لختِ جگر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ کسی نبی کی دو بیٹیاں ایک مرد سے بیاہی نہیں گئیں آپ کا لقب ذوالنورین ہوا آپ بہت خوبصورت تھے اور طاقتور اور کثیر الحیاء تھے۔ حضور ﷺ نے آپ کو اپنا ایک وزیر بھی مقرر فرمایا اور ایک حواری بھی جنت کی بشارت پائے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے دس اصحاب کبار میں آپ بھی ایک ہیں خلیفہ ثانی سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کے بسترِ مرگ پر فرمائے ہوئے ارشاد پر اس وقت جو بقید حیات دوسرے سات اصحاب عشرہ مبشرہ تھے ان میں سیدنا خلیفہ ثانی کے بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی چھ کے باہم مشورہ سے آپ کو خلیفۂ سوم انتخاب فرمایا۔ آپ کی خلافت غرہ محرم ۲۴ ہجری سے

۱۷ ذوالحجہ ۳۵ ہجری تک رہی کہ اس روز آپ کو جام شہادت نصیب ہوا۔

آپ بڑے صاحب ایثار وسخاوت تھے، غزوۂ تبوک کے لئے جب تیاری کا حکم صادر ہوا تو آپ نے ایک ہزار دینار (اشرفیاں) تین سو اونٹ ساڑھے نو سو خچر اور پچاس گھوڑے مع سازو سامان کے پیش کئے مدینہ منورہ میں جب مسلمانوں کے لئے پانی کی قلت اور تکلیف ہوئی تو بئیر رومہ نامی کنواں یہودیوں سے بیس ہزار درہم پر خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا یہ کنواں آج تک پانی سے لبالب بھرا رہتا ہے اور وقفِ حرم شریف میں داخل ہے اس کنویں سے بہت وسیع قطعہ زمین سیراب ہوتا ہے۔ اپنے ایام خلافت میں آپ نے مسجد نبوی کی کچی عمارت کو شہید فرما کر توسیع کے ساتھ نئی پختہ خوبصورت عمارت بنوائی جس پر پختہ لکڑی کی چھت ڈالی اور بجائے گارے کے لوہا وسیسہ استعمال فرمایا ایام تعمیر عمارت میں دن کو روزہ رکھتے ہوئے اور راتیں نمازوں میں گذارتے ہوئے خود بھی معماروں میں مل کر تعمیر میں کام کرتے تھے۔ بقیع شریف کو وسیع فرمانے حش کوکب نامی متصل باغ خرید کر داخلِ بقیع فرمایا، مختلف بلاد اسلامیہ میں مختلف قرأت سے قرآن مجید پڑھا جانے لگا، تو آپ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایام میں جمع کردہ صحیح قرآن شریف جو ام المومنین سیدہ حفصہ علیہا السلام کے پاس محفوظ تھا اس کی صحیح نقلیں لکھوا کر اپنی مہر خلافت ثبت فرما کر مختلف بلاد اسلامیہ میں روانہ فرمایا۔

آپ کے عہدِ خلافت میں باقی حصہ مملکت فارس فتح ہو کر مجوسی سلطنت فارس کا خاتمہ ہوا اور وسط ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک بھی فتح ہوئے۔ جزیرہ قبرص اور سواحلِ بلاد روم بھی فتح ہوئے۔

آپ کا کاتب آپ کا چچازاد بھائی مروان بن حکم تھا اس نے آپ کی مہر چوری سے ثبت کر کے والی مصر حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کے نام ایک جھوٹا حکم بھیجا کہ ان کی جگہ ایک نئے والی مصر مقرر فرما کر حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ

عنہما جو بھیجے گئے ہیں وہ داخل ملک مصر ہوتے ہی بمع ان کے رفقا کے فوراً قتل کر دیئے جائیں یہ جعلی نامہ پکڑا گیا اس پر بعض صحابہ کرام اور نوجوان تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ سے درخواست کی کہ مروان ان کے حوالہ کیا جائے، مروان چھپ گیا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اختیارات خلافت کے تحت دوسروں کو مروان کے مقدمہ کی اجازت نہ دی، اس پر بعض ناعاقبت اندیشوں نے بغاوت کی پہلے آپ کے دولت کدہ کا محاصرہ کیا بعدازاں بازو سے دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے اور یوم جمعہ ۱۷ ذوالحجہ ۳۵ ہجری کو جب آپ کی عمر شریف بیاسی ۸۲ سال کی تھی آپ کو شہید کیا، وقتِ شہادت آپ تلاوت قرآن مجید فرما رہے تھے، وہ قرآن پاک آپ کے خونِ ناحق سے رنگا گیا وہ قرآن مجید تاحال قسطنطنیہ کے سرکاری کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

(۴) سیدنا علی ابن ابی طالب مہاجر کرم اللہ وجہہ الکریم

چوتھے خلیفہ راشد، عشرہ مبشرہ کے یعنی اپنی زندگی میں جنت کی بشارت پائے ہوئے دس محترم صحابہ کرام سے ایک آپ بھی ہیں اور سابقین اولین سے ہیں، آپ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے قبل یا فوراً بعد جب کہ آپ کی عمر شریف بارہ سال تھی اسلام قبول فرمایا، آپ سیدۃ النساء العالمین فاطمہ الزہرا علیہا السلام بنت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زوج محترم اور اس طرح داماد مکرم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی بھی تھے۔ آپ کی پرورش و تعلیم و تربیت آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیرِ نگرانی ہوئی، ابوالحسن، ابوتراب اور ابوریحانتین آپ کی کنیتیں ہیں۔ آپ بڑے ذکی وفہیم تھے اور فصیح و بلیغ اور مدلل خطیب و عالم بھی تھے، عہد اقدس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام قرآن مجید حفظ فرما کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنانے والے صحابہ کرام میں آپ بھی ایک ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی ثناء میں آپ کو علم کا دروازہ فرمایا، بہادر ترین صحابہ

کرام کی صف اول میں آپ کا شمار بے گمان ہے۔ حضور سید العالمین ﷺ کی ہجرت شب آپ بے خوف خطر تن تنہا آنحضور ﷺ کے بستر پر برہنہ تلوار لئے ہوئے حملہ آور دشمن قریش سے گھیرے گئے ہوئے مکان میں چین سے آرام فرما رہے تھے، سوا غزوہ تبوک کے جب حضور سرور کائنات ﷺ نے آپ کو اپنا نائب وخلیفہ بنا کر مدینہ منورہ میں یہ فرماتے ہوئے چھوڑا کہ تم میرے حق میں ایسے ہو جیسے ہارون تھے موسیٰ کے حق میں (علیہما السلام) لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، آپ نے تمام غزوات میں اور بیعت الرضوان کے موقع پر ہم رکاب حضور رسول کریم ﷺ رہنے کا شرف حاصل فرمایا، بدر کی لڑائی کے آغاز میں جب قریشی سرداروں نے مبارز طلب کیا آپ نے طاقتور نوجوان ولید بن عتبہ کا پہلے مقابلہ کیا اور اس کو واصل جہنم کر کے عتبہ بن ربیعہ کی طرف مع اپنے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے توجہ فرمائی اور اس کو بھی تیغ بے دریغ کیا، جنگ احد میں آپ نے سات بہادر نامور کفار کو قتل کیا اور خود سولہ زخموں سے چور ہوئے جنگ خندق میں مشہور آفاق قریشی جنگجو عمرو بن عبدو کے مبارز طلبی پر اس کافر کا مقابلہ کیا اور اس کو واصل جہنم کیا جنگ خیبر میں عین سخت لڑائی کے درمیان جب آپ کا ڈھال ٹوٹ گیا تو فوراً لپک کر آپ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اتنا وزنی تھا کہ بعد قلعہ خیبر کے خندق کے پل پر ڈالنے کے لئے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو بہ مشکل اٹھا سکے۔ فتح خیبر سے قبل کی رات حضور سید الکونین ﷺ نے فرمایا کہ کل میں علم اس کے ہاتھ دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول دونوں کا پیارا ہے۔ اور اس کے ہاتھ پر فتح بھی ہوگی، دوسری فجر حضور انور ﷺ نے علم عطا فرمانے کے لئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا تو دیکھا کہ آنکھیں آشوب ہوگئیں ہیں، اور آنکھوں سے پانی جاری ہے۔ اور بہ مشکل کھلتی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک اپنے دست مبارک سے آنکھوں پر پھیرا اور علم عطا فرمایا۔ آنکھیں فوراً تندرست ہوگئیں۔ خیبر یہودیوں کا سالار اعظم مرحب آپ کی تلوار سے قتل ہوا اور قلعہ

خیبر اس روز فتح ہوا تمام غزاوت میں آپ سے حیرت انگیز شجاعت کے کارنامے ظاہر ہوتے رہے حتیٰ کہ اسد اللہ الغالب آپ کا لقب مشہور ہوا۔

جب نبی کریم ﷺ نے اپنی پیاری صاحبزادی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح ۲ ہجری میں آپ سے کیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی پیاری جگر گوشہ صاحبزادی رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح اپنی قوم کے بہترین مرد سے کیا ہے، وہ دنیا میں بھی سردار ہے اور عاقبت میں بھی سردار ہوگا، حضور نبی کریم ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا ''میں جس کا پیارا ہوں علی بھی اس کے پیارے ہیں'' اور یوں دعا فرمائی ''یا اللہ جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھیو'' اور جو ان سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن رکھ'' ایک سوال کے جواب میں کہ حضور رسول مکرم ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون تھا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام نے فرمایا سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پھر سائل نے دریافت کیا کہ مردوں میں کون سب سے زیادہ پیارا تھا تو ام المومنین علیہا السلام نے فرمایا ''ان کے شوہر علی'' (رضی اللہ عنہ) الغرض آپ کی شان والاشان میں کثیر احادیث شریفہ میں:

آپ کا زہد وتقویٰ بے مثال تھا ایک وقت آپ نے تین درہم میں ایک کرتہ خریدا اور زیب تن فرما کر حمدِ الٰہی بجالائے کہ یہ لباسِ فاخرہ ہے ایک دفعہ آپ کے برادرِ مکرم سیدنا عقیل رضی عنہ نے مقروض حالت میں حاضر ہوکر بیت المال سے امداد طلب کی آپ نے بیت المال سے مدد کرنے سے صاف انکار کیا اور فرمایا جب میرا وظیفہ ملے گا اس میں سے نصف آپ کو دوں گا، آپ کی چادر مبارک میں پیوند ہوتے تھے آپ کثرت سے نمازیں پڑھنے والے اور کثرت سے روزے رکھنے والے تھے، جنگ صفین کے موقعہ پر آپ کا زرہ گم ہوگیا جو بعد میں کوفہ کے ایک یہودی کے پاس پایا گیا بجائے اس کے کہ آپ اس سے فوراً چھین لیتے یا خود اس کو سزا دیتے آپ نے اپنے مقرر فرمودہ قاضی کے پاس فریاد کی، یہودی نے قاضی سے کہا کہ یہ زرہ میری ہے۔ امیر المومنین جو مدعی ہیں ثبوت پیش کریں کہ یہ ان کی زرہ ہے آپ نے اپنے صاحبزادے سیدنا حسن

رضی اللہ عنہ کو اور اپنے غلام قنبر نامی کو شہادت کیلئے پیش کیا۔ قاضی نے کہا کہ فرزند کی گواہی والد کے حق میں اور غلام کی گواہی آقا کے حق میں قبول نہیں کی جا سکتی اور فیصلہ آپ کے خلاف دیا۔ جس کو آپ نے خاموشی سے قبول فرمایا، لیکن اس واقعہ کا اثر یہودی پر خوب ہوا کہ امیر المومنین نے ایک عام شخص کی مانند اپنے آپ کو قاضی کے سامنے فریادی کی حیثیت سے پیش کیا اور جب قاضی نے ان کے برخلاف فیصلہ کیا تو آپ نے برضا قبول فرمالیا، دین برحق ہی میں ایسا ہو سکتا ہے اور پھر اقرار کیا کہ یہ زرہ خاص امیر المومنین کی ہے اور آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے توبہ کی اور داخلِ اسلام ہوا۔

خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تمام مہاجرین وانصار کبار وصغائر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ کو خلیفہ مانا اور تمام بلاد اسلامیہ میں بھی آپ کی خلافت مانی گئی اور سب نے بیعت کی علاوہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جو اس وقت والی دمشق تھے، ان کا مطالبہ تھا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ پہلے قصاص لیں تو آپ کی بیعت کریں گے چونکہ حقیقی قاتلوں کا علم نہ تھا اس لئے آپ نے کئی پیام بھیجے کہ کوئی دعویٰ کرے اور شہادت پیش کرے تاکہ انصاف کیا جائے، مگر یہ نہ ہوا، آپ نے بجائے مدینہ منورہ کوفہ کو دارالخلافہ مقرر فرمایا، اسی مسئلہ قصاص قاتلان سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر ام المومنین کے ساتھ لئے ہوئے سیدنا زبیر بن العوام اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیس ہزار کی فوج کے ساتھ سامنے آئے لیکن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے پہلے ملاقات فرما کر شرعی نقطہ نظر پیش کیا تو وہ واپس ہو گئے، سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے تو راہ میں ایک تیر آ لگا اور وہ وہیں جاں بحق ہو گئے، یہ تیر مروان کی کمان سے نکلا تھا مروان نے اس گمان سے آپ پر تیر مارا کہ شاید آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے صلح کر لیں گے۔ اس کے بعد غلط فہمیوں سے طرفین کے لشکریوں میں خونریز جنگ چھڑ گئی اور طرفین کے جملہ انیس ہزار مقتول ہوئے اور یہ لڑائی جنگ جمل کے نام سے

مشہور ہوئی ہے، اس واقعہ کے بعد سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں مشغول تھے کہ عبداللہ بن جرموز نامی شقی نے آپ کا سرتن سے جدا کر دیا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بعدازاں بڑے اہتمام سے رخصت فرمایا، کچھ منزل تک سیدہ ام المومنین کے ہم رکاب ان کی حفاظت کے لئے خود بھی تشریف لے گئے۔

بعدازاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ دشمن کی جانب روانہ ہونے کی تیاری میں تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لیں یا جہاد کریں کہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو یوم غزوۂ بدر تھا، فجر کے وقت جب آپ نماز کے لئے داخل مسجد کوفہ ہو رہے تھے تو اس امت کے شقی ترین ظالم عبدالرحمن ابن ملجم نے ایک زہرآلود خنجر سے آپ پر وار کئے بہ عمر پینسٹھ (۶۵) سال شب یک شنبہ ۱۹ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو اس عالم فانی سے آپ جانب فردوس بریں تشریف فرما ہوئے۔ آپ کی خلافت کی مدت چار سال نو ماہ اور دو یوم تھی۔

(۵) سیدنا طلحہ بن عبیداللہ مہاجرؓ

ابو محمد آپ کی کنیت تھی سابقین اولین میں سے ہیں، آپ گیارھویں یا بقول دیگر اٹھارویں اسلام لانے والے ہیں زندگی میں جنت کی بشارت پائے ہوئے عشرہ مبشرہ کے القاب کے موصوف دس صحابہ کرام میں آپ بھی ہیں۔ اور حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد فرمائے ہوئے بارہ ۱۲ حواریوں سے ایک ہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے جانشین کے انتخاب کے لئے جو اصحاب مقرر فرمائے ان میں سے بھی آپ ایک ہیں آپ ہمزلف محترم تھے حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیویوں کے رشتہ سے یعنی آپ کی زوجہ مکرمہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا ہمشیرہ تھیں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کی آپ کی ایک زوجہ مکرمہ سیدہ حمنہ رضی اللہ عنہا ہمشیرہ تھیں ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی، آپ کی ایک اور زوجہ محترمہ سیدہ فرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہن

تھیں ام المومنین سیدہ ام حبیبہ علیہا السلام کی اور ایک زوجہ مکرمہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بہن تھیں ام المومنین سیدہ ام سلمہ علیہا السلام کی، یہ سب رشتے غزوہ احد کے بعد ہوئے۔

آپ دولت مند اور بڑے مخیّر تھے، طلحۃ الخیر، طلحۃ الجود و طلحۃ الفیاض کے القب سے پکارے جاتے تھے معرکہ بدر کے لئے اسلامی لشکر روانہ ہونے کے بعد حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کو اور سیدنا سعید بن زید مہاجر رضی اللہ عنہ کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لانے ملک شام کے راستہ کی طرف روانہ فرمایا اور لڑائی کے بعد دونوں حضرات کو شاملین جنگ میں شمار فرما کر مالِ غنیمت سے حصہ عطا فرمایا، آپ نے جنگ احد میں بھی شمولیت فرمائی اور حضور رسول اکرم ﷺ کے تحفظ کے لئے دشمن کے متعدد تیروں کو اپنے ہاتھ پر روکتے رہے حتّٰی کہ زخموں کے اثر سے وہ ہاتھ تمام عمر کے لئے شل ہوگیا۔ جس پر حضور انور ﷺ سے بشارت پائی کہ طلحہ نے جنت واجب کرلی۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مطالبۂ قصاص قاتلان سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقا علیہا السلام کے ساتھ کوفہ کی جانب مع تیس ہزار مجاہدین کے لشکر کے روانہ ہوئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو فہمائش مسئلہ قصاص کے لئے طلب فرمایا، آپ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی طرف تشریف فرما ہورہے تھے کہ آپ ہی کے لشکر سے مروان نے آپ پر تیر چلایا کہ آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تک نہ پہنچ سکیں کہ مبادا صلح کرلیں، تیر سے آپ کی رگ حیات کٹ گئی اور خون جاری ہوکر آپ بہ عمر چونسٹھ سال ۱۰ ماہ جمادی الاول ۳۶ ہجری میں واصل بحق ہوئے انتقال سے چند لمحہ پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ایک لشکری سے کہا کہ یہ میری بیعت سیدنا علی رضی اللہ عنہ تک پہنچادو۔ جب اس لشکری نے امیر المومنین برحق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر فرمایا ''سچ فرمایا میرے آقا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادیا ہے کہ طلحہ دنیا سے نہ جائیں گے جب تک میری (یعنی علی رضی اللہ عنہ کی) بیعت ان کی گردن میں نہ ہوگی۔

(۶) سیدنا زبیر بن عوام مہاجرؓ

ابوعبداللہ آپ کی کنیت تھی، سابقین اولین سے ہیں حضور رسول کریم ﷺ کی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے جلیل المرتبہ صحابی، آپ بھی عشرہ مبشرہ کے دس اصحاب کبار سے ایک ہیں اور سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے انتخاب خلیفہ جن اصحابِ کرام کے مشورہ پر چھوڑا ان میں سے بھی آپ ایک ہیں، آپ کو حضور انور ﷺ نے اپنا ایک حواری بھی فرمایا تھا۔آپ نے جب اسلام قبول فرمایا، عمر شریف پندرہ سال تھی آپ بڑے دراز قد تھے، جب کسی جانور پر سوار ہوتے تو آپ کے پاؤں زمین سے لگتے، جنگ بدر کے دن آپ کے سر پر چمکتا ہوا زرد عمامہ تھا حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ کا نزول زبیر رضی اللہ عنہ کی علامت پر ہو رہا ہے۔معرکہ بدر میں آپ کے کندھے پر ایک ایسا گہرا زخم لگا کہ تندرست ہونے کے بعد بھی اس زخم کی جگہ ایک سوراخ رہ گیا تھا جس میں انگلی داخل ہو سکتی تھی، آپ کی ایسی زخمی حالت میں سرتاپا لوہے کے خود اور بکتر میں ڈھکا ہوا مکہ مکرمہ کا مشہور و معروف جنگجو پہلوان ابوکرش نامی نے آپ سے مبارز طلب کیا، باوجود سخت درد و کرب کے آپ اس کی جانب متوجہ ہوئے اور اس کے ہنرمند واروں سے بچتے ہوئے اپنی برچھی اس کی آنکھ میں اتنی قوت سے جھونکی کہ سر کی کھوپڑی میں جا کر دھنس گئی اور ابوکرش کراہتا ہوا گر پڑا اس کی لاش پر چڑھ کر پوری طاقت سے جب آپ نے اپنی برچھی واپس کھینچی تو اس کا پھل مڑ کر باہر نکلا، بدر کے بعد احد اور تمام دیگر غزوات میں اور بیعت الرضوان کے موقع پر بھی آپ ہم رکاب حضور ﷺ رہے، احد کی جنگ میں اور بنی قریظہ کے محاصرہ کے وقت بھی حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو تیر چلانے پر ان پیارے الفاظ میں ارشاد فرمایا تھا

''اے زبیر! دشمن پر تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان''

حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد جنگ یرموک اور فتح مصر میں بھی آپ کی شرکت باعظمت وسعادت رہی، جنگ جمل میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کے ساتھ رہے مگر جب آپ اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مابین صفائی کی بات چیت ہوگئی تو بغیر لڑائی کے واپس ہوئے لیکن وادئ سباع میں بحالت سجدہ نماز عبداللہ بن جرموز نامی شقی باغی نے آپ کی گردن کاٹ ڈالی، جمعرات ۱۰ جمادی الاول ۳۶ ہجری آپ کی شہادت ہوئی آپ کی عمر شریف چونسٹھ ۶۴ سال تھی۔

(۷) سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف مہاجرؓ

ابو محمد آپ کی کنیت تھی آپ عام الفیل سے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں، حضور سید کونین ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے اسلام قبول فرمایا تھا، آپ نے ملک حبش کی طرف ہجرت فرمائی تھی بیت المقدس میں نمازیں ادا کیں، حضور سرور کونین ﷺ کی مکہ مکرمہ سے ہجرت کے قبل آپ مکہ مکرمہ واپس ہوئے اور پھر ہجرت مدینہ منورہ فرمائی، اپنی حیات دنیاوی میں جنت کی بشارت سے جو دس اصحاب مشرف ہوئے جو اصحاب عشرہ مبشرہ کہلائے ہیں ان میں سے ایک آپ بھی ہیں، خلیفہ سوم کے انتخاب کیلئے خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو چھ اصحاب نامزد فرمائے کہ باہمی مشورہ سے ان چھ میں سے ایک کا انتخاب کرلیں ان میں بھی آپ ایک ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے نامزد بارہ حواریوں میں سے بھی آپ ایک ہیں غزوہ میں آپ کو اکیس ۲۱ زخم آئے۔

آپ بڑے صاحب علم وفضل بھی تھے اور بہت دولت مند زمیندار تاجر بھی، حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کی شان مبارک میں فرمایا کہ آپ اَمِیْنٌ فِی السَّمَآءِ وَّاَمِیْنٌ فِی الْاَرْضِ (آپ امین ہیں آسمانوں میں بھی اور امین ہیں زمین میں بھی)

حضور نبی کریم ﷺ کی حیات اقدس دنیوی میں آپ فتویٰ دیا کرتے تھے، آنحضور ﷺ نے سریہ دومتہ الجندل کی سرداری آپ کو عطا فرمائی اور روانگی کے وقت آپ کو سریہ کے متعلق ہدایات فرماتے ہوئے فتح وظفر کی پیش گوئی بھی فرمائی، چنانچہ اللہ ذوالجلال والاکرام نے آپ کو فتح سے مشرف وشادمان فرمایا اور آپ نے دولتمند سردار کی بیٹی کو اپنے نکاح میں لیا اس زوجہ سے مشہور فقیہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز فجر آپ کی امامت میں ادا فرمائی، چالیس ہزار دینار (اشرفیاں) پانچ سو گھوڑے اور پانچ سو اونٹ آپ نے خدمت اسلام میں دیئے تھے۔ اور تیس ہزار غلاموں کو آزاد فرمایا تھا اور وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی جائیداد سے ہر ایک بدری صحابی کو چار سو ۴۰۰ دینار دیئے جائیں،

آپ کی وفات ۳۲ ہجری میں بہ عمر پچھتر سال (۷۵) واقع ہوئی امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی، وقت وفات آپ نے دو بیویاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی، آپ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔

(۸) سیدنا سعد ابن وقاص مہاجر رضی اللہ عنہ

قدیم الاسلام سابقین الاولین سے ہیں جب آپ داخل اسلام ہوئے آپ کی عمر شریف انیس ۱۹ سال تھی، جنت کی بشارت سے اپنی حیات میں شرف پائے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے مشہور دس جلیل القدر صحابہ کرام میں آپ بھی ایک ہیں، اور ان دس حضرات عالی مقام میں دنیا سے سب سے آخر میں کوچ فرمانے والے ہیں، جب بعض صحابہ کبار نے سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ سے ان کے جانشین کے متعلق وصیت فرمانے کیلئے عرض کیا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو اور سادتنا عثمان، علی طلحہ

وزبیر وعبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو جمع کیا اور آپس میں غور کر کے خود ان چھ افراد اصحاب میں سے کسی ایک کو خلیفہ سوم منتخب کر لینے کی ہدایت فرمائی، آپ سیدہ آمنہ علیہا السلام کے چچازاد بھائی تھے اور اس رشتہ سے آنحضورﷺ کے ماموں، حضور سید العالمینﷺ نے آپ کے حق میں دعا فرمائی تھی۔

اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ سَھْمَہٗ سَھْمَہٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَہٗ

پس آپ کا نشانہ کبھی خطا نہ ہوتا تھا۔ اور آپ کی دعا بارگاہ الٰہی میں کبھی غیر مقبول نہیں ہوئی، آپ مشہور نشانہ باز تیر انداز بہادر تھے، اور مشہور مستجاب الدعوۃ بھی۔

بدر کے علاوہ احد، خندق، حدیبیہ اور تمام دوسرے مشاہد میں آپ نے شرف شرکت حاصل فرمایا، ماہ شوال ایک ہجری کے سریہ ثنیۃ المرۃ میں جو سیدنا عبیدہ بن حارث رضی عنہ کی سرداری میں تھا،

آپ نے تیر چلائے یوں اسلام میں کفار پر سب سے پہلے تیر چلانے کا شرف آپ کو حاصل ہوا جنگ احد میں حضور سید العالمینﷺ کے بازو ثابت قدم تیر چلاتے رہنے کا شرف بھی حاصل فرمایا۔ حضور انور اقدسﷺ نے جنگ احد کے درمیان آپ کو محبت سے فرمایا:

''اے سعد! میرے ماں باپ تم پر قربان، تیر چلائے جاؤ''

عہد خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں آپ کی سرداری میں ملک فارس فتح ہوا، آپ نے شہر کوفہ کی بنیاد ڈالی۔

۵۴ ہجری میں بہ عمر پچاسی ۸۵ سال مدینہ منورہ کی وادیٔ عقیق میں اپنے دولت کدہ میں انتقال فرمایا۔

مروان جو اس وقت والی مدینہ منورہ تھا اور امہات المومنین نے مسجد نبوی میں آپ کے جنازہ کی نماز میں شرکت فرمائی، تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔

(۹) سیدنا سعید بن زید مہاجر رضی اللہ عنہ

آپ بھی اسلام میں سابقین الاولین سے ہیں آپ شوہر ہیں سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے جو ہمشیرہ ہیں سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہونے سے پہلے آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ نے اسلام قبول کیا آپ دونوں کو اسلام سے برگشتہ کروانے کی کوشش کرتے ہوئے توفیق الٰہی سے خود سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ کے مکان میں کفر سے تائب ہوئے اور دین اسلام کو برحق مانا اور سیدھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دار ارقم میں حاضر ہو کر بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اپنی حیات میں جنت کی بشارت سے معزز و ممتاز فرمائے گئے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے مشہور دس برگزیدہ صحابہ میں سے ایک آپ ہیں۔

بدر کی جانب مع اپنے کنبہ اسلامی کے تشریف فرماتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اور سیدنا طلحہ بن عبید اللہ مہاجر رضی اللہ عنہ کو ملک شام کے راستہ کی جانب ابوسفیان کے قافلہ کی جستجو میں آگے روانہ فرمایا دونوں حضرات کو بدر کے شاملین میں شمار فرما کر مال غنیمت سے حصہ بھی عطا فرمایا۔

بدر کے بعد احد اور تمام دسرے مشاہد میں آپ کی حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت باسعادت رہی، ستر سال سے کچھ زیادہ عمر پائی اور ۵۰ یا ۵۱ ہجری میں حسب اقوال حضرت عمرو بن حریث وحضرت ابن طفیل وحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم (تینوں اصحاب مکرم حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) مطابق بخاری شریف مدینہ منورہ کی وادیٔ عقیق میں اپنے دولت کدہ میں انتقال فرمایا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وحضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نے آپ کے جسم اطہر کو جنت البقیع میں قبر میں لٹایا، لیکن صرف ایک

صاحب ہشیم بن عدی کا قول ہے کہ آپ کا وصال کوفہ میں ہوا اور مغیرہ بن شعبہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی، یہ روایت ضعیف ہے۔

(۱۰) سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی عامر بن عبداللہ بن الجراح ہے لیکن آپ کی کنیت اور اپنے دادا کے نسب سے ابوعبیدہ بن الجراح کے نام نامی سے مشہور ہیں۔ آپ صحابہ کرام میں بڑے علم وفضل والے تھے، آپ کی شانِ عالی شان میں حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا کہ ہرامت کا امین گزرا ہے اور ابوعبیدہ بن الجراح اس امت کے امین ہیں، پس امین الامت آپ کا ممتاز لقب تھا اپنی زندگی میں جنت کی بشارت سے مشرف فرمائے گئے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے موسوم دس جلیل القدر صحابہ میں آپ بھی ایک ہیں آپ قدیم الاسلام ہیں آپ نے ملک حبش کی ہجرت بھی فرمائی تھی بدر کے بعد احد اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی شرکت باسعادت رہی احد میں جب لوہے کہ کڑیاں حضور انور ﷺ کے رخسار مبارک میں جم گئی تھیں تو آپ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کر نکالا اور اس کامیاب کوشش میں اپنے سامنے کے دانتوں کو شہید فرمالیا۔

غزوہ احد میں آپ نے اپنے باپ عبداللہ کو قتل کیا کہ وہ مشرک تھا اور مکہ مکرمہ کی فوج میں آیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ سے سورۃ مجادلہ کی آخری آیۃ مبارکہ کا نزول ہوا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: نہیں پاؤ گے ایسے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ دوست رکھیں ایسوں کو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا اہل خاندان، یہ ہیں جن کے دلوں میں نقش کر دیا گیا ہے ایمان اور اللہ تعالیٰ کی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی گئی ہے انہیں داخل کیا جائے گا جنتوں میں جہاں نہریں بہتی ہیں اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی رہیں گے، یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی فلاح پانے والی جماعت ہے

ملک فلسطین میں قریۂ عمواس میں جو مابین بیت المقدس و رملہ ہے، مرض طاعون سے ۱۸ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔

فصل۔ الف

(۱۱) حضرت اُبی بن کعب خزرجی انصاریؓ

ابومنذر و ابوطفیل آپ کی کنیتیں تھیں، آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ ثانیہ کے موقع پر اسلام قبول فرمانے والے انصار محترم سے ہیں غزوہ بدر کے بعد دوسرے مشاہد میں بھی آپ نے ہمرکاب حضور ﷺ رہنے کا شرف حاصل کیا آپ ان پہلے چھ اصحاب کرام سے ہیں جنہوں نے حضور رسول اکرم ﷺ کی حیات دنیوی میں قرآن شریف حفظ فرمایا تھا (باقی پانچ صحابہ کرام ہیں حضرت زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابودردا عامر، سعد بن عبید اور ابزید قیس بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بہ تعمیل ارشاد اقدس حضور نبی کریم ﷺ آپ صحابہ کرام کو تعلیم قرآن مجید دیتے تھے ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو فرمایا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مجھے حکم بھیجا ہے کہ تمہیں سورۃ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سناؤں تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ عزوجل نے میرا نام حضور ﷺ کو

بتایا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے جواب میں فرمایا "ہاں" اس پر فرط مسرت وتشکر سے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے آنسو بہنے لگے، حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو سید الانصار کا خطاب بخشا تھا۔ خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو سید المسلمین کے مزید خطاب سے اعزاز بخشا، عہد فاروقی میں آپ نماز تراویح میں مسجد نبوی میں قرآن شریف سناتے تھے اور بعد نماز تراویح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز وتر کی امامت فرماتے تھے آپ کو آنحضور ﷺ کی دنیوی حیات میں فتویٰ دینے کا اختیار تھا اور فتویٰ دیا کرتے تھے۔

آپ پست قد دبلے پتلے تھے، سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے آپ کی عمر شریف نہ معلوم ہو سکی ایام خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں ۳۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن فرمائے گئے۔

(۱۲) حضرت اخنس بن خبیب سُلمی مہاجرؓ

حسب قول بغوری آپ مع اپنے فرزند یزید و پوتے معن رضی اللہ عنہما شریک معرکہ بدر ہوئے لیکن حافظ ابو عمر یوسف مؤلف استیعاب اور ابوالفتح فتح الدین ابن سید الناس مصنف عیون الاثر آپ کی شرکت معرکہء بدر کے قائل نہیں اور صاف لکھتے ہیں کہ کسی صاحب سیر نے آپ کا نام نامی اصحاب بدر میں داخل نہیں کیا احتیاطاً آپ کا اسم گرامی ہماری اس فہرست میں داخل ہے۔

(۱۳) حضرت ارقم بن ابوارقم عبد مناف مہاجرؓ

آپ سابقین اولین مسلمانوں سے ہیں ایک قول ہے کہ آپ ساتویں مسلمان ہوئے تھے، اور دوسرا قول ہے کہ دس کے بعد آپ گیارہویں مسلمان ہوئے، جب مکہ مکرمہ میں

آنحضور ﷺ پر ظلم حد سے بڑھ گیا جیسے حضور نبی کریم ﷺ کو کھلے منہ گالیاں دینا۔ آپ کی راہ میں غلاظت وکانٹے بچھانا، آپ کے جسم انور واطہر پر غلاظت ڈالنا تو حضور سید العالمین ﷺ آپ کے مکان مبارک میں پناہ گزین ہوئے، کوہِ صفا کے دامن میں مسجد الحرام کے باب الصفا کے سامنے اس مبارک مکان کا نشان ۱۳۷۶ ہجری تک باقی تھا۔ عمارت کے داخلی دروازہ پر ترکی حکومت کے ایام میں لگایا ہوا لوح نشان تھا، (توسیع مسجد الحرام کے سلسلہ میں یہ مکان شہید کردیا گیا۔) اس مقدس مکان میں چھٹے سال بنوت میں سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب اور سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہما کے داخلِ اسلام ہونے تک کہ جب مسلمان مردوں کی تعداد چالیس ہوگئی حضور رسول کریم ﷺ کا قیام اقدس رہا، یوم معرکہ بدر حضور رسول اکرم ﷺ نے آپ کو ایک تلوار انعام عطا فرمائی۔ آپ نے اسی ۸۰ سال سے زیادہ عمر پائی ۵۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں واصل بحق ہوئے آپ کی وصیت تھی کہ آپ کی نماز جنازہ عشرہ مبشرہ کے اس وقت تک زندہ صحابی سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پڑھائیں، ان دنوں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ وادیٔ عقیق میں مدینہ منورہ کے بیرونی حصہ میں قیام فرماتے، آپ کا جنازہ مسجد نبوی میں لاکر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا انتظار ہورہا تھا کہ مروان جو اس وقت حاکم مدینہ تھا یہ کہتے ہوئے کہ ایک غیر حاضر صحابی کے انتظار میں کیوں ایک دوسرے صحابی کی نماز جنازہ اور تدفین میں دیر کریں۔ خود نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا، حضرت عبداللہ ابن ارقم رضی اللہ عنہما نے مروان سے حجت شروع کی اتنے میں سیدنا سعد بن ابی وقاص پہنچ گئے اور نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(۱۴) حضرت اسعد بن یزید خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی بقول ابن عقبہ وابن ہشام وبعض دیگر اصحاب سیر اسعد بن یزید ہے اور بقول ابن اسحاق بعض دیگر مورخین سعد بن یزید ہے سب قائل ہیں کہ معرکہ بدر میں آپ کو شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

(۱۵) حضرت انس بن معاذ خزرجی انصاریؓ

معرکہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی آپ ان ستر عالمان دین میں ایک ہیں جو تبلیغ وتعلیم اسلام کے ماہ صفر ۴ ہجری میں میں ملک نجد میں والی نجد کے چچا کی درخواست پر بھیجے گئے تھے درخواست کنندہ ان حضرات کی حفاظت کا خود ضامن ہوا تھا۔لیکن یہ حضرات اس عالقہ میں جب بئیر معونہ نامی مقام کے پاس وارد ہوئے تو مکار قبائل نے اچانک حملہ کیا اور سب کو قتل کر ڈالا۔ایک صحابی عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ کے جو باوجود سخت زخموں کے بچ کر نکل گئے یہ واقعہ جو غزوہ بدر سے ڈیڑھ سال بعد ہوا۔واقعہ بئیر معونہ کے نام سے مشہور ہے۔

ابنِ الحق وابن عقبہ وواقدی وغیرہ نے آپ کا نام مبارک انس بن معاذ لکھا ہے لیکن ابوالاسود برہان الدین شارح عیون الاثر (تصنیف ابن سیدالناس) نے آپ کا اسم گرامی انیس بن معاذ لکھا ہے۔

(۱۶) حضرت انسہ مہاجرص مولیٰ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد فرمائے ہوئے غلام تھے۔ابومسروح یا ابومشرح آپ کی کنیت تھی بعض اصحاب سیر نے آپ کا اسم شریف ابوانسہ بھی لکھا ہے۔جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے وہاں آپ کی خدمت کے لئے ہمیشہ حاضر رہتے،آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف باریابی کے لئے حاضر ہونے والوں کے لئے آپ اجازت اقدس حاصل کرنے کی خدمت انجام دیتے،تمام مورخین متفق ہیں کہ غزوہ احد میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی صرف داؤد بن الحصین نے آپ کو شہداءِ بدر میں داخل کیا ہے بدر میں مشرف بہ

شہادت ہوتے تو ایک سال بعد کے غزوہ احد میں شرکت کیسے ہوئی؟ بقول جمیع مورخین اِلَّا داؤد بن الحصین کے آپ کا وصال عہد خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

(۱۷) حضرت انیس بن قتادہ اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ معرکہ بدر میں مع اپنے مکرم بھائی حضرت خداش رضی اللہ عنہ کے شامل ہوئے بعد آپ نے غزوۂ اُحد میں شرکت فرمائی اور وہاں رتبہ شہادت پر فائز ہوئے بعض مورخین نے آپ کا اسم گرامی انسا بن قتادہ بھی لکھا ہے۔

(۱۸) حضرت اوس بن ثابت خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعر حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مکرم بھائی ہیں آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم کے وقت داخل اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت کے بعد آپ معرکۂ اُحد میں بھی شامل ہو کر وہاں رتبہ شہادت سے سرخرو اور واصل بحق ہوئے۔

(۱۹) حضرت اوس بن خولی خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

نہ صرف معرکۂ بدر میں بلکہ اُحد اور مابعد کے تمام مشاہد میں ہم رکاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہنے کا شرف آپ نے حاصل فرمایا۔

جب حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اقدس ہوا اور صحابہ کرام جمع ہوئے تو منجانب انصار آپ کا انتخاب ذی اعزاز ہوا حاضر رہنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اشرف واطہر وانور کے غسل کے وقت اور آپ بمع حضرت فضل وحضرت قثم فرزندانِ

حضرت عباس رضی اللہ عنہم وحضرت شقران رضی اللہ عنہ، مولیٰ حضور ﷺ لحد اشرف وانور واطہر میں اترے اور جسدِ اقدس واطہر واشرف وانور کو لٹانے کے مبارک شرف وسعادت سے ممتاز ہوئے۔

(۲۰) حضرت ایاس بن اوس اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل فرمایا۔ آپ کے مزید حالات کسی کتاب میں نہیں ملے۔

(۲۱) حضرت ایاس بن بُکیر مہاجرؓ

آپ سابقین اولین مسلمانوں سے ہیں آپ نے دارارقم میں اسلام قبول فرمایا تھا، غزوہ بدر کے بعد اُحد اور تمام دیگر مشاہد میں ہم رکاب حضور نبی کریم ﷺ رہے، معرکہ بدر میں آپ کے ساتھ آپ کے تین برادران مکرم حضرات عاقل، خالد وعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شریک تھے،

اس طرح ایک باپ کے چار فرزندوں کو شرکت کی خاص سعادت انہیں بھائیوں کو نصیب ہوئی حضرت عاقل رضی اللہ عنہ نے بدر میں جام شہادت نوش فرمایا،

حضرت خالد رضی اللہ عنہ ۴ ہجری میں یوم رجیع شہادت سے فائز ہوئے اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت کی سعادت حاصل فرمائی، حضرت رضی اللہ فتح مصر کے وقت حاضر تھے۔

۳۴ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔

فصل ۔ ب

(۲۲) حضرت بُجیر بن ابوبُجیر خزرجی انصاریؓ

حافظ ابن حجر نے ابن اسحٰق و موسیٰ بن عقبہ سے آپ کی شمولیت معرکہ بدر کی روایت نقل کی ہے لیکن ابن مندہ کا قول ہے کہ آپ کے متعلق کسی روایت کا ہونا ہم نہیں جانتے۔

(۲۳) حضرت بحّاث بن ثعلبہ خزرجی انصاریؓ

آپ مع اپنے برادرِ مکرم عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے غزوہ بدر میں شریک ہوئے بعد آپ نے غزوۂ اُحد میں بھی شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۴) حضرت براء بن معرور خزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں بمقام مکہ مکرمہ مشرف بہ اسلام ہوئے اس وقت جن ستر ۷۰ انصار نے بیعتِ اسلام کی ان میں سب سے پہلے آپ کو بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں سے ایک آپ ہیں، اپنی کتاب سیرت عیون الاثر میں ابن سید الناس نے آپ کو غزوہ بدر کے شاملین میں شمار کیا ہے لیکن دوسرے اصحاب سیر و مغازی نے آپ کا ذکر بدریوں میں نہیں کیا ہے بلکہ آپ کا انتقال حضور سید العالمین ﷺ کی ہجرت سے ایک ماہ قبل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ رونق بخش مدینہ طیبہ ہونے کے بعد آپ کی قبر پر بمع صحابہ کرام چار تکبیرات سے نماز پڑھی احتیاطاً آپ کا نام نامی ہم نے اس فہرست میں داخل کیا ہے۔

آپ ہمیشہ کعبۃ اللہ شریف کی جانب نماز ادا کرتے تھے یعنی کعبۃ اللہ شریف کی جانب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہونے سے قبل ہے آپ تمام صحابہ کرام سے پہلے ہیں جنہوں نے کچھ بھی جائداد حضور نبی کریم ﷺ کے لئے وقف کی ہو۔ آپ نے اپنی ثلث جائیداد حضور ﷺ کے لئے وصیتاً وقف کردی تھی، لیکن حضور نبی کریم ﷺ نے اس کو کمال شفقت سے ان کی اولاد پر پھیر دی۔

(۲۵) حضرت بسبسہ بن عمرو خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم شریف بسبس بھی لکھا ہے اور بعض نے بَسبسہ بھی لکھا ہے بالاتفاق جمیع اصحاب سیر ومغازی آپ بدری ہیں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو اور حضرت عدی بن ابی زغبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لانے آگے روانہ فرمایا تھا۔

آپ کو بدری صحابہ میں شمار فرما کر مال غنیمت سے حصہ دیا آپ کے دو برادران مکرم حضرت زیاد و حضرت ضمرہ رضی الہ تعالیٰ عنہما نے بھی معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔

(۲۶) حضرت بسر بن براء بن معرور خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

اوپر مذکورہ حضرت براء بن معرو کے فرزندِ ارجمند عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں اپنے والدِ امجد کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن ۷ ہجری میں خاص قلعہ خیبر کے فتح کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ زہریلا گوشت نوش فرمانے سے واصل بحق ہوئے آپ مشہور تیرانداز تھے، آپ قبیلہ بنی سلمہ سے تھے ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے بنی

سلمہ کے لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا سردار کون ہے تو جواب میں عرض کیا اَلْجَدُّ اِبْنِ قَیس مگر یہ بخیل ہے" تو حضور انور ﷺ نے فرمایا وہ کونسا مرض ہے جو بخالت سے بڑا ہے؟ وہ تمہارا سردار نہیں بلکہ تمہارا سردار سفید گھنگرو بال والا بسر بن براء ہے۔

(۲۷) حضرت بشیر بن سعد خزرجی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ دوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے غزوہ بدر کے بعد اُحد اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور ﷺ کے ساتھ رہنے کی سعادت بھی حاصل فرمائی۔ غزوہ خیبر میں یہود کے خلاف معاہدہ میں موجود ہوئے اہل فرارہ وغدرہ کی تنبیہ کے لئے نبی کریم ﷺ نے شوال ۷ ہجری میں آپ کی سرداری میں تیس مجاہدین کو روانہ فرمایا۔ صرف مظاہرہ مقصود تھا۔ لیکن دشمن نے تیر برسائے جس سے تمام مجاہدین زخمی ہوئے دشمن کے دو آدمی قید کر لئے گئے۔ حضرت سماک رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ مکرم بدر و اُحد کے معرکوں میں آپ کے ساتھ شریک رہے آپ کا ذکر مبارک اگلے صفحات پر ہوگا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتخاب خلافت پر اصحاب میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے آپ تھے، آپ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمامہ میں کفار سے لڑنے اور فتح پانے کے بعد جب روانہ ہوئے تو کوفہ کے قریب مقم عین التمر میں ۱۲ ہجری میں انتقال فرمایا۔

(۲۸) حضرت بلال بن رباح حبشی مہاجرؓ

آپ سابقین اولین سے ہیں آپ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ آپ غلاموں میں سب سے پہلے اسلام قبول فرمانے والے ہیں اور مشہور جلیل المرتبہ صحابہ

گذرے ہیں آپ کا آقا امیہ بن خلف دوپہر کے وقت جلتی ریت پر آپ کو لٹاتا گرم چٹان آپ کے سینے پر رکھتا اور دیگر اقسام کی کئی جسمانی اذیتیں پہنچاتا رہا کہ آپ اسلام ترک فرمادیں آپ تمام مصیبتیں انتہائی صبر سے برداشت فرماتے ہوئے اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔

حتّٰی کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو خریدا اور حضور نبی کریم ﷺ کو بخشا حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو آزاد فرما کر اپنی خدمت گزاری میں رکھ لیا، حضور سرورِ کائنات ﷺ نے جو چودہ وزراء مقرر فرمائے ان میں ایک آپ ہیں اور آپ حضور نبی کریم ﷺ کے خاص مؤذن بھی تھے اور خازن بھی، بدر کے بعد احد اور تمام مشاہد میں بھی آپ حضور نبی کریم ﷺ کے ہم رکاب رہے آپ کے فضائل کثیر وشہیر ہیں۔

بقول جمیع مفسرین سورہ نحل کی ۱۰۶ آیۂ مبارکہ

مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ (پ۱۴)

ترجمہ: ''جو مجبور کیا جائے کفر پر اور اس کا دل ایمان پر جما ہو۔''

کا نزول آپ کے اور حضرات خباب، صہیب، سالم وعمار اور ان کے والدین یاسو سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے حق میں ہوا حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت مشتاق ہے علی عمار وسلمان وبلال کی رضی اللہ عنہما)

آپ کا انتقال ۲۰ ہجری میں شہر دمشق میں ہوا، دمشق کے باب الصغیر کے پاس آپ کا روضہ مبارک ہے آپ پر ظلم وتشدد کرنے والا آپ کا سابق آقا امیہ بن خلف آپ کے سامنے میدان بدر میں حضرت خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا۔

❁......فصل۔ت......❁

(۲۹) حضرت تمیم مولیٰ خراش خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ اپنے آقا حضرت خراش رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شرکت سے مشرف بہ اسلام ہوئے، مزید حالات معلوم نہیں ہوئے۔

(۳۰) حضرت تمیم مولیٰ بنی غنم بن السلم اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے غزوہ بدر کے بعد غزوہ اُحد میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۳۱) حضرت تمیم بن یعار خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت کے علاوہ آپ کے مزید حالات کسی کتاب سے نہیں ملے۔

❁......فصل۔ث......❁

(۳۲) حضرت ثابت بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

بعض مورخین نے آپ کے والد کا نام اقرن بھی لکھا ہے آپ نے معرکہ بدر میں

شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی اور سن ۸ ہجری کے جنگ موتہ میں بھی شریک ہوئے موتہ میں جب علمبردار اسلام حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آپ نے فوراً علم اسلام کو سنبھالا بعد میں آپ نے علم کو حضرت خالد بن لید رضی اللہ عنہ کو پیش کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو خود اس واقعہ کے شاہد ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ نے علم پیش کرتے ہوئے کہا تم مجھ سے بہتر جنگی اصول جاننے والے ہو، کیا تم نے ہمیں بدر میں نہیں دیکھ، ہم نے وہاں اپنی کثرت کے بل پر فتح نہیں پائی تھی عہد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں کفار سے لڑتے ہوئے جھوٹے مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد اسی کے ہاتھوں بمقام بزخہ آپ شہید ہوئے جس نے حضرت عکاشہ بن محصن بدری صحابی کو بھی شہید کیا، آخر کار طلیحہ کو شکست ہوئی وہ تائب ہو کر داخل اسلام ہوا،

سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے ایک وقت طلیحہ سے فرمایا میں تجھ سے کیسے محبت کروں تو نے دو صالحین صحابہ ثابت بن اقرم اور عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہما کو قتل کیا ہے تو طلیحہ نے جواب میں کہا

ان حضرات کو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اعلیٰ مرتبہ (یعنی شہادت کا مرتبہ) دلوایا اور مجھے ان کے ہاتھوں رسوا نہ فرمایا

(یعنی میں ان کے ہاتھ سے بحالت کفر نہیں مرا)

(۴۳) حضرت ثابت بن ثعلبہ الجذع خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ عقبہ سوم میں بیعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف بہ اسلام ہوئے غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف پایا، غزوۂ طائف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور وہاں شہادت کے رتبہ سے فائز ہوئے۔

(۳۴) حضرت ثابت بن خالد خزرجی انصاریؓ

آپ نے شرکت باسعادت معرکۂ بدر کے بعد غزوہ احد میں بھی شرکت کی مزید سعادت حاصل فرمائی

بعد ازاں بہ قول بعض آپ ماہِ صفر ۴ ہجری میں واقعہ بیر معونہ میں شہید ہوئے اور بقول دیگر مورخین ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں شہادت سے سرخرو ہوئے۔

(۳۵) حضرت ثابت بن عمرو بن زید خزرجی انصاریؓ

بدر کی لڑائی میں شرکت باسعادت کے بعد آپ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور وہاں رتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۶) حضرت ثابت بن ھزال خزرجی انصاریؓ

بدر کی لڑائی میں آپ نے شرکت کی سعادت حاصل فرمائی عہد خلافت سید ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں جنگ یمامہ میں آپ کو رتبہ شہادت نصیب ہوا۔

(۳۷) حضرت ثعلبہ بن حاطب اوسی انصاریؓ

آپ نے بدر اور اُحد کے غزوات میں شرف شرکت حاصل فرمایا اُحد میں رتبہ شہادت بھی حاصل فرمایا،

آپ کے برادر محترم حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ کا شمار بھی شاملین غزوہ بدر میں ہے۔ان کی منقبت ذیل میں ملاحظہ ہو۔

(۳۸) حضرت ثعلبہ بن عمرو خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

بدر، احد، خندق اور تمام دوسرے مشاہد میں بھی ہم رکاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہنے کا شرف حاصل فرمایا، عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں سن ۱۶ ہجری ملک عرب میں جست مدائی کے معرکہ میں شہید ہوئے۔

بعض اصحاب سیر کا یہ بھی قول ہے کہ آپ کا وصال ایام خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

(۳۹) حضرت ثعلبہ بن عنمہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

عقبہ سوم میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے آپ نے مع حضرت معاذ بن جبل وحضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہما بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا بقول مورخ ابن اسحٰق آپ غزوہ خندق میں شہید ہوئے، بقول حضرت عمر بن زبیر رضی اللہ عنہما آپ کو رتبہ شہادت باسعادت غزوہ خیبر میں حاصل ہوا لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

(۴۰) حضرت ثقف بن عمرو مہاجر رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی بعض نے ثقف بن عمرو بھی لکھا ہے اور واقدی نے ثقاف بن عمر لکھا ہے آپ اپنے دو برداران مکرم ملاج و مالک رضی اللہ عنہما کے ساتھ شریک غزوۂ

بدر ہوئے، محرم سن ۷ ہجری میں غزوہ خیبر میں لڑتے ہوئے اسیر بن رزام یہودی کے ہاتھ سے آپ شہید ہوئے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں رتبہ شہادت حاصل کیا۔

فصل۔ج

(۴۱) حضرت جابر بن عبداللہ بن رياب خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ عقبہ اول کے ان چھ صحابہ عالی مقام میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ میں اہل مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا، آپ نے بعد میں احد، خندق اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور اکرم ﷺ کے لشکر میں رہنے کا اعزاز حاصل فرمایا۔

(۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ مشہور راوی احادیث گذرے ہیں آپ ابھی لڑکے تھے کہ بیعت عقبہ سوم میں مکہ معظمہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ داخل اسلام ہوئے، بعض نے لکھا ہے کہ آپ مقام بدر میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پانی پلانے والے تھے، لیکن آپ کی حاضری بدر کی شہادت نہایت ضعیف ہے بعد معرکہ بدر آپ آنحضور ﷺ کے ساتھ اٹھارہ غزوات میں تشریف لے گئے۔ آپ بہت دولت مند تھے نوے سال سے کچھ زیادہ عمر پائی آخری عمر میں بینائی جاتی رہی، ۷۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا، حضرت اَبان بن عثمان رضی اللہ عنہما نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی، حضرت ابان اس وقت امیر مدینہ تھے۔ تینوں عقبہ میں شامل ہونے والے

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے آخر میں دنیا سے آپ کا کوچ ہوا، اور اگر مان لیا جائے کہ آپ واقعی شریک غزوہ بدر تھے تو تمام بدری اصحاب کرام رضی اللہ عنہم میں سے اس عالم فانی سے آخری رخصت فرمانے والے بھی آپ ہی ہوئے۔ ورنہ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جن کا وصال سن ۶۰ ہجری میں ہوا حضرت جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ، جن کا وصال سن ۶۱ ہجری میں ہوا۔

(۴۳) حضرت جبار بن صخر خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں بیعت اسلام کرنے والے ستر مدنی اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ بھی ایک ہیں بدر احد اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ ۳۰ ہجری میں بہ عمر باسٹھ سال مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

(۴۴) حضرت جبر بن عتیک اوسی رضی اللہ عنہ

نہ صرف معرکہ بدر بلکہ بعد کے تمام دوسرے مشاہد میں بھی ہم رکاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہنے کا امتیازی شرف حاصل فرمایا تمام عمر مدینہ منورہ میں گذاری سن ۶۱ ہجری میں جب آپ کی عمر شریف نوے ۹۰ سال تھی آپ کا وصال ہوا اگر آپ کے وصال کی تاریخ صحیح ہے تو بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں دنیا سے آخری رخصت فرمانے والے آپ ہوئے۔ ورنہ ۶۰ ہجری میں واصل بحق ہونے والے حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ آخری انتقال فرمانے والے ہیں بدری اصحاب ہیں یا اوپر مذکور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جن کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا بشرطیکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی شرکت غزوہ بدر کی روایت صحیح ہو۔

(۴۵) حضرت جبیر بن ایاس خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی جبیر بن ایاس بھی لکھا ہے آپ نے غزوہ بدر کے بعد غزوۂ اُحد میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

❁......فصل۔ح......❁

(۴۶) حضرت حارث بن انس بن رافع اوسی انصاریؓ

آپ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے تھے، آپ نے غزوہ بدر میں شرکت باسعادت حاصل فرمائی، اور بعد میں غزوہ احد میں شریک ہوئے جس میں آپ کو شہادت عالی مرتبت حاصل ہوئی۔

(۴۷) حضرت حارث بن اوس بن رافع اوسیؓ

آپ بھی قبیلہ بنی عبدالاشہل سے تھے، آپ کے حالات مبارک میں بھی شرکت باسعادت غزواتِ بدرواحد لکھی ہے گواُحد میں آپ کے شہادت پانے کا ذکر نہیں کیا ہے،

لیکن مورخین کا گمان غالب ہے کہ ۴۶ اور ۴۷ ایک ہی نام ہیں جو غلطی سے جدا ولدیت سے دہرایا گیا ہے۔ دونوں کے دادا کا نام اور قبیلہ کا نام ایک ہی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

(۴۸) حضرت حارث بن اوس بن معاذ اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

سید الاوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے برادر زادہ بعد سعادت شرکت غزوہ بدر آپ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور وہاں بہ عمر اٹھائیس سال شہادت سے سرخرو ہوکر راہئ جنت الفردوس بریں ہوئے، مسلمانوں کے خلاف قبائل کو لگا تار ابھارتے رہنے والا سخت دشمن اسلام کعب بن الاشرف یہودی کو جن پانچ صحابہ نے جا کر قتل کیا ان میں آپ بھی ایک ہیں۔

(۴۹) حضرت حارث بن حاطب اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

لشکر اسلام مدینہ منورہ سے جانب قافلہ ابوسفیان روانہ ہونے کے بعد حضور ﷺ نے مقام روحا سے آپ کو اور حضرات ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر و حارث بن صمہ بن عدی رضی اللہ عنہم کو مدینہ منورہ میں خاص حفاظتی خدمات پر مامور فرما کر واپس روانہ فرمایا۔لیکن ان حضرات کا شمار بدریوں میں فرما کر مالِ غنیمت سے ان کو برابر حصہ عطا فرمایا۔آپ نے بعد میں احد اور خندق کے معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا اور بیعت الرضوان کے موقع پر بھی شرف حاضری سے ممتاز ہوئے سن ۷ ہجری میں غزوہ خیبر میں ایک تیر سے دماغ کی ہڈی شق ہوگئی اور آپ کو رتبہ شہادت حاصل ہوا۔

(۵۰) حضرت حارث بن خزمہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

ابوبشیر آپ کی کنیت تھی، آپ بنی غنم حلفاء بنی عبدالاشہل سے تھے بدر کے بعد اُحد خندق اور دوسرے تمام مشاہد میں حضور سید العالمین ﷺ کے لشکر میں داخل رہنے کا

شرف حاصل فرمایا، غزوۂ تبوک میں حضور نبی کریم ﷺ کا ناقہ اتفاقاً جنگ کی طرف نکل گیا تو گستاخ منافقوں نے طعنہ دیا کہ اپنے ناقہ کی خبر جس محمد (ﷺ) کو نہ ہو وہ آسمانوں کی خبریں کیا جانتے ہوں گے، اس پر حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''میں نہیں جانتا ان باتوں کو جن کا علم مجھے اللہ تعالیٰ سے عطا ہوتا ہے۔ اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ناقہ وادی کے فلاں شعب میں ہے اور حضرت حارث بن خزمہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ جاؤ اور اسے لے آؤ'' چنانچہ آپ روانہ ہوئے اور ناقہ پکڑ لائے ۴۰ ہجری بہ عمر سڑسٹھ ۶۷ سال آپ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(۵۱) حضرت حارث بن خزمہ اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

ابن سید الناس نے آپ کو ابو بشیر کنیت والے اور بنی عبد الاشہل کے حلیف بتایا ہے پہلے یہی نام قبیلہ خزرج میں اور بعد دوبارہ قبیلہ اوس میں دیا ہے اس طرح ایک نام دو وقت شمار کیا ہوا معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

(۵۲) حضرت حارث بن ابوخزمہ بن امیہ بن برک اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

حسب قول ابن سید الناس آپ نے اپنے برادر مکرم حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک غزوہ بدر ہوئے لیکن ابن حجر عسقلانی وابن الاثیر وابوعمر یوسف وغیرہم آپ کے بھائی حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی شرکت معرکہ بدر کے معترف ہیں، اور حضرت حارث بن ابوخزمہ رضی اللہ عنہ کا کوئی ذکر ہی نہیں،

غالباً یہ اسم گرامی کسی غلطی سے داخل فہرست ابن سید الناس ہے۔ احتیاطاً ہم نے بھی داخل کیا ہے۔

(۵۳) حضرت حارث بن صمہ خزرجی انصاریؓ

آپ اسلامی لشکر کے ساتھ روانہ ہوکر مقام روحا تک پہنچے وہاں سے حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو اور حضرات حارث بن حاطب وعاصم بن عدی وابولُبابہ رفاعہ بن عبدمنذر کو مدنیہ منورہ میں خاص حفاظتی خدمات پر مامور فرما کر واپس روانہ فرمایا، جنگ احد کے بہادرانِ ثابت قدم میں آپ کا شمار ہے

اُحد میں آپ نے عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کو بڑی شجاعت سے قتل کیا اور اس کا تمام جنگی سامان لے لیا حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کی بہادری کے صلہ میں وہ تمام جنگی اسلحہ وغیرہ آپ ہی کو انعام فرمایا اس طرح انعام اور کسی معرکہ احد میں نہیں عطا ہوا۔ ماہ صفر ۴ ہجری کے واقعہ بیر معونہ میں آپ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۵۴) حضرت حارث بن عرفجہ اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کے مزید حالات کسی کتاب سے بھی نہیں ملے۔

(۵۵) حضرت حارث بن قیس اوسی انصاریؓ

فقط ابن سیدالناس نے عیون الاثر میں آپ کی شمولیت غزوۂ بدر کا ذکر کیا ہے لیکن ابن الاثیر مصنف سدالغابہ اور حافظ ابوعمر یوسف مصنف استیعاب اور ابن حجر عسقلانی مصنف اصابہ وغیرہم نے آپ کی شرکت کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔

(۵۷) حضرت حارث بن قیس خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

ابو خالد آپ کی کنیت تھی مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں بیعت حضور نبی کریم ﷺ سے مشرف بہ اسلام ہوئے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی سعادت کا مزید شرف حاصل فرمایا۔ سن ۱۲ ہجری جنگ یمامہ میں زخمی ہو کر مدینہ منورہ واپس ہوئے لیکن زخموں سے جانبر نہ ہو سکے سن ۱۳ ہجری میں آغاز خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں انتقال فرمایا پس آپ کا شمار شہداء یمامہ میں کیا گیا۔

(۵۸) حضرت حارثہ بن سراقہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی والدہ ماجدہ رُبیع بنتِ نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو پھوپھی تھی، حضرت انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ انصار میں سب سے پہلے شہید ہیں جب آپ بدر میں آغاز جنگ سے پہلے ایک حوض سے پانی نوش فرما رہے تھے، حبان عرقہ نے لشکر قریش سے آپ کو تیر کا نشانہ بنایا، تیر آپ کے حلق میں لگا اور بجائے حوض کے پانی کے آپ نے وہیں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی والدہ ماجدہ عنہا کے سوال پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک نہیں کئی جنتیں ہیں اور حارثہ رضی اللہ عنہ کا مقام فردوسِ اعلیٰ ہے۔

(۵۹) حضرت حارثہ بن نعمان خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ بڑے عالم وفاضل تھے، بدر، اُحد، خندق اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور پرنور ﷺ کے ساتھ رہے۔

ایک وقت جب آنحضور ﷺ مع ایک ملاقاتی کے مسجد اقدس کے دروازہ پر بازو حجرہ میں رونق افروز تھے آپ اتفاقاً حاضر ہوئے اور ادب سے سلام عرض کیا حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ ملاقاتی نے بھی سلام کا جواب دیا۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں اس وقت میرے پاس کوئی دوسرا بھی نظر آتا ہے آپ نے جواب میں عرض کیا ہاں'' حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل (علیہ السلام) ہیں اور انہوں نے بھی تمہارے سوال کا جواب دیا ہے۔

اور ایک دفعہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت انور واقدس حضور ﷺ ہوئے جب کہ آنحضور ﷺ کسی سے سرگوشی فرمارہے تھے ایسے کلام میں سلام کے ذریعہ خلل انداز ہونا بے ادبی تصور فرما کر آپ ادب سے خاموش بیٹھ گئے، اس پر ملاقاتی جو حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے عرض کیا اگر یہ سلام عرض کرتے تو ہم جواب دیتے، اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا'' اے جبرائیل (علیہ السلام) کیا آپ ان کو جانتے ہیں؟ جواب میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا'' ہاں میں جانتا ہوں یہ ان اسی اصحاب سے ہیں جنہوں نے یوم حنین صبر کیا کہ جن کا اور جن کی اولاد کا رزق اللہ تعالیٰ نے جنت میں مقرر کر رکھا ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جنت میں داخل ہوئے تو قرأۃ سنی اور دریافت فرمایا کہ یہ کون قرآن شریف پڑھ رہا ہے، تو عرض کیا گیا حارثہ بن نعمان (رضی اللہ عنہ) تو فرمایا حضور انور ﷺ نے کہ یہ اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنیوالا ہے (جاننا چاہیے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ایک جسمانی معراج کے علاوہ کئی روحانی معراج بھی ہوئے ہیں)

آپ کا انتقال ایام خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ آخری عمر میں آپ کی بینائی جاتی رہی تو ایک ڈورا اپنے حجرہ اور باہر کے دروازہ سے باندھ رکھی تھی اور حجرہ میں پاس کھجوریں رکھی تھیں جب کوئی سائل آپ کے دروازہ پر آتا تو ڈور پکڑے ہوئے دروازے

پر پہنچ کر سائل کو کھجور عنایت فرماتے، آپ کی اولاد نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں ہم اس خدمت کے لئے حاضر ہیں فرماتے کہ حضور نبی کریم نے فرمایا مَناوَلَتُه الْمِسْكِيْنَ تَقِى مِيْتَةَ السُّوءِ (مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بری موت سے بچاتا ہے۔

(۶۰) حضرت حاطب بن ابوبلعتہ مہاجرؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی اور بیعت الرضوان میں بھی شامل تھے، قرآن شریف کے اٹھائیسویں ۲۸ پارہ میں سورۃ ممتحنہ کا پہلا رکوع حضرت حاطب کی شان میں ان کی اور دوسرے مومنین کی ہدایت کے لئے نازل ہوا پہلی آیت مبارکہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (پ ۲۸) میں اللہ تعالیٰ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو مومن کا خطاب والقاب عطا فرمایا ہے۔ ان آیات مبارکہ کے نزول کا باعث یوں ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ فتح فرمانے کے لئے تیاری فرما رہے تھے تو بنی ہاشم کے خاندان کی ایک لونڈی سارہ نامی بحالت محتاجی مدینہ منورہ میں پہنچی، بنی عبدالمطلب نے اس کی ہر طرح سے امداد فرمائی، حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے دس دینار اور ایک چادر اس کو عنایت فرما کر ایک خط اہل مکہ مکرمہ کے نام بھی دیا جس میں مطلب یہ تھا کہ حضور سیدی العالمین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ پر چڑھائی کرنے والے ہیں تم اپنے بچاؤ کی تدابیر کر لو سارہ یہ خط لیکر روانہ ہوئی، حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لائے اور اس معاملہ کی خبر دی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی ابن ابو طالب و حضرت زبیر بن عوام و حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کو ایک تیز ناقہ پر اس ہدایت کے ساتھ روانہ فرمایا کہ روضہ خاخ نامی مقام تک جائیں وہاں اس عورت سارہ نامی کو پائیں گے، جس کے پاس ایک خفیہ رقعہ ہے وہ لے آئیں چنانچہ یہ حضرات روضہ خاخ پہنچے اور وہاں سارہ کو پایا اور جب اس سے وہ

خط طلب کیا تو اس نے ضد سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ کوئی خط اس کے پاس نہیں اور قسم بھی کھائی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تلوار کھینچی اور فرمایا خط پیش کر یا تجھے قتل کروں گا، ہمارے آقا حضور نبی کریم ﷺ ہرگز ہرگز غلط فرمانے والے نہیں اور حضور ﷺ نے نزول وحی سے خبر پائی ہے خوف زدہ ہو کر اپنے جوڑے میں سے اس نے خط نکالا اور پیش کیا، جب یہ خط حضور سرور عالمین ﷺ کو ملا آپ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور سوال فرمایا، حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے خوف وشرمندگی کے ساتھ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضور میرے متعلق جلدی نہ فرمائیں جب سے میں داخل اسلام ہوا ہوں کبھی کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیاز مندی نصیب ہوئی کبھی حضور کی خیانت نہیں کی اور جب سے مکہ مکرمہ چھوڑا اہل مکہ مکرمہ کی محبت ذرہ بھر بھی مجھ میں نہ آئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور قوم قریش سے نہیں ہوں، میرے علاوہ جتنے مہاجرین مکہ مکرمہ کے یہاں ہیں ان کے خویش واقارب واہل قبیلہ مکہ مکرمہ میں موجود ہیں جو ان کے اہل وعیال کی نگرانی کرتے ہیں لیکن میرے رشتہ دار وہاں کوئی بھی نہیں جو میرے قرابتداروں کی نگرانی کریں اور مجھے اس امر میں اندیشہ تھا اس لئے میں نے چاہا کہ اہل مکہ مکرمہ پر کچھ احسان کروں تاکہ وہ میرے اقارب کو نہ ستائیں اور مجھے یقین واثق تھا کہ اہل مکہ مکرمہ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہونے والا ہے۔ اور میرا خط انہیں کوئی فائدہ نہ بخشے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا یہ عذر قبول فرمایا اور ان کے قول کی تصدیق فرمائی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت حاضر تھے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت عطا ہو کہ اس منافق کی گردن ماروں کہ اس نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی اور آپ حضور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے تب حضور سید الانبیا رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا "اے عمر! اللہ عزوجل خبردار ہے کیا حاطب بدری نہیں ہیں؟ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رب العلمین نے اہل غزوہ بدر کے حق میں فرمایا ہے:

اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْغَفَرْتُ لَكُمْ وَوَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ

ترجمہ: ''تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور جنت تمہارے لئے واجب کردی ہے۔''

یہ سنتے ہی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آنسو جاری ہوگئے اس واقعہ کے فوراً بعد سورۃ ممتحنہ کے شروع کی آیہ مبارکہ کا نزول ہوا۔

معرکہ بدر کے چار سال بعد سن ۶ ہجری میں حضور رسول کریم ﷺ نے مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس آپ کو سفیر بنا کر بھیجا آپ نے وہاں نہایت خوب گفتگو فرمائی مقوقس نے سوال کیا کیا تمہارے آقا نبی ہیں؟ جواب میں فرمایا ہاں وہ رسول اللہ ہیں۔ مقوقس نے کہا تو پھر انہوں نے کیوں اپنی قوم پر بددعا نہ کی کہ جب اپنے شہر سے نکالے گئے؟ جواب میں حضرت حاطب نے فرمایا سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ السلام کے متعلق اے بادشاہ تم گواہی دیتے ہو کہ وہ رسول اللہ تھے؟ پھر کیوں انہوں نے اپنی قوم پر بددعا نہ کی، جب ان کو سولی دینا چاہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اوپر اٹھالیا؟ مقوقس نے یہ سن کر کہا مرحبا تم حکیم ہو جو ایک سب علوم کے ماہر حکیم کے پاس سے آئے ہو۔ بعد مقوقس نے حضور ﷺ کی خدمت انور میں بمع دیگر ہدایہ کے تین لونڈیاں بھی حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ھدیہ ارسال کیں یعنی سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی بہن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ایک تیسری لونڈی،

حضور انور اقدس ﷺ نے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حرم میں داخل فرمایا اور وہ والدہ ہوئیں، فرزند نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سیرین رضی اللہ عنہا کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بخشا اور ان سے ان کے فرزند عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، تیسری لونڈی حضرت ابوجہم ابن حذیفہ العدوی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی۔

سن ۳۰ ہجری میں بہ عمر پینسٹھ سال حضرت حاطب رضی اللہ عنہ واصل بحق ہوئے اور آپکی نماز جنازہ خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ جنت البقیع میں آپکی تدفین ہوئی۔

(٦١) حضرت حاطب بن عمرو مہاجرؓ

آپ سابقین اولین سے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے اسلام قبول فرمایا تھا۔ تمام مورخین متفق ہیں کہ آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(٦٢) حضرت حباب بن منذر خزرجی انصاریؓ

ابوعَمر وابوعُمر آپ کی کنیتیں تھی، جب وادیٔ بدر میں اسلامی لشکر داخل ہوا اور ایک کنویں کے قریب ٹھہرا تو آپ نے حضور نبی کریم ﷺ سے ادب کے ساتھ دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے نزول کا یہ مقام کیا باعث وحی الٰہی آپ نے اختیار فرمایا ہے یا جنگی نظریہ سے یہ مقام پسند فرمایا ہے اور جب معلوم ہوا کہ مقام نزول لشکر وحی کے اشارہ سے نہیں تھا تو آپ نے رائے دی کہ وادی میں آگے بڑھ کر جہاں متعدد گڑھے تھے لشکر اسلام قیام کرے تاکہ دشمن ان گڑھوں کے قبضہ اور پانی سے محروم رہے۔ آنحضور ﷺ آپ کی رائے پسند فرمائی اور اس پر عمل ہوا آپ کا لقب ذُوالرّائیے مشہور ہوا۔ معرکہ بدر کے بعد بھی تمام مشاہد میں آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے غزوہ خیبر کے موقع پر جب لشکر اسلام نے اس میدان میں نزول فرمایا جو درمیان اہل خیبر و بنوغطفان ہے اہل خیبر کی مدد کرنے سے قاصر رہے،

مقام خیبر میں یہودیوں کے جو دس قلعے تھے ان میں قلعہ صعب تین یوم کے محاصرہ کے بعد آپ کی سرداری میں فتح ہوا اور کثیر سامان جنگ ورسد اس قلعہ سے ملا قلعہ ابی کے فتح ہونے میں بھی آپ سے نمایاں بہادری ظاہر ہوئی تھی۔

ایام خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(۶۳) حضرت حبیب بن اسود خزرجی انصاریؓ

بعض مورخین نے آپ کا اسم گرامی حبیب بن اسود بن سعد لکھا ہے اور بعض نے حبیب بن اسلم بھی لکھا ہے سب مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ نے شمولیت غزوہ بدر کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۶۴) حضرت حرام بن ملحان خزرجی انصاریؓ

آپ ام سلیم والدہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھائی اور یوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں، اپنے برادر مکرم حضرت سُلَیم بن ملحان کے ساتھ شریک غزوۂ بدر ہوئے اور بعد غزوۂ اُحد میں بھی شرکت کی مزید سعادت سے مشرف ہوئے، صفر سن ۴ ہجری کے بئیر معونہ کے واقعہ میں دونوں بھائی شہادت سے فائز ہوئے،
حضرت حرام کے سر پر عامر بن طفیل کی ضرب لگی اور خون بہنے لگا تو اس خون کو اپنے ہاتھ میں لے کر منہ پر ملتے اور فرط خوشی وتشکر فرماتے تھے اے رب کعبہ مجھے میرا مقصود مل گیا (یعنی شہادت کا مرتبہ مل گیا)

(۶۵) حضرت حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ خزرجیؓ

آپ نے بدر اور اُحد دونوں غزوات میں بمع اپنے برادر مکرم حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جو صاحب الاذان کے لقب سے مشہور تھے شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(٦٦) حضرت حصین بن حارث بن عبدالمطلب مہاجرؓ

حضور سید العالمین نبی کریم ﷺ کے محترم چچازاد بھائی ہیں آپ نے بمع آپ کے برادران مکرم حضرت عبیدہ و طفیل رضی اللہ عنہ کے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شہادت نصیب ہوئی، آپ اور حضرت طفیل احد میں بھی اور بعد کے تمام مشاہد میں بھی ہم رکاب حضور نبی کریم ﷺ رہے۔

آپ اور حضرت طفیل رضی اللہ عنہ دونوں نے سن ۳۱ یا سن ۳۲ یا سن ۳۳ ہجری میں انتقال فرمایا۔ پہلے حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا اس دارِ فانی سے کوچ ہوا چار ماہ بعد آپ (حضرت حصین رضی اللہ عنہ) کا وصال ہوا۔

آپ بڑے عابدوزاہد و سخی گزرے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سورۃ فاطر کی انتیسویں آیت اور سورۃ کہف کی اخری آیۃ مبارکہ آپ کی شان اقدس میں نازل ہوئی۔ یعنی آیۃ مبارکہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ (پ۲۲ سورۃ فاطر)

ترجمہ بے شک وہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور علانیہ وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز نقصان نہیں اور آیہ مبارکہ

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۧ (پ۱۶)

ترجمہ: ''جس کو اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اس کو چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

(٦٧) حضرت حمزہ بن حُمیر خزرجی انصاریؓ

مورخ واقدی کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ بن حمیر بدری صحابی ہیں مورخ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ حارثہ بن حمیر بدری صحابی ہیں، مورخ ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ بدر میں جو شریک ہوئے وہ بنی سلمہ کے حلفی برادران قبیلہ اشجع کے دو بھائی حارثہ بن خُمیر اور عبداللہ بن خمیر تھے، ابن اسحٰق ہی نے دوسری جگہ بیان کیا ہے کہ قبیلہ اشجع کے جو دو بھائی شریک غزوۂ بدر ہوئے ان کے نام خارجہ بن حمیر اور عبداللہ بن حمیر ہیں اور اپنی شرح عیون الاثر (مصنفہ ابن سید الناس) میں ابن الاسود غلی نے یقین کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضرت حمزہ بن حمیر اور ان کے بھائی عبداللہ بن حمیر دونوں نے معرکۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کیا، پس ثابت ہے کہ حمیر یا خمیر کے دو فرزندوں نے شرکت کی۔ ایک کا نام عبداللہ اور دوسرے کا نام یا حمزہ یا حارثہ یا خارجہ رضی اللہ عنہما۔

(٦٨) حضرت حمزہ بن عبدالمطلب مہاجرؓ

آپ حضور رسول کریم ﷺ سے عمر میں چار سال بڑے تھے اور آپ آنحضور ﷺ کے چچا بھی تھے اور خالہ زاد بھائی بھی تھے اور رضاعی بھائی بھی تھے آپ کی والدہ ماجدہ ہالہ حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ مطہرہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حقیقی چچازاد بہن تھیں اور ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آنحضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو اور آپ کو اور چار سال بعد حضور ﷺ کو اپنا دودھ پلایا تھا۔ نبوت کے چھٹے سال آپ نے دار ارقم میں تشریف فرما ہو کر اسلام قبول فرمایا اور آپ کے تین دن بعد سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول فرمایا۔ ان دو جلیل الشان دلاور

بہادر سرداران قریش کے اسلام سے مشرف ہونے کے بعد اسلام کو بڑی عزت وشوکت وقوت وشہرت حاصل ہوئے اور مسلمانوں پر دن دیہاڑے مظالم میں تخفیف ہوئی اور مسلمان اعلانیہ داخل کعبہ شریف ہوکر اپنی عبادتیں کرنے لگے۔

آپ بڑے بہترین نشانہ باز اور نہایت نامور بہادر تھے، آپ کی بہادری قریش میں ضرب المثل تھی، دوسرے قریشی بہادران آپ کی بہت تعظیم وتکریم کرتے تھے اور آپ سے ڈرتے تھے۔ بحکم الٰہی حضور انور اقدس ﷺ نے آپ کو اسد اللہ کا ممتاز لقب بخشا تھا اور جب آپ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو سید الشہداء کا مکرم لقب بھی آپ کو عطا ہوا، قبل داخل اسلام ہونے کے ایک دن آپ شکار سے واپس ہو رہے تھے کہ راہ میں سنا کہ اس روز ابوجہل نے آپ کے بھتیجے محمد (ﷺ) کو بہت سخت وست کہا ہے تو غیرت ہاشمی نے جوش دلایا اور آپ آگ بگولا ہو کر کعبۃ اللہ شریف کے پاس اس وقت مجمع احباب میں بیٹھے ہوئے ابوجہل ملعون کے پاس پہنچ کر اپنی شکاری کمان سے ایسا مارا کہ سر سے خون جاری ہوگیا، ابوجہل ورفقاء مرعوب ومبہوت ہوکر دم بخود ہو رہے آپ وہاں سے سیدھے دار ارقم پہنچے اور اپنے عزیز بھتیجے ﷺ کے دست حق پر بیعت اسلام سے فوراً مشرف ہوئے۔

ہجرت مدینہ منورہ کے چھ ماہ بعد ماہ رمضان سن ۱ ہجری میں مسلمانوں کی حفاظت اور اسلام کی عزت کے لئے سب سے پہلے جو لشکر حضور نبی کریم ﷺ نے مقام سیف البحر روانہ فرمایا جہاں دشمن اسلام ابوجہل کی سرداری میں مکہ مکرمہ سے مسلمانوں پر حملہ کرنے تین سو سواروں کی فوج آرہی تھی کہ اس کی مدافعت کی جائے وہیں مہاجرین کا دستہ تھا جس کے سردار آپ اسد اللہ ورسولہٗ، بنائے گئے تھے اور آپ کا علم خود آنحضور ﷺ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے باندھا تھا، دونوں لشکر مقابل ہوئے مگر قبیلہ جہنیہ کے سردار مجدی بن عمرو نے جن کا طرفین سے معاہدہ ہوا تھا درمیان میں ہوکر جنگ وقتال روک دیا، بغیر لڑائی کے دونوں لشکر واپس ہوئے اس

واقعہ کے ایک سال بعد غزوۂ بدر ہوا، میدان بدر میں سب سے پہلے مبارزہ میں آپ نے شیبہ بن ربیعہ کو ایک ہی وار میں واصل جہنم فرمایا بعد میں بمع سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم عتبہ کو قتل کیا۔

بعدازاں جب طرفین کی فوجوں میں گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی آپ نے دوتلواروں سے کشتوں کے پشتے لگادیئے سولہویں شوال سن ۳ ہجری میں بے نظیر شجاعت سے غزوہ احد میں آپ نے اکتیس کفار کو واصل جہنم فرمایا بعد میں جبیر بن مطعم بن عدی کا حبشی النسل غلام وحشی نامی جو حربہ کے استعمال میں کمال تھا اور جس کو اس کے آقا نے اس شرط پر آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا کہ وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرے کہ انہوں نے معرکہ بدر میں اس کے چچا طعمہ بن عدی کو قتل کیا تھا اور جس کو قریشی سپہ سالار ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے بھی جو بیٹی تھی عتبہ بن ربیہ اور بھتیجی شیبہ بن ربیعہ کی جن کو آپ نے بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا بڑے انعامات کا لالچ دیا تھا اگر وہ آپ کو قتل کرے جب آپ زخموں سے چور ہوکر تھکے ماندے ذرا سانس لینے میدان اُحد کے کنارے لیٹ گئے تھے وحشی نے تاک کر اپنا حربہ ایسا پھینکا کہ ناف کے پاس شکم مبارک کو چاک کر دیا اور آپ جانبر نہ ہو سکے، عمر شریف ساٹھ سال تھی، ہندہ اور دوسری قریشی عورتوں نے آپ کے جسد اطہر کا ایسا مثلہ کیا کہ پہچاننا سخت دشوار ہو گیا آپ کے کلیجہ کو کاٹ کاٹ کر چبایا، نگلنا چاہا تو کوشش بے سود ہوئی بعد میں ہندہ وحشی وغیرہ سب اسلام سے مشرف ہوئے۔

آپ کے جسد اطہر پر حضور نبی کریم ﷺ جب تشریف فرما ہوئے اتنا روئے کہ ہچکی بندھ گئی اور فرماتے رہے۔

یَاحَمْزَۃَ یَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا اَسَدَاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یَافَاعِلَ الْخَیْرَاتِ یَاکَاشِفَ الْکُرُبَاتِ، یَاذَابًا عَنْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ.

ترجمہ: ”اے رسول اللہ کے چچا، اے شیر اللہ کے اور شیر اس رسول کے،

اے نیکیوں کے کرنیوالے، اے رنج والم دور کرنیوالے، اے رسول اللہ کے رخ سے پہچان کرنیوالے۔"

آپ کی مصیبت کے برابر میرے لئے کوئی دوسری مصیبت ہرگز نہیں ہوسکتی، آپ کے جنازہ پر ستر تکبیروں سے نماز ادا فرمائی گئی، جب دوسرے شہداء احد کے جنازے لائے جاتے تھے تو وہ آپ کے جنازہ کے پیچھے رکھے جاتے تھے اور ان پر حضور رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے۔

یوں اُحد میں جو ستر مجاہدین شہید ہوئے اتنے بار یعنی ستر بار حضرت سید الشہداء پر نماز جنازہ ادا کی گئی۔

اس خصوصیت میں آپ یکتا گزرے ہیں خاص مقامِ شہادت پر جبل احد کے دامن میں آپ کی لحد بنائی گئی قریباً پچاس سال بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک بڑے سیلاب کے باعث تمام شہداء احد کے قبور ڈوب گئے تو متصل بلندی پر لحدیں بنائی گئیں اور آپ اور دوسرے تمام شہداء احد کے اجساد پاک کو وہاں دوبارہ دفن کیا گیا سب شہداء کرام کے اجساد اس وقت بالکل نرم اور تازہ تھے، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضور نبی کریم ﷺ آپ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے بکثرت تشریف لے جاتے تھے۔ خصوصاً ١٦ شوال یوم شہادت کو تشریف فرمائی میں ناغہ نہ ہوتا تھا اور حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی اپنی حیات میں آپ کی قبر شریف کی زیارت بکثرت کرتی تھیں، ہر جمعہ کو بلاناغہ تشریف لے جاتی تھیں، میرے چچا میرے چچا پکار پکار کر گریہ کرتیں اور قبر شریف کے اردگرد صفائی اور درستگی اپنے مقدس ہاتھوں سے کرتی تھیں اور قبر اطہر کے پاس نمازیں بھی ادا کرتی تھیں۔

(**نوٹ**: آپ کے اعلیٰ وارفع مناقب کے مکمل بیان کے لئے مستقل تالیف چاہئے)

فصل ۔ خ

(۶۹) حضرت خارجہ بن زید خزرجی انصاریؓ

ابونعیم آپ کی کنیت تھی آپ بمقام مکہ مکرمہ عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے تھے آپ کا شمار معزز صحابہ میں ہوتا ہے،

مواخات میں حضور رسول کریم ﷺ نے آپ کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھائی مقرر فرمایا تھا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی بیٹی حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جن سے وصال سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد دختر ام کلثوم پیدا ہوئی۔

آپ نے معرکہ بدر کے بعد معرکہ احد میں بھی شرکت فرمائی اور وہاں جام شہادت سے فائز ہوئے آپ کے جسم پر دس سے زیادہ زخم تھے۔

(۷۰) حضرت خالد بن بکیر مہاجرؓ

قدیم الاسلام دار ارقم میں مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ بمع اپنے برادران ایاس وعاقل وعامر رضی اللہ عنہم شریک غزوہ بدر ہوئے، آپ کے برادر مکرم حضرت عاقل رضی اللہ عنہ بدر میں شہادت سے فائز ہوئے دوسرے برادرِ محترم حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں رتبہ شہادت ملا،

خود حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سریہ رجیع میں بہ عمر چونتیس سال شہادت کی سعادت پائی (اس سریہ کے حالات ذیل میں فصل ع میں حضرت عبداللہ بن طارق کے مناقب میں مطالعہ کریں)

(۷۱) حضرت خالد بن قیس خزرجی انصاریؓ

بدر واحد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی ابن حجر عسقلانی اور ابن اسحٰق کا قول ہے کہ آپ عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے، لیکن دوسرے اہل سیر ومغازی جو بدر اور احد میں آپ کی شرکت مانتے ہیں عقبہ سوم میں آپ کی شمولیت بیان نہیں کرتے۔

(۷۲) حضرت خبّاب بن اَرَت بن تمیم مہاجرؓ

ابو یحیٰ وابوعبداللہ وابومحمد آپ کی کنیتیں تھی، بدر اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شرف سعادت ہم رکابیٔ رسول ﷺ حاصل فرمایا۔ آپ کا شمار بڑے فاضل اور جلیل صحابہ کرام میں ہے۔ آپ قدیم الاسلام سابقین اولین سے ہیں۔ دارِارقم میں اسلام قبول فرمایا۔

ایام جاہلیت میں آپ کو غلام بنا کر فروخت کردیا گیا تھا۔ آپ نے اپنا اسلام ظاہر فرما کر بڑی مصیبتیں جھیلیں، آگ سے داغ لگائے جاتے تھے، گرم ریت پر لٹائے جاتے تھے سر کے بال نوچے جاتے تھے، گردن مروڑی جاتی تھی کہ آپ اسلام سے منہ موڑیں، مگر آپ ثابت اور صابر رہے، زخموں کے داغ آپ کی پیٹھ پر مثل برص دم واپسیں تک رہے۔ سن ۳۷ ہجری میں بمقام کوفہ بہ عمر تریسٹھ سال انتقال فرمایا۔ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم جنگ صفین سے کوفہ واپس ہوئے اور آپ کی قبر پر گزر ہوا فرمایا، اللہ تعالیٰ خباب (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی رغبت سے اسلام قبول فرمایا اور اتباع فرمان میں ہجرت فرمائی، تمام زندگی مجاہدانہ گذاری اور اسلام کی خاطر سخت مصیبتیں جھیلیں، اللہ تعالیٰ ان کو یقیناً اس کا اجر دے گا۔

(۷۳) حضرت خباب مولیٰ عتبہ بن غزوان مہاجرؓ

آپ اپنے آقا حضرت عتبہ بن غزوان کے ساتھ شریک معرکہ بدر ہوئے سن ۱۹ ہجری میں بہ عمر پچاس سال مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

(۷۴) حضرت خُبیب بن اِساف خزرجی انصاریؓ

جب لشکر اسلام مدینہ منورہ سے ابوسفیان کے قافلہ کے ارادہ سے روانہ ہوا آپ بھی ساتھ ہو گئے گو آپ ابھی داخل اسلام نہیں ہوئے تھے حضور سید العالمین سالار اعظم مجاہدین اسلام ﷺ نے جب آپ کو دیکھا فرمایا جب تم داخل اسلام نہیں ہو کیوں ہمارے ساتھ چلتے ہو؟ جواب میں عرض کیا مجھے شرم آتی ہے کہ میرے قبیلہ والے چلیں اور میں ساتھ نہ جاؤں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین پر ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے تو آپ وہیں ایمان لا کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر میں سردار قریش امیہ بن خلف کی ایک ضرب آپ کے کندھے پر لگی حضور ﷺ نے زخم پر لعاب مبارک لگایا تو زخم کے کنارے جڑ گئے اور زخم بعد میں تندرست بھی ہو گیا آپ نے واپس پلٹ کر امیہ بن خلف تک پہنچ کر اسے قتل کر دیا بعد ازں اس کی دختر سے شادی بھی کی جن کا نام توامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے، وہ اپنے خاوند کے زخم مذکور کے نشان دیکھ کر بہ سبیل خوش طبعی کہا کرتی تھیں وہ مرد گمنام مجھے نہ چاہئے جس نے یہ زیبائش آپ کے بدن پر چڑھائی "جواب میں حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تم ایسے مرد کو گم نہ کرو جس نے تمہارے باپ کو واصل جہنم کیا"

بدر کے بعد احد خندق وتمام باقی مشاہد میں حاضر رکاب حضور رسول کریم ﷺ رہے، ایام خلافت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(۷۵) حضرت خداش بن قتادہ اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ بمع اپنے برادرِ مکرم حضرت انیس بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ غزوہ بدر ہوئے اورایک سال بعد دونوں برادرمکرم غزوۂ اُحد میں بھی شریک رہے اوردونوں اُحد کی لڑائی میں شہادت سے بامراد واصل بحق ہوئے۔

(۷۶) حضرت خراش بن صمہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ مع اپنے برادرمکرم معاذ بن صمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شریک معرکۂ بدر ہوئے، اس روز آپ کے ساتھ دوگھوڑیاں تھیں، آپ مشہور تیر انداز تھے غزوۂ احد میں بھی آپ شامل تھے اوروہاں بڑی جاں بازی سے لڑتے رہے، حتّٰی کہ تیروں کے دس زخموں سے گھائل ہوئے۔

(۷۷) حضرت خُریم بن فاتِک مہاجر رضی اللہ عنہ

ابویحییٰ اور ابوایمن کنیت فرماتے تھے، اپنے برادرِ مکرم حضرت سیرہ بن فاتک کے ساتھ شریک غزوہ بدر ہوئے، ایک وقت حضورسید المرسلین ﷺ نے فرمایا کیسا اچھا ہوتا اگروہ اپنے سر کے بال ٹیڑھا کرکے نہ لٹکاتا اوراپنی ازار کولمبی نہ رکھتا، حضرت خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اپنے بال کانوں سے نیچے کتروائے اوراپنی آزار آدھی پنڈلی تک کرلی۔

آپ کے فرزند حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مروان نے جو اس وقت امیر مدینہ تھے۔ ایک فساد کے لشکر میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میرے باپ و چچا (خریم و سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بدری صحابی گذرے ہیں مجھے ان کی وصیت ہے کہ مسلمانوں سے نہ لڑوں۔

(۷۸) حضرت خلاد بن رافع خزرجی انصاریؓ

ابو یحییٰ آپ کی کنیت تھی آپ بدری صحابی حضرت رفاع بن رافع (اس فہرست کے نمبر ۱۰۰) کے برادرِ مکرم اور ابو مالک رافع ابن مالک (اس فہرست کے نمبر ۹۲) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرزند ارجمند ہیں۔ فقط ابن اسحٰق نے آپ کو بدری صحاب میں شمار کیا ہے، کلبی نے آپ کو شہید غزوۂ بدر میں لکھا ہے مگر فہرست شہداء بدر میں آپ کا اسم گرامی داخل نہیں کیا غزوہ بدر میں آپ کا شہید ہونا قابل تسلیم بیان نہیں ہے۔

(۷۹) حضرت خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو خزرجی انصاریؓ

بمقام مکہ مکرمہ عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہوئے بدر اُحد و خندق کے غزوات میں شمولیت باسعادت رہی۔ غزوۂ بنی قُریظہ میں بھی ہم رکاب حضور سید العٰلمین رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ بنی قریظہ کے قلعہ کے محاصرہ کے وقت قلعہ کی دیوار کو تکیہ فرما کر آپ بیٹھے تھے کہ ایک یہودیہ کافرہ بنانہ نامی نے آپ پر دیوار قلعہ سے چکی کا پتھر گرایا جس سے آپ شہید ہو گئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا خلاد کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے اور جب قلعہ فتح ہو گیا حضور انور ﷺ کے حکم سے بنانہ کافرہ قتل کی گئی۔ بنی قریظہ میں سوائے اس عورت کے کسی عورت کے قتل کا حکم نبی کریم ﷺ نے نہیں فرمایا۔

(۸۰) حضرت خلاد بن عمرو بن جموع خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ مع اپنے والد حضرت عمرو بن جموع اور برادران حضور معوذ ومعاذ رضی اللہ عنہم غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، غزوہ اُحد میں آپ بھی شہید ہوئے اور آپ کے والد عمرو بن جموع بھی اور آپ کے ماموں عبداللہ بن عمرو بن حرام بھی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) شہادت سے فائز ہوئے۔

(۸۱) حضرت خلاد بن قیس خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کو فہرست اصحاب بدر میں ابن سیدالناس نے اپنی کتاب عیون الاثر میں داخل کیا ہے لیکن اس کتاب کے شارح ابن الاسود برہان الدین حلبی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت خلاد بن قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر امام ذھبی کی تحریر میں نہیں پایا لیکن ابن عمارہ کی روایت پر حافظ ابجوزی نے اپنی کتاب ''تلقیح'' میں حضرت خلاد بن قیس رضی اللہ عنہ کو اصحاب بدر میں شامل کیا ہے۔

(۸۲) حضرت خُلید بن قیس خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ مذکورہ بالا حضرت خلاد بن قیس رضی اللہ عنہ کے برادر مکرم ہیں تمام اہل سیر ومغازی متفق ہیں کہ آپ نے بدر اور اُحد کے غزوات میں شرف شمولیت حاصل فرمایا۔
اکثر نے آپ کا اسم گرامی خُلَید لکھا ہے ایک نے خُلَیْدہ لکھا ہے اور کسی نے خالد بن قیس لکھا ہے کثرت شہادت سے پایا جاتا ہے کہ خلید صحیح نام ہے۔

(۸۳) حضرت خُلیفہ بن عدی خزرجی انصاریؓ

تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ نے جنگ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی ابن اسحٰق نے آپ کا اسم گرامی خلیفہ بن عدی لکھا ہے امام ذھبی نے علیفہ بن عدی لکھا ہے سہیلی اور دوسروں نے خلیفہ بن عدی لکھا ہے جمل وصفین کی لڑائیوں میں آپ نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی رفاقت فرمائی۔

(۸۴) حضرت خنیس بن حذافہ مہاجرؓ

سابقین اسلام سے ہیں، ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی آپ سیدنا عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے داماد اور ام المومنین سیدہ حفصہ علیہا السلام کے پہلے شوہر تھے، بدرواُحد کی لڑائیوں میں شرکت فرمائی احد میں سخت زخمی ہوکر مدینہ منورہ واپس ہوئے اور زخموں سے جانبر نہ ہوسکے۔

بقول بعض اصحاب سیر آپ معرکہ بدر میں زخمی ہوئے اور زخموں سے شہید ہوئے کسی نے شہدائے بدر میں آپ کا اسم شریف نہیں داخل کیا، آپ کا احد میں زخمی ہوکر شہید ہونا صحیح معلوم ہوتا ہے۔

(۸۵) حضرت خوات بن جُبیر اوسی انصاریؓ

ابوعبداللہ وابوصالح آپ کی کنیتیں تھیں، آپ کا شمار بدری صحابیوں میں ہے آپ کو مال غنیمت سے حصہ دیا گیا آپ لشکر اسلام کے ساتھ روانہ ہوئے تھے لیکن

راستہ میں مقام صفراء کے پاس ایک پتھر سے زخمی ہو گئے۔

حضور سید العالمین علیہ السلام نے آپ کو اس مقام سے مدینہ منورہ واپس بھیجا۔

۴۰ ہجری میں بمقام مدینہ طیبہ بہ عمر ۹۴ سال آپ کا انتقال ہوا۔

(۸۶) حضرت خولی بن خولی عمرو بن زُھَیر بن جُعف مہاجرؓ

آپ نے بمع اپنے برادر مکرم حضرت مالک بن ابو خولی عمرو رضی اللہ عنہ کے غزوہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل کی، سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔

فصل ۔ ذ

(۸۷) حضرت ذکوان بن عُبید بن ربیعہ بن خالد بن معاویہ مہاجر الانصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ اول و دوم میں ہو کر بیعت اسلام سے مشرف ہوئے بعد میں خود مدینہ منورہ سے ہجرت فرما کر مکہ معظمہ میں قیام فرما ہوئے کہ حضور انور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضری سے مستفیض و مستفید ہوتے رہے۔

بعد ہجرت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے وطن مدینہ طیبہ لوٹ آئے اور المہاجر الانصاری کے لقب سے مشہور ہوئے معرکۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمانے کے بعد معرکہ اُحد میں بھی شرف شمولیت پایا اور وہیں رتبہ شہادت سے

بھی فائز ہوئے، ابن سیدالناس اور حافظ ابوعمر نے آپ کا نام نامی اسم گرامی ذکوان بن عبدِ قیس لکھا ہے۔

(۸۸) حضرت ذوشمالین بن عبد عمرو مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی عمیر یا عمر تھا ذوشمالین کے لقب سے مشہور تھے، ابومحمد آپ کی کنیت تھی آپ معرکہ بدر میں شہادت سے فائز ہوئے۔

فصل ۔ ر

(۸۹) حضرت راشد بن معلےؓ خزرجی انصاریؓ

بقول بعض مؤرخین بمع اپنے برادران مکرم حضرت رافع وہلال وابوقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم شریک غزوہ بدر ہوئے اس معرکہ میں حضرت رافع رضی اللہ عنہ کو رتبہ شہادت حاصل ہوا۔ حضرت راشد وحضرت بلال وحضرت ابوقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شرکتُ غزوہ بدر کا مورخ ابن الحق منکر ہے لیکن ابن کلبی وابن سیدالناس چاروں برادروں کی شرکت کو مانتے ہیں۔

(۹۰) حضرت رافع بن حارث خزرجی انصاریؓ

آپ بدر اُحد خندق اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، ایام خلافت سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں انتقال فرمایا۔

(۹۱) حضرت رافع بن عُنجدہ اوسی انصاریؓ

آپ کے والد کا نام عبدالحارث ہے لیکن آپ اپنی والدہ عنجدہ کی ولدیت سے مشہور تھے معرکہ بدر میں آپ کی شمولیت باسعادت رہی۔

(۹۲) حضرت رافع بن مالک خزرجی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ اول میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے بعد میں عقبہ دوم وسوم میں شرکت سے مستفیض ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں میں آپ بھی ایک تھے، موسیٰ بن عقبہ نے آپکو بدریوں میں شمار کیا ہے لیکن ابن اسحٰق نے آپ کو بدریوں میں شمار نہیں کیا ہے البتہ آپ غزوۂ اُحد میں تشریف لے گئے اور وہاں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ آپ کے ایک فرزند حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی شرکت غزوۂ بدر میں محقق ہے۔ آپ کے ایک دوسرے فرزند حضرت خلاد رضی اللہ عنہ کی شرکت معرکہ بدر کے متعلق مورخین میں اتفاق نہیں۔

(۹۳) حضرت رافع بن معلیٰ خزرجی انصاریؓ

آپ بمع برادران مکرم حضرات راشد (مذکورہ بالا) وہلا وابوقیس مذکورہ ذیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم شریک معرکہ بدر ہوئے بدر میں لشکر قریش میں بحالت کفر آئے ہوئے حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے آپ (حضرت رافع رضی اللہ عنہ) نے مرتبہ شہادت پایا۔

(۹۴) حضرت رافع بن یزید اوصی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے معرکہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت حاصل فرمائی اور بعد میں معرکہ اُحد میں مرتبہ شہادت بھی حاصل فرمالیا۔

(۹۵)۔ حضرت رِبعی بن رافع اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۹۶) حضرت ربیع بن ایاس خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے مع اپنے برادران مکرم حضرت عمر بن ایاس وحضرت ودقہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شامل غزوہ بدر ہونے کی سعادت حاصل فرمائی۔

آپ کا قول ہے کہ آپ نے میدان جنگ میں ملائکہ کے ہاتھوں مقتول کفار کو خوب پہچانا۔ ان کے ضرب سے کسی کی گردن جسم سے جدا ہوتی دیکھا، کسی کی ناک کٹتی دیکھتا، کسی کی انگلیوں کے پوروں پر داغ دیکھے جیسے کسی نے جلایا ہے۔

(۹۷) حضرت ربیعہ بن اَکثم بن شجرہ مہاجر رضی اللہ عنہ

ابو یزید آپ کی کنیت تھی بدر کے معرکہ میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، اُحد وخندق کے غزوات میں بھی شامل رہے، بیعت الرضوان (حدیبیہ) کے صحابہ کرم سے بھی آپ ہیں۔

غزوہ خیبر میں شجاعت سے لڑتے ہوئے قلعہ نطاۃ کے پاس یہودی حارث کے ہاتھ مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ اس وقت عمر شریف تیس سال تھی۔ آپ پست قد تھے مگر بہت عالی ہمت والے تھے۔

(۹۸) حضرت رُحیلہ بن ثعلبہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی ابن اسحٰق نے ج سے رجیلہ لکھا ہے۔ ابن ہشام نے ح سے رحلہ لکھا ہے اور ابن عقبہ نے خ سے رخیلہ لکھا ہے، سب مورخین غزوہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت کے معترف ہیں۔

(۹۹) حضرت رفاعہ بن حارث خزرجی انصاریؓ

آپ کی والدہ کا نام عفرا بنت عبید ہے، فقط مورخ ابن اسحٰق نے آپ کو بدریوں میں شامل کیا ہے۔ واقد وغیرہ آپ کی شرکت بدر کے منکر ہیں احتیاطاً ہم نے اسم گرامی داخل فہرست کیا ہے۔

(۱۰۰) حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک خزرجی انصاریؓ

آپ اپنے والد ماجد اوپر مذکورہ حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ یا عقبہ دوم یا عقبہ سوم میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ غزوۂ بدر میں بھی شامل تھے اور بعد اُحد اور تمام دیگر مشاہد میں آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے۔، جنگ جمل وجنگ صفین میں بھی آپ کی شمولیت ہوئی آپ کے والد امجد حضرت رافع اور برادرِ مکرم

حضرت خلاد رضی اللہ عنہما کی شرکت بدر کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے۔ بعض شرکت کا اعتراف کرتے ہیں۔ بعض انکار لیکن آپ کی شرکت معرکہ بدر بے گمان ہے۔ اس معرکہ میں ایک تیر سے آپ کی چشم مبارک زخمی ہوگئی تو حضور رسول کریم ﷺ نے اپنا لعاب اقدس لگایا تو ایسی تندرست ہوگئی کہ گویا زخمی ہرگز نہ ہوئی تھی قوی وجسیم سردار امیہ بن خلف کو آپ نے قتل کیا۔ یہ امیہ آقا تھا سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا اور انہیں اسلام سے مرتد کروانے کی بے سود کوشش میں سخت ایذائیں دیتا تھا حتیٰ کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر حضور رسول اللہ ﷺ کو بخشا اور آنحضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد فرما کر اپنی خدمت میں رکھ لیا۔ ۴۱ ہجری میں آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔

(۱۰۱) حضرت رفاعہ بن عَمر و بن زید خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کے دادا زید کی کنیت ابوالید تھی اور آپ کی کنیت بھی ابوالولید، اس لئے آپ اپنے داد کی وجہ سے ابن الولید کے نام سے مشہور تھے۔ آپ عقبہ سوم کے انصار سے ہیں آپ نے بدر واُحد دونوں معرکوں میں شرکت فرمائی اور اُحد میں شہادت سے فائز ہوئے۔

فصل۔ ز

(۱۰۲) حضرت زیاد بن سکن اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

ذیل میں مذکور ہونے والے ۲۳۳ حضرت عمارہ کے آپ والد مکرم ہیں۔ سوائے ابن کلبی کے دوسرے آپ کے شامل غزوہ بدر ہونے کا ذکر نہیں کرتے لیکن معرکہ

احد میں آپ شریک ہو کر بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ جب لڑائی بہت سخت ہو رہی تھی، اور علمبردار لشکر اسلام حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی حضور رسول اللہ ﷺ کی حفاظت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

حضور انور ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اپنے نفس کو ہمارے لئے فروخت کرتا ہے یعنی صدقہ کرتا ہے۔ تو پانچ بہادر جوانمرد انصار مثل شیر قتال کرتے ہوئے اور دشمنوں کو آنحضور ﷺ کے قرب سے ہٹاتے ہوئے آگے بڑھتے گئے،

حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک شہید ہوا ان پانچ جوانمردوں میں حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ ایک تھے۔ جب حضرت زیاد بن سکن کے سخت زخمی ہونے کی خبر حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ واسلم کو پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاس بلوایا اور ان کے سر کو کمال شفقت سے اپنے پاؤں پر رکھ لیا اسی وقت ان کی روح دار بقا کو پرواز ہوئی۔ زہے قسمت۔

کوئی دیکھے تو یہ اعزاز شیدائے محمد ﷺ کا
کہ خواب ناز کو تکیہ ملا پائے محمد ﷺ کا

(حفیظ)

(۱۰۳) حضرت زیاد بن عمرو خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ اوپر مذکور حضرت بسبسہ اور ذیل میں مذکور ہونے والے حضرت ضمرہ رضی اللہ عنہما کے برادر مکرم ہیں آپ اور حضرت ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل کی لیکن حضرت بسبسہ رضی اللہ عنہ، ابوسفیان کے قافلہ کا سراغ حاصل کرنے بھیجے گئے تھے تینوں برادران محترم صحابہ سے ہیں۔

(۱۰۴) حضرت زیاد بن لبید خزرجی انصاریؓ

آپ ابوعبداللہ کنیت فرماتے تھے داخل اسلام ہونے کے بعد آپ نے مکہ مکرمہ میں اقامت پسند فرمائی جب حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تو آپ پھر مدینہ منورہ واپس ہوئے اور مہاجر الاجھار کے لقب سے مشہور ہوئے آپ کی شرکت باسعادت نہ صرف غزوۂ بدر میں ہوئی بلکہ اُحد، خندق اور تمام دیگر مشاہد میں بھی آپ حضور انور واقدس ﷺ کے ہم رکاب رہے حضور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بلاد حضرموت میں عامل مقرر فرما کر روانہ فرمایا تھا۔ ایام خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۰۵) حضرت زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی عجلان اوسی انصاریؓ

اوپر مذکور حضرت ثابت بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی کے چچیرے بھائی ہیں۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرکت فرمائی۔

(۱۰۶) حضرت زید بن حارثہ مہاجرؓ

آپ سابقین اولین سے ہیں آپ حضور رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی کنیت ابواُسامہ ہے۔ آپ کی والدہ سعدیٰ بنت ثعلبہ کے بنی معن کے قبیلہ سے تھیں آپ لڑکے تھے کہ آپ کو اپنے والدین کے گھر آپ کی والدہ لے گئیں، اتفاقاً اس وقت بنی تین کے قبیلہ نے بنی معن والوں کے گھروں کو لوٹا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو قیدی بنا کر بازار میں لے جا کر فروخت کیا ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام کے بھتیجے

حکیم بن خرام بن خویلد نے آپ کو اپنی پھوپھی سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے لئے خریدا حضور سید العالمین ﷺ سے اپنی شادی کے بعد سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آپ کو حضور انور اقدس ﷺ کو بخشا۔ آنحضور ﷺ نے آپ کو آزاد فرمایا۔ باوجود آزاد ہونے کے حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں رہے اور آزاد شدہ غلاموں میں سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حاصل فرمایا۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وسیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا علی رضی اللہ عنہما کے بعد آپ چوتھے ہیں جو داخل اسلام ہوئے۔

کئی سال بعد آپ کے والدین کو آپ کا پتہ لگا تو آپ کے والد حارثہ بن شرجیل اور چچا کعب بن شرجیل مکہ مکرمہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت ادب عجز وانکسار سے حضرت زید کو ان کے حوالے فرمانے اور ان کے گھر جانے آزادی عطا فرمانے کی درخواست پیش کی حضور رحمۃ اللعالمین نے بہ رضا ورغبت ان کو لے جانے کی اجازت دی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بھی بخوشی فرمایا کہ وہ اپنے والدین کے پاس جائیں، مگر حضرت زید رضی اللہ عنہ انحضور ﷺ کے خلق وشفقت ومحبت سے اس قدر متاثر تھے اور آنحضور کے ایسے فدائی ہو گئے تھے کہ والدین کے پاس جانا منظور نہ فرمایا، حتٰی کہ آپ آنحضور ﷺ کے فرزند کہلانے لگے۔ اس وقت تک کہ جب آیۃ شریفہ سورۃ احزاب کا نزول ہوا۔

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَ كُمْ اَبْنَاءَ كُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ط وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَيَهْدِی السَّبِيْلَ ط (پ۲۱)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے) تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا، یہ تمہارا اپنا کہنا ہے اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے)۔ آپ کا نکاح حضرت ام ایمن سے ہوا جن سے حضرت اسامہ پیدا ہوئے جو حب رسول اللہ ﷺ کہلائے جاتے تھے، یعنی حضور رسول اللہ ﷺ کے پیارے۔ بعد آپ کا نکاح سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا جو حضور رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کی دختر تھیں۔ لیکن زوجین میں اتفاق نہ

رہا تو طلاق واقع ہوئی اور سیدہ زینب کو بعد میں ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ تمام مسلمانوں میں صرف آپ اکیلے کا اسم گرامی قرآن مجید میں سورۃ احزاب کی سینتیسویں ۳۷ آیۂ مبارکہ میں ہے اور آپ کی تعریف ان الفاظ میں ہے۔ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ (یعنی اللہ تعالیٰ کا انعام پائے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کا بھی انعام پائے ہوئے۔ یعنی اللہ عزوجل نے توفیق اسلام سے نوازا تھا اور حضور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو غلامی سے آزاد فرمایا تھا اور مثل عزیز فرزند پرورش بھی فرمائی تھی۔

قبل ہجرت آپ حضور سرورِ کائنات ﷺ کے سفر طائف میں رفیق تھے اور جب وہاں حضور انور واقدس ﷺ پر پتھر برسائے گئے جن سے حضور رسول اللہ ﷺ بہت زخمی ہوئے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے خود بہت رنجیدہ خاطر ہو کر آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ ان ظالموں کے حق میں بددعا فرمادیں۔ جس پر حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا میں بددعا کرنے نہیں بھیجا گیا۔، یہ آج ایمان نہ لائیں تو کیا ہوا کل ان کی اولاد ضرور مسلمان ہوگی اور دعا عرض کی، یا اللہ! ان طائف والوں کو ہدایت فرما۔ چونکہ حضور نبی کریم ﷺ کے پیر اور سر زخموں سے لہولہان ہو گئے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر واپسی مکہ مکرمہ کا سفر کیا۔

جنگ احد کے بعد مقدمہ حصانت سیدہ امامہ بنتِ سیدالشہداء وسیدنا حمزہ رضی اللہ عنہا کے موقع پر جب کہ اس بچی کی پرورش کے متمیان اور دعویدار سیدنا علی وسیدنا جعفر طیار اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی حضور رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اخونا ومولانا کے خطابوں سے معزز فرمایا تھا یعنی میرے بھائی اور مددگار فرمایا تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے نہ صرف بدر میں شرکت کی سعادت کا شرف پایا بلکہ بعد کے ہر ایک معرکہ میں بھی حضور رسول کریم ﷺ کے ہم رکاب اقدس رہے حتّٰی کہ سن ۸ ہجری میں ملک شام میں جنگ موتہ میں کہ جب لشکر اسلام کے سردار تھے شہید ہوئے افواج قیصر روم کے ساتھ سخت مقابلہ تھا آنحضور ﷺ نے آپ کی شہادت سے بہت غمگین ہو کر

گریہ فرمایا۔ اس کے دو سال بعد ایک مہم کی تیاری فرمائی کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری میں روانہ ہو کر افواج قیصر روم سے خوب بدلہ لیں لیکن اتنے میں حضور انور ﷺ کا دنیا سے کوچ ہو گیا۔ لیکن آنحضور ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سن ۱۱ ہجری میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ہی سالاری میں یہ مہم روانہ فرمائی جو بڑی کامیاب رہی اور رومیوں کو خوب سزا دی۔

ذیل کے سرایا میں حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو سردار مقرر فرمایا تھا۔

نام سرایا	تاریخ	نام سرایا	تاریخ
(۱) قراۃ	جمادی الآخر ۳ ہجری	(۲) جموم	ربیع الآخر ۶ ہجری
(۳) طرف یا طرق	جمادی الآخر ۶ ہجری	(۴) وادی القریٰ	رجب ۷ ہجری
(۵) حسمی	جمادی الآخر ۶ ہجری	(۶) موتہ	جمادی الاول ۸ ہجری

مسلمانان مدینہ منورہ کو معرکۂ بدر میں فتح کی خوش خبری سنانے حضور سید العالمین ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اپنے خاص تیز ناقہ پر آگے روانہ فرمایا اور مسلمانان مقیم مدینہ طیبہ۔ نے سب سے پہلے آپ کی زبان سے فتح کی فرحت بخش خبر سنی اور شکر الٰہی بجالائے لیکن کفار اہل النار و منافقین وارث سجین نے پہلے تو فتح کی خبر کو سچ نہ مانا بعد جب منصور و مظفر لشکر اسلام مع قیدیوں اور کثیر مال غنیمت کے مدینہ منورہ پہنچے تو بغض و حسد سے خوب جلے بھنے۔

جل کے ٹھنڈے ہوئے ترے غم میں
ہم کو جنت ملی جہنم میں

(۱۰۷) حضرت زید بن خطاب مہاجرؓ

ابو عبدالرحمٰن آپ کی کنیت تھی۔ آپ سیدنا عمرؓ فاروق کے سوتیلے بڑے بھائی تھے۔ آپ کی والدہ کا نام تھا اسماء بنتِ وہب بن حبیب اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں حنتمہ

بنت ہاشم بن مغیرہ۔ آپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے اور مہاجرین اولین سے ہیں آپ بدر، احد، خندق اور مابعد کے تمام معرکوں میں شامل ہوئے، بیعت رضوان میں بھی شرف شرکت حاصل ہوا جنگ احد کے دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں اپنی زرہ پیش کی کہ زیب تن فرما کر لڑائی میں شامل ہوں، لیکن آپ نے لینے سے انکار فرماتے ہوئے کہا کہ جیسے تمہیں شہادت کا شوق ہے ویسا ہی میں بھی مشتاق ہوں، چنانچہ دونوں نے زرہ نہ پہنی سن ۱۲ ہجری میں مسلیمہ کذاب کے مقابل یمامہ کی لڑائی میں شہادت سے فائز المرام ہوئے جب برادر محترم کے شہید ہونیکی خبر موصول ہوئی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر رحم فرمائے۔ وہ دونیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گئے۔ ایک اسلام قبول کرنے میں دوسری شہادت پانے میں۔

(۱۰۸) حضرت زید بن دشنہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

غزوات بدر و اُحد میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ صفر سن ۴ ہجری کے واقعہ رجیع میں آپ قید کر لئے گئے اور مکہ مکرمہ میں قریش کے ہاتھ فروخت کئے گئے قریش نے آپ کو پھانسی پر لٹکا کر اللہ عزوجل سے مرتبہ شہادت دلوایا۔ اس واقعہ کے دردناک حالات کا مزید بیان حضرت عبداللہ بن طارق کے ذکر میں مطالعہ ہوگا۔

(۱۰۹) حضرت زید بن مُزیّن خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے معرکہ بدر میں بھی اور معرکہ احد میں سعادت شرکت حاصل فرمائی آپ کے والد کا نام مورخوں میں کسی نے مزین لکھا ہے کسی نے مُزین اور کسی نے مُزنی۔ صفر ۴ ہجری کے واقعہ بئیر معونہ میں آپ نے رتبہ شہادت حاصل فرمایا۔

(۱۱۰) حضرت زید بن مُعلّےؓ خزرجی انصاریؓ

حسب قول مصنف الاصابہ علامہ ابن حجر عسقلانی آپ برادر مکرم ہیں مذکورہ بالا حضرات راشد ورافع اور مذکورہ ذیل حضرات ہلال وابوقیس رضی اللہ عنہم کے اور آپ ان چار برادران کے ہمراہ شریک غزوہ بدر ہوئے لیکن جمیع دیگر اصحاب سیر ومغازی نے جہاں آپ کے دوسرے چار برادروں کی شرکت کا ذکر کیا ہے۔ وہاں حضرت زید بن معلےؓ رضی اللہ عنہ کی شرکت معرکہ بدر کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے سوائے حضرت رافع معلےؓ رضی اللہ عنہ کے جو معرکہ بدر میں شہادت سے فائز ہوئے دوسرے تین برادران کی معرکہ بدر میں شرکت کے متعلق بھی اصحاب سیر ومغازی میں اختلاف ہے بہر صورت حضرت زید بن معلّی رضی اللہ عنہ کا اسم شریف اس فہرست میں بہ سبیل احتیاط داخل ہے۔

(۱۱۱) حضرت زید بن ودیعہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکۂ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی اور معرکۂ اُحد میں شہادت کے رتبہ عالی سے فائز ہوئے۔

فصل۔ س

(۱۱۲) حضرت سالم بن عمیر اوسی انصاریؓ

آپ سرداران قوم سے تھے، خوف الٰہی سے بہت رویا کرتے تھے۔ بدر اُحد خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ شرکت کی سعادت آپ نے حاصل فرمائی۔ عہد خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۱۳) حضرت سالم بن مَعقل مولیٰ ابوحذیفہ مہاجرؓ

آپ اہل فارس سے تھے۔ آپ تمام آزاد کردہ غلاموں میں بڑے فاضل تھے آپ ان اصحاب کبار سے ہیں جنہوں نے حضور سرورِ عالمین ﷺ کی دنیوی حیات میں قرآن شریف حفظ فرمایا تھا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور انور واقدس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن شریف کے ان چار صحابہ سے سیکھو:

(۱) سالم مولیٰ ابوحذیفہ، (۲) اُبی بن کعب (۳) عبداللہ ابن مسعود (۴) معاذ بن جبل سے (رضی اللہ عنہم)

آپ مع اپنے آقا حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے سعادت شرکت معرکہ بدر سے مشرف ہوئے آپ اور حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ دونوں ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۱۴) حضرت سائب بن عثمان بن مظعون مہاجرؓ

آپ نے ساتھ اپنے والد عثمان کے اور چچا جان قدامہ وعبداللہ رضی اللہ عنہم کے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی شرکت باسعادت معرکہ بدر کے علاوہ بعد کے تمام مشاہد میں بھی آ نے ہم رکاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔

۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئےس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال سے کچھ زائد تھی۔

(۱۱۵) حضرت سبرہ بن فاتِک مہاجرؓ

آپ اوپر مذکور حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر مکرم ہیں۔
آپ بڑے مشہور بہادروں سے گذرے ہیں، دونوں بھائی صاحبان نے شرکت معرکہ بدر کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۱۶) حضرت سراقہ بن عَمر وخزرجی انصاریؓ

بدر، اُحد، خندق اور خیبر کے غزوات میں اور بیعت الرضوان کے وقت حضور انور واقدس رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب رہے
سن ۸ ہجری کے جنگ موتہ میں شہادت سے فائز المرام ہوئے۔

(۱۱۷) حضرت سراقہ بن کعب خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر، اُحد، خندق اور تمام مسا ہد میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔ بقول بعض مؤرخین آپ سن ۱۲ ہجری کی یمامہ لڑائی میں شہادت سے فائز ہوئے۔ بقول دیگر مؤرخین آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں عہد خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۱۸) حضرت سعد بن خولہ مہاجرؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی حجۃ الوداع میں بمقام مکہ مکرمہ آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۱۹) حضرت سعد بن خولی الکلبی مہاجرؓ

مولیٰ حضرت حاطب بن ابو بلتعہ مہاجر رضی اللہ عنہ۔ آپ مذکورہ حضرت حاطب بن ابو بلتعاہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے آپ نے بدر کے معرکہ میں شرکت کی سعادت کے بعد احد کے معرکہ میں بھی شرکت فرمائی اور وہاں درجہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۲۰) حضرت سعد بن خثیمہ اوسی انصاریؓ

آپ کو معرکہ بدر میں شہادت نصیب ہوئی کیسے شوق سے آپ جام شہادت کی طلب میں روانہ ہوئے، اس بات سے آپ اندازہ کر لیں کہ جب ابو سفیان کے قافلہ

پر ہجوم کرنے کی تیاری ہوئی تو آپ کے والد کے مابین قرعہ ڈالا گیا کہ کون جائے۔ قرعہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام نکلا باوجود اس کے آپ کے والد خثیمہ رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ آپ خود جائیں اور فرزند سعد رضی اللہ عنہ نہ جائیں،

تب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بڑی منت سے اپنے باپ سے عرض کیا "اے بابا مجھے بہشت سے نہ روکو، مجھے جانے دو، اگر جنت مقصد نہ ہوتی تو ہرگز آپ کے آگے بڑھنے کا میں اہل نہ تھا۔"

دوسرے سال اُحد میں آپ کے والد امجد حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ کو بھی رتبہ شہادت ملا۔

(۱۲۱) حضرت سعد بن ربیع خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

عقبہ سوم میں حاضر ہو کر بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اور اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بارہ نقیب نامزد فرمائے ان میں آپ ایک ہیں، معرکہ بدر کے بعد آپ نے معرکہ احد میں بھی شوق سے شرکت باسعادت فرمائی جب احد کی لڑائی کے درمیان آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظر سے بعید ہو گئے۔

تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مقتولین میں جا کر دیکھا تو آپ جانکنی کی حالت میں تھے۔ آپ کا جسم مبارک بارہ ۱۲ زخموں سے خون آلود تھا۔

حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ تو آپ نے جواب میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دو اور میرے زخموں کا حال سناؤ اور قوم کو سناؤ کہ معاذ اللہ اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کو کوئی نقصان پہنچے اور ایسی حالت میں تم ایک بھی زندہ رہے تو فردا پیشِ حق تعالیٰ تمہارے لئے کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۱۲۲) حضرت سعد بن زید اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں شرف بیعت حضور رسول کریم ﷺ حاصل فرمایا معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی اور بعد کے تمام معرکوں میں ہم رکاب حضور انور واقدس ﷺ رہنے کا شرف پایا آپ نے قبیلہ اوس وخزرج کے بت منات کو اپنے ہاتھوں سے توڑا تھا۔

(۱۲۳) حضرت سعد بن سعد خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے لشکر اسلام کے ساتھ روانگی کی تیاری فرمائی مگر قبل کوچ لشکر رات میں آپ کا انتقال ہوگیا، حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کا شمار بدریوں میں فرمایا اور تقسیم مال غنیمت کے وقت آپ کا حصہ آپ کے ورثاء کو عطا فرمایا۔

(۱۲۴) حضرت سعد بن سہل خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی بعض مؤرخین نے آپ کا اسم گرامی سعید بن سہیل لکھا ہے اور بعض نے سعد بن سہیل بھی ۔

(۱۲۵) حضرت سعد بن عبادہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ آپ کو مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں شرف بیعت اسلام حاصل ہوا۔ آپ حضور اکرم ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں میں سے ایک

ہیں آپ کے داخل اسلام ہونے پر کفار مکہ نے آپ کو قید کرلیا اور سخت اذیتیں دیں خشی کہ آپ کے ساتھ تجارتی تعلقات میں زیر احسان دو قریش زبیر بن مطعم اور حارث بن امیہ عبدمناف نے آپ کی رہائی کروائی اور آپ روانہ مدینہ ہوئے۔

آپ بہت دولت مند سخی تھے آپ کے والد ودادا بھی سخاوت میں مشہور تھے۔ آپ ہر شب اہل صفہ کے اسی ۸۰ افراد کی دعوت کرتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام نامی عمرہ بنت مسعود تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ بھی مشرف بہ اسلام ہوکر صحابیہ کی فضیلت سے ممتاز ہوئی تھیں۔ حیات دنیوی حضور رسول اللہ ﷺ میں سن ۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ خود آپ رضی اللہ عنہ نے سن ۱۵ ہجری میں یا سن ۱۶ ہجری میں شام میں دمشق کے قریب انتقال فرمایا۔

آپ کی شرکت معرکہ بدر کے متعلق مؤرخین میں سخت اختلاف ہے ابن کلبی مدائنی اور واقدی آپ کو شریک غزوہ بدر مانتے ہیں۔ ابن سید الناس کو آپ کی شرکت کے متعلق سخت گمان ہے، ابن عقبہ وابن اسحٰق آپ کی شرکتِ معرکہ بدر سے صاف منکر ہیں۔

جب حضور سید العالمین ﷺ نے دوران سفر مقام روحاء میں ابوسفیان کے قافلہ سے مقابلہ کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا تھا اس وقت ذیل میں ذکر آنے والے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جو تقریر فرمائی تھی وہ کسی غلطی سے مسلم شریف کی ایک حدیث نے حضرت سعد بن عبادہ کی طرف منسوب کی ہے۔ وہ غلط ہے کیونکہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تقریر مقام روحاء میں ہوئی تھی اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ لشکر مجاہدین میں نہ تھے بلکہ خاص اس تقریر کے وقت مدینہ منورہ میں رہ گئے تھے۔ ابن سید الناس نے آپ کا اسم گرامی فہرست اصحاب بدر میں احتیاطاً داخل کیا ہے۔ اور ہم نے بھی۔

سن ۱۵ یا سن ۱۶ ہجری میں ملک شام میں بہ مقام بُصری یا بمقام حوران آپ کا انتقال ہوا دمشق کے قریب منیحہ نامی قریہ میں آپ کا مزار پاک ہے۔

(۱۲۶) حضرت سعد بن عبید اوسی انصاریؓ

معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، آپ قاری کے لقب سے مشہور تھے آپ عہد حیات دنیوی حضور نبی کریم ﷺ میں پورا قرآن شریف حفظ کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔

سن ۱۶ ہجری میں بمقام قادسیہ آپ شہید ہوئے شہادت سے ایک دن قبل آپ نے کھڑے ہوکر خطبہ فرمایا اور پشین گوئی وصیت فرمائی کہ کل ہماری شہادت ہے۔ ہمیں ہمارے پہنے ہوئے لباس ہی میں دفن کرنا۔

(۱۲۷) حضرت سعد بن عثمان خزرجی انصاریؓ

ابوعبادہ آپ کی کنیت تھی آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا مدینہ منورہ کے حرہ میں آپ بئیر حاب کے مالک تھے۔حضور سید العالمین ﷺ کا ایک وقت ادھر گذر رہوا۔ وہاں آپ کے صاحبزادے حضرت عبادہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تھے جنہوں نے آنحضور ﷺ کو نہیں پہچانا۔

اتنے میں حضرت سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وہاں پہنچے اور لڑکے سے کہا یہ ہمارے رسول ﷺ ہیں چل کر آپ سے نیاز حاصل کرو حضور ﷺ نے لڑکے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔

حضرت عبادہ رضی اللہ کا انتقال اسی ۸۰ برس کی عمر میں ہوا مگر دست انور اقدس کی برکت کے باعث ان کے سر کا ایک بال بھی سفید نہیں تھا۔

(۱۲۸) حضرت سعد بن معاذ اوسی انصاریؓ

ابوعمر آپ کی کنیت تھی آپ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ حضور سید العالمین ﷺ کی ہجرت سے قبل آپ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تلقین سے داخل اسلام ہوئے بدر، اُحد اور خندق کے معرکوں میں شرکت باسعادت رہی خندق کے معرکہ میں دشمن کے تیر کا مہلک زخم رگِ حیات و دست میں لگ کر ایک ماہ ایک دن بعد مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

جب آپ داخل اسلام ہوئے تو آپ کے قبیلہ اوس کے بہت سے افراد حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کر داخلِ اسلام ہوئے۔ اپنی قوم کو بتایا کہ یہ وہی نبی مکرم ﷺ جس کا ذکر مبارک توریت میں ہونے کا بیان ہم نے متعدد بار یہود سے سنا ہے آپ جلیل مرتبہ انصار میں وہی تھے جو مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مہاجرین میں تھا۔

جب ابوسفیان کے تجارتی قافلہ سے مقابلہ کی نیت سے لشکر اسلام مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور دورانِ سفر میں جب مقام روحاء میں خبر پہنچی کہ ابوسفیان کے قافلہ کی حفاظت وحمایت کے لئے سرتاپا جنگی ہتھیاروں سے آراستہ ایک ہزار قریش مکہ معظمہ سے نکلے ہیں۔ اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اہل لشکر صحابہ سے مشورہ فرمایا کہ اب کیا کیا جائے تو سادا تنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق و مقداد بن عمر والا سود مہاجرین رضی اللہ عنہم نے عمدہ ہمت افزا تقاریر میں آگے بڑھنے کا مشورہ دیا۔ منجانب انصار مدینہ رضی اللہ عنہم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی ایک بہت ہی عمدہ تقریر میں عرض کیا کہ ہم انصار حضور ﷺ پر ایمان لائے ہیں ہم نے آپ کی تصدیق کی ہے۔ ہم نے آپ کے تمام احکام کی تابعداری کا عہد کیا ہے۔ ہم حضور انور ﷺ کے ساتھ سمندر میں کودنے کو تیار ہیں۔ اگر لڑائی ہو تو ہم بہت صبر کے ساتھ دشمن کا سخت مقابلہ کرنے والے ہیں۔ ہم میں اے رسول اللہ علیک وسلم اگر لڑائی ہو آپ ایسے جوہر

دیکھیں گے کہ آنحضور کی آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوگی اس تقریر سے آنحضور ﷺ کو فرحت ہوئی اور دعا فرمائی۔

بعد میں جب بدر میں منزل ہوئی اور لشکر کفار بھی وہیں آکر نازل ہوا اور میدان جنگ وہی وادیٔ بدر ہونے کے یقینی آثار پائے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بعض اور صحابہ کرام کی مدد سے بڑی سُرعت سے حضور انور اقدس ﷺ کی محفوظ قیادتِ جنگی کے لئے پاس کے ایک چھوٹے ٹیلے پر کھجور کی شاخوں سے ایک عریش (یعنی جھونپڑی) تیار کی۔ اور وہاں چند تیز رفتار اونٹنیوں کو لاکر باندھ دیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وعدۂ الٰہی لشکرِ اسلام کو یہاں ضرور فتح ہوگی۔ اگر معاذ اللہ دشمن غالب ہوجائے تو حضور ﷺ فوراً اونٹ پر سوار ہوکر تیزی سے مدینہ منورہ پہنچ جائیں۔ جہاں عالی حضور کے باقی صدہا جاں نثاران ہیں جو حضور والا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے ان کافروں سے لڑکر ان کا پورا خاتمہ کردیں گے اگر انصار مدینہ طیبہ کو خبر ہوتی کہ ابوسفیان کے قافلہ سے نہیں بلکہ مکہ مکرمہ کے ایک ہزار سر سے پاؤں تک مسلح کافروں کے لشکر سے مقابلہ درپیش ہے تو تمام جاں نثاران بے دریغ حضور کے ہم رکاب رہتے۔

سن ۵ ہجری ماہ شوال کی خندق کی جنگ میں حبان بن عرقہ کا ایک تیر آپ کی کہنی کی اکحل یعنی رگ حیات میں لگا خون جو جاری ہوا نہیں تھمتا تھا۔ خندق سے دشمن فرار ہونے کے بعد حضور رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لئے صحنِ مسجد شریف میں ایک خیمہ نصب کروایا جہاں آپ ایک ماہ زیر علاج رہے۔ معرکہ خندق کے فوراً بعد مسلمانوں سے عہد شکنی کی سزا کے لئے بنی قریظہ کے قلعوں کا محاصرہ کیا گیا۔ ایک ماہ محصور رہنے کے بعد عاجز آکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ آپ حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کو مابین یہود اہل اسلام حاکم مقرر فرمادیں کہ وہ نیک اور صالح اور انصاف پسند ہیں۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ بنی قریظہ کے حلیف بھی تھے) چنانچہ آپ حاکم مقرر ہوکر مع اپنی معالجہ مسلم عورت فیدہ نامی کے گدھے پر سوار ہوکر بنی قریظہ پہنچے وہاں

فیصلہ سنانے کے بعد واپس مسجد اقدس میں پہنچے اور حضور سرورِ عالمین ﷺ کی خدمت انور واقدس میں حاضر ہوئے آنحضور ﷺ نے اپنی خدمت میں اس وقت حاضر جماعت صحابہ کو فرمایا اٹھو تمہارے سید کے لئے یعنی تمہارے سردار کی تعظیم کے لئے اٹھو۔ جب دریافت فرمایا کہ کیا فیصلہ دیا تو فرمایا کہ میرا فیصلہ یہ ہے کہ بنی قریظہ کے تمام مرد قتل کیئے جائیں، مال تقسیم ہو عورتیں اور بچے قیدی کیئے جائیں یعنی لونڈی وغلام بنائے جائیں تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ساتویں آسمان پر اللہ تعالیٰ نے بھی یہی حکم فرمایا ہے تمہارا فیصلہ بالکل مطابق مرضی الٰہی ہے۔

حضور رسول اللہ ﷺ سے رخصت ہونے کے بعد آپ کا زخم پھٹ گیا اور خون کا سیل جاری ہوگیا اور آپ عازم جنت الفردوس ہوگئے متعدد احادیث شریف سے ثابت ہے کہ آپ کے جنازہ پر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے تھے اور عرشِ الٰہی آپ کی موت پر جھوم گیا۔ حضرت عبداللہ ابن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف ہے کہ سبز ریشمی عمامہ زیب فرمائے ہوئے سیدنا جرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ یہ کس کی موت ہوئی ہے کہ عرشِ الٰہی جھوم گیا اور ساتوں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اور ستر ۷۰ ہزار فرشتوں کو جنازہ پر حاضری کا حکم ہوا ہے؟ حضور سید العالمین ﷺ نے سیدنا جرائیل علیہ السلام کو لئے ہوئے صحنِ مسجد شریف میں پہنچ کر میت پر سے چادر ہٹا کر حضرت سعد رضی اللہ کے چہرہ انور کی زیارت کروائی۔ جب بقیع شریف میں آپ کی لحد کھودی جارہی تھی تو مشک کی خوشبو آرہی تھی اور جیسے جیسے لحد کا کھودنا بڑھتا گیا یہ خوشبو بڑھتی گئی جس کسی نے آپ کی قبر اطہر کی مٹی اٹھائی تو دیکھا کہ وہ مشک ہوگئی تھی۔

آپ اونچے اور موٹے جسم والے تھے۔ لیکن جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو مثل برگِ گل ہلکا تھا۔ منافقوں نے تعجب سے کہا کہ یہ کیوں ہلکا ہے تو حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں نے اٹھایا ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جب حضور رسول اللہ ﷺ

کی خدمت انور واقدس میں ایک ریشمی کپڑا ہدیۃً پیش کیا اور بعض صحابہ کرام نے اس کی خوبی ونرمی پر تعجب فرمایا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے زیادہ عمدہ اور زیادہ نرم ہیں۔

(۱۲۹) حضرت سفیان بن نسر خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کے والد کا نام بشر اور بعض نے بشیر بھی لکھا ہے ابن سید الناس نے آپ کو فہرست اصحاب بدر میں داخل کیا ہے۔

اب حجر عسقلانی نے بدری صحابہ میں آپ کا کوئی ذکر نہیں کیا ابن اسحٰق نے ابی حاتم کے ہم زبان ہو کر صرف معرکہ اُحد میں آپ کی شرکت کا ذکر کیا ہے۔ معرکہ احد میں آپ کی شرکت یقینی ہے ہم اصحاب بدر میں آپ کا نام احتیاطاً لکھ رہے ہیں۔

(۱۳۰) حضرت سلمہ بن اسلم اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کی زنگ خوردہ تلوار عین لڑائی میں ٹوٹ گئی تو حضور رسول کریم ﷺ نے آپ کو کھجور کے درخت کی سوکھی شاخ عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا ''جاؤ اس سے لڑو وہ سوکھی شاخ ایک تیز تلوار ہو گئی۔

(۱۳۱) حضرت سلمہ بن ثابت اوسی انصاریؓ

آپ غزوہ بدر میں بھی شامل ہوئے اور غزوہ اُحد میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۳۲) حضرت سلمہ بن سلامہ اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شرکت باسعادت حاصل فرمائی اور بعد تمام دوسرے مشاہد میں ہم رکاب حضور سید العالمین ﷺ رہنے کا اعزاز بھی حاصل فرمایا۔ آپ نے چوہتر ۷۴ سال عمر پائی بقول بعض سن ۳۴ ہجری میں اور بقول دیگر سن ۴۵ ہجری میں انتقال مدینہ طیبہ میں ہوا۔

(۱۳۳) حضرت سلیط بن قیس خزرجی انصاریؓ

معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ سن ۱۶ ہجری عہدِ خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں جسرِ مدائی کی لڑائی میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے

(۱۳۴) حضرت سلیم بن حارث خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی اور معرکہ اُحد میں بھی شامل ہوکر شہادت کا جام نوش فرمایا۔

(۱۳۵) حضرت سُلیم بن عَمرو خزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں مشرف بہ بیعت اسلام ہوئے۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت پائی۔ بعد میں معرکہ اُحد میں شریک ہوکر مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۳۶) حضرت سُلَیم بن قَیس خزرجی انصاریؓ

بدر، اُحد، خندق اور بعد کے جمیع مشاہد میں حضور رسول کریم ﷺ کے ہم رکاب رہنے کا شرف عالی مرتبت آپ نے حاصل فرمایا۔ ایام خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں آپ نے اس عالم فانی سے عالم بقا کو کوچ فرمایا۔

(۱۳۷) حضرت سلیم بن ملحان خزرجی انصاریؓ

آپ نے مع اپنے برادرِ مکرم اوپر مذکورہ حضرت حرام بن ملحان غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کی ہمشیرہ محترمہ ام سلیم والدہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم بہت مشہور صحابیہ گذری ہیں۔ آپ صفر سن ۴ ہجری میں واقعہ بیر معونہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۳۸) حضرت سماک بن سعد خزرجی انصاریؓ

اوپر مذکورہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے برادرِ مکرم۔ آپ نے بدر و اُحد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۳۹) حضرت سِنان ابن ابوسنان مہاجرؓ

آپ کی شرکت معرکہ بدر کا ذکر صرف ابنِ اسحٰق نے کیا ہے دوسرے مؤرخین و اصحاب مغازی نے آپ کا ذکر ہی نہیں کیا آپ کا وصال مدینہ منورہ میں سن ۳۲ ہجری میں ہوا۔

(۱۴۰) حضرت سِنان بن صَیفِی خزرجی انصاریؓ

بدر، احد، خندق اور مابعد کے تمام معرکوں میں حضور سید العالمین ﷺ کے ساتھ تشریف لے جانے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۴۱) حضرت سواد بن رَزِین خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر واُحد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کے والد کے نام میں مؤرخین میں عجیب اختلاف ہے،

واقدی نے رزین لکھا ہے۔ موسیٰ ابن عقبہ رزن، ذہبی نے زید لکھا ہے۔ اور ابنِ اسحٰق وابومعشر نے زُرَیق لکھا ہے۔

(۱۴۲) حضرت سَواد بن غزیہ خزرجی انصاریؓ

بدر، اُحد، خندق اور مابعد کے تمام مشاہد میں حضور سرور کائنات ﷺ کے ہم رکاب تشریف فرما ہوتے رہے۔ بدر کی لڑائی سے قبل جب حضور نبی کریم ﷺ صف آرئی مجاہدین فرما رہے تھے۔ اور دستِ اقدس میں ایک نیا تیر تھا جس سے حضور عالی ﷺ نے آپ کو صف میں ذرا سا پیچھے ہٹانے کے لئے ایک ہلکی سی ٹھسنی دی تو حضرت سواد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان کو درد پہنچا اور اپنے شکم مبارک کو برہنہ فرمایا تو حضور سید العالمین ﷺ نے کمال محبت سے آپ کے شکم کو چوما اور دعائے خیر فرمائی۔

فتح خیبر کے بعد حضور ﷺ نے آپ کو وہاں عامل مقرر فرمایا۔ آپ نے عمدہ قسم

کے ایک صاع کھجور کا تبادلہ دو صاع کھجوروں سے کرنا شروع کیا آنحضورﷺ نے آپ کو ایسے فعل سے منع فرماتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ آئندہ ادنیٰ قسم کی کھجور پیسوں سے فروخت کر کے ان پیسوں سے اعلیٰ قسم کی کھجور خرید لیں۔

(۱۴۳) حضرت سویبط بن سعد بن حرملہ مہاجرؓ

آپ قدیم الاسلام ہیں۔آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی جنگ بدر میں شرکت کی سعادت کا شرف بھی آپ نے حاصل فرمایا۔

آپ بمع حضرت نعمان رضی اللہ عنہ (مذکورہ ذیل نمبر ۳۱۸) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ سلسلہ تجارت میں ایک وقت بصرہ تشریف لے گئے کھانا کھلانے کی ذمہ داری آپ کی تھی۔حضرت نعمان رضی اللہ عنہ باہر سے بھوکے منزل پر تشریف لائے اور کھانا طلب فرمایا۔حضرت سویبط رضی اللہ عنہ نے کہا جب تک سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تشریف نہ لائیں وہ کھانا نہ دیں گے۔حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فوراً بازار میں پہنچ کر اعلان کیا ان کے پاس ایک بڑا عقلمند چالاک عربی غلام ہے اگر کوئی خریدار ہو تو اس کو بازار میں لائیں گے۔اس کی قیمت دس نوجوان اونٹنیاں ہوگی۔خریدار پیدا ہوگئے۔حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے خریدار کو سمجھایا کہ غلام بہت چالاک شخص ہے۔وہ چیخے گا کہ میں آزاد مرد ہوں وغیرہ لیکن تم پرواہ نہ کرنا۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ تب منزل پر واپس ہو کر سیرِ بازار کے حیلہ سے حضرت سویبط رضی اللہ عنہ کو ساتھ لئے ہوئے بازار واپس ہوئے اور خریدار کے حوالے کیا۔حضرت سویبط رضی اللہ عنہ حیران و پریشان چیخنے لگے کہ میں تو آزاد مرد ہوں میں کسی کا غلام نہیں۔ خریدار نے کہا ہاں تمہاری چالاکی ہم خوب جانتے ہیں ہمیں یہ بات پہلے ہی معلوم کرادی گئی ہے۔اور آپ کو رسی سے جکڑنا شروع کر دیا اتنے میں وہاں سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا، آپ نے دس اونٹنیوں کو واپس کر دیا اور حضرت سویبط رضی اللہ عنہ کو خریدار سے چھڑا لیا۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بڑے مسخرے تھے اور یہ واقعہ دل لگی کے لئے کیا تھا۔ اگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موقع پر نہ بھی پہنچتے تو تھوڑے سے وقت کے بعد خود حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اپنے رفیق حضرت سویبط رضی اللہ عنہ کی رہائی کروا لینے والے تھے۔

بصرہ سے واپسی پر یہ قصہ حضور رسول اللہ ﷺ کو سنایا گیا تو آپ نے بہت ہنسی فرمائی اور صحابہ کرام بھی بہت ہنسے اور کئی یوم تک اس واقعہ مذاق پر ہنستے رہے۔

حضرات اصحاب حدیث نے اس قصہ کو سیدہ ام المومنین اُمِ سلمہ علیہا السلام کی روایت لکھا ہے۔ مذکورہ قصہ مسند احمد کے مطابق ہے۔ ابن ماجہ نے مزاح حضرت سویبط رضی اللہ عنہ کو اور نعلی غلام حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو لکھا ہے۔ بہر حال یہ واقعہ مابین ان دو اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گذرا۔ (حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ کی مزید مزاحیوں کا بیان ذیل میں مناقب حضرت نعمان رضی اللہ عنہ میں دیکھیں۔

(۱۴۴) حضرت سہل بن حُنیف اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

ابو سعد و ابو عبداللہ آپ کی کنیتیں تھیں، بدر احد، خندق اور بعد کے تمام مشاہد میں شرکت سے مشرف ہوئے۔ آپ کا قول ہے کہ معرکہ بدر میں ہم سے کوئی تلوار کا اشارہ کرتا تھا تو اس کے پہنچنے سے قبل مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گرتا تھا۔ آپ معرکہ اُحد کے ثابت قدم لڑنے والوں میں تھے جنہوں نے شہادت کے عوض اپنی جان فروخت کرنے کا عہد کیا تھا۔ آنحضور ﷺ کے بازو رہ کر جب آپ تیر چلا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے سہل تیر چلائے جاؤ۔

بعد جنگ جمل سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ کو بصرہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ جنگ صفین میں آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں شریک رہے۔

سن ۳۸ ہجری میں کوفہ میں انتقال فرمایا۔ بہ لحاظ رتبہ بدری صحابی سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے چھ تکبیروں سے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۱۴۵) حضرت سہل بن رافع خزرجی انصاریؓ

برادر مکرم حضرت سہیل رضی اللہ عنہ مذکورہ ذیل نمبر ۱۴۸) ابن سید الناس نے آپ کو بدری اصحاب میں شامل کیا ہے ابن حجر عسقلانی وحیرہ معرکہ بدر میں آپ کی شرکت کا ذکر نہیں کرتے گو معرکۂ اُحد میں دونوں برادروں کی شمولیت کے معترف ہیں۔

ان ہی دو برادران حضرت سہل و حضرت سہیل رضی اللہ عنہما کی زمین حضور سید العالمین ﷺ نے خرید کر مسجد نبوی شریف (علی صاحبھا افضل واکمل التحیاۃ والصلوٰۃ والسلام) تعمیر فرمائی۔ اس زمین کے یعنی اصل واول مسجد شریف مذکورہ کے حدود موجود عمارت مسجد اقدس میں ستونوں پر خاص نشانوں کے ساتھ ترکی انجنیئروں نے بنائے ہیں۔

ان دونوں برادران محترم رضی اللہ عنہما نے جو اس وقت کم عمر اور یتیم تھے بڑی منت وسماجت سے عرض کیا کہ یہ جگہ مسجد اقدس کے لئے بطور ہدیہ نیاز مفت لی جائے۔ مگر آنحضور ﷺ نے یتیموں کا مال مفت لینا پسند نہ فرمایا اور قیمت ادا فرمائی۔

☆ آپ صاحبُ الصّاعین کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے کیونکہ سورۂ توبہ انا سی ۷۹ آیۃ مبارکہ

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَایَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (پ۱۰ سورۃ التوبہ ۷۹)

ترجمہ: ''جو عیب لگاتے ہیں دل سے خیرات کرنے والے مسلمانوں پر اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے اللہ تعالیٰ ان کے ٹھٹھا کرنے کی سزا

دے گا اوران کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

جب صدقہ پیش کرنے کا حکم دیا گیا تو دولتمند اصحاب بڑی مقدار میں صدقہ پیش کرتے اور کم استطاعت والے مثل حضرت سہل بن رافع اپنی روزانہ اجرت کا نصف پیش کرتے تو منافقین دولتمندوں کے صدقہ کو ریا کا صدقہ کہتے اور قلیل صدقہ پیش کرنے والوں کا ٹھٹھا کرتے اور کہتے کیا اللہ محتاج ہے، منافقین کے ایسے تمسخر پر یہ آیۃ مبارکہ آپ کے حق میں نازل ہوئی کہ جب نفل صدقات کا حکم دیا گیا تو آپ نے اپنی ایک دن کی کمائی دو صاع کھجور سے ایک صاع حضور سید العالمین ﷺ کی خدمت میں بمع اپنی دختر عمرہ نامی حاضر ہو کر پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے اور ان کی دختر کے حق میں دعائے خیر و برکت فرمادیں آنحضور ﷺ نے دونوں کے حق میں دعائے خیر و برکت فرمائی اور شفقت سے لڑکی کے سر پر دستِ اقدس پھیرا۔

(۱۴۶) حضرت وہل بن عتیک خزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں داخلِ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

(۱۴۷) حضرت سہل بن قیس خزرجی انصاریؓ

آپ مذکورہ بالا حضرت سہل بن رافع رضی اللہ عنہ کے برادرِ محترم ہیں کہ مسجد اقدس نبی کے لئے جو زمین خریدی گئی وہ آپ دو برادران کی تھی۔ آپ نے بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام دیگر معرکوں میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔ ایام خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔

(۱۴۹) حضرت سُہیل بن وہب مہاجرؓ

بعض نے آپ کی ولدیت سہیل بن عَمر و بن وہب بھی لکھی ہے اور آپ اپنی والدہ بیضا کی طرف سے سُہیل بن بیضا کے نام سے بھی پکارے جاتے تھے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں مکہ مکرمہ سے ملک حبش کو ہجرت فرمانے والے اصحاب میں سے آپ بھی ہیں۔ جب مکہ مکرمہ میں اسلام نے تقویت پائی۔

آپ وطن واپس تشریف لے آئے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت مدینہ منورہ ہوئی تو آپ نے یہ دوسری ہجرت بھی فرمائی۔

معرکہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ دنیوی میں سن ۶ ہجری میں بمقام مدینہ منورہ آپ نے انتقال فرمایا اور آپ کے جنازہ پر آنحضور ﷺ نے نماز پڑھی مذکورہ ذیل حضرت صفوان بن وہب رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ مکرم ہیں جو بدر میں شہید ہوئے۔

آپ نے ایک دوسرے بھائی حضرت سہل بن وہب رضی اللہ عنہ، جو سہل بن بیضاء کے نام سے بھی بلائے جاتے تھے مکہ مکرمہ میں داخلِ اسلام ہو کر اپنے اسلام کو کفار قریش سے چھپا رکھا تھا، کفار قریش کے لشکر میں داخل ہو کر معرکہ بدر میں لشکرِ اسلام کے قیدی ہو گئے اور بعد میں مدینہ منورہ میں اقامت فرما ہوئے۔

حضرت سہل بن وہب رضی اللہ عنہ کی وفات بھی دنیوی حیات آنحضور ﷺ میں ہوئی اور اس بھائی کی نمازِ جنازہ بھی نبی کریم ﷺ نے پڑھائی۔

اس طرح کسی اور دو بھائیوں کی نماز جنازہ حضور نبی کریم ﷺ نے نہیں پڑھائی۔

فصل ۔ ش

(۱۵۰) حضرت شجاع بن وہب مہاجرؓ

ذیل میں ذکر ہونے والے عقبہ بن وہب آپ کے برادرِ مکرم ہیں اور آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے ملکِ حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔ معرکہ بدر میں شرکت سے مشرف ہونے کے بعد تمام دوسرے مشاہد میں بھی ہم رکاب حضور رسالت مآب ﷺ رہنے کا مزید امتیاز حاصل فرمایا۔ سن ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

حارث غسانی اور جبلہ غسانی کے پاس حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو سفیر بنا کر بھیجا تھا ربیع الاول سن ۸ ہجری میں آنحضور ﷺ نے بنوہوازن کو مرعوب کرنے کے لئے جنہوں نے چند دفعہ دشمنوں کو مدد دی تھی پچیس (۲۵) مجاہدین کا ایک سریہ بغرض مظاہرہ آپ کی سالاری میں بھیجا تھا۔ کوئی لڑائی نہیں ہوئی دشمن کے چند اونٹ پکڑ لئے گئے۔

(۱۵۱) حضرت شریک بن انس اوسی انصاریؓ

ابن سید الناس نے آپ کو اصحاب بدر میں شمار کیا ہے ابن حجر عسقلانی نے آپ کو اور آپ کے فرزند عبداللہ کو معرکہ اُحد کے شرکاء میں بتایا ہے اور معرکہ بدر والوں میں آپ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

(۱۵۲) حضرت شماس بن عثمان مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی عثمان ہے اور نیز عثمان ہی آپ کے والد کا نام ہے لیکن آپ نہایت خوبصورت تھے اور آپ کا چہرہ نورانی تھا تو شماس آپ کا اسم مشہور ہوا (شماس شمس یعنی آفتاب کی مانند چمکنے والے)

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی بعد ازں معرکہ اُحد میں بھی شریک ہوئے اور وہاں بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے زخمی ہو کر گرے۔ آپ کو مدینہ منورہ لے گئے وہاں ایک رات اور ایک دن گذرنے کے بعد آپ کی روح نے عالمِ جاودانی کو پرواز فرمایا۔

بقول بعض مورخین آپ جنت البقیع شریف میں دفن فرمائے گئے اور بقول دیگر آپ کو واپس تین میل دور میدانِ احد میں لے جا کر دفن فرمایا گیا۔ بحیثیت شہید آپ اپنے پہنے ہوئے لباس میں دفن کیے گئے۔

...... فصل ۔ ص ......

(۱۵۳) حضرت صبیح (مولیٰ حضرت ابوالعاص) مہاجر

آپ کے اسم گرامی کو بعض نے پیش سے صُبیح بھی لکھا ہے۔ آپ لشکر اسلام کے ساتھ روانہ ہوئے راستہ میں بیمار ہو گئے تو بہ ارشاد مبارک حضور سید الکائنات ﷺ آپ نے بدر تک ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے خچر پر سفر کیا ار بدر کی لڑائی میں حصہ لیا بعد کے تمام مشاہد میں بھی آپ حضور رسول کریم ﷺ کے ہم رکاب رہے۔

(۱۵۴) حضرت صفوان بن وہب مہاجرؓ

آپ اوپر ذکر کیے گئے حضرت سہیل بن وہب کے برادرِ مکرم ہیں۔ آپ نے معرکۂ بدر میں شرکت فرمائی اور وہاں طعیمہ بن عدی کے ہاتھ شہادت سے فائز ہوئے اختتام معرکہ سے قبل اسی مقام میں آپ کا قاتل سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی تلوار سے لقمۂ اجل ہوا۔

(۱۵۵) حضرت صہیب رومی بن سِنان مہاجرؓ

ابو یحییٰ آپ کی کنیت تھی۔ آپ بڑے صاحب فضل وصاحب تقویٰ اور جلیل صحابی گزرے ہیں۔ آپ کے دادسنان بن خالد بصرہ کے قریب اُبلّہ نامی مقام پر کسریٰ فارس کے عامل تھے۔ یہ اُبلّہ بردوس برروئے زمین کی صفات والا مقام کہلایا ہے رومی افواج کا ادھر حملہ ہوا۔ آپ اس وقت کم عمر لڑکے تھے۔ آپ نے رومیوں کو برا بھلا کہا انہوں نے آپ کو پکڑا اور روم لے گئے مطابق ایک بیان کے رومیوں نے بعد آپ کو مکہ مکرمہ میں لاکر فروخت کیا جہاں عبداللہ بن جواد بن جدعان نے آپ کو خرید کر آزاد کردیا۔ آپ اسی کے پاس اسکے انتقال تک ٹھہرے رہے۔ بخلاف اس بیان کے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی اولاد کا بیان یوں ہے جب آپ روم میں بالغ وصاحبِ شعور ہوئے تو روم سے بھاگ کر نکلے اور مکہ مکرمہ پہنچے اور عبداللہ بن جواد کے پاس ٹھہرے روم سے آتے وقت زر ومال ساتھ لے آئے۔

آپ نبی کریم علیہ الوف التحیاۃ والصلوٰۃ والتسلیم پر وحی نازل ہونا شروع ہونے کے زمانہ سے قبل بھی آنحضور انور واقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہوا کرتے

تھے، اتفاقاً بیک وقت دارارقم کے دروازہ پر آپ اور نیچے ذکر کئے جانے والے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما پہنچے، ایک نے سلام کے بعد دوسرے سے سوال کیا کہ تم کیوں آئے ہو اور معلوم کر لیا کہ دونوں حضرات داخلِ اسلام ہونے بیعت حضور ﷺ سے مشرف ہونے پہنچے ہیں، دونوں نے بیک وقت کلمہءشہادت پڑھا، اس وقت تک صرف تیس (۳۰) سے کچھ زیادہ مسلمان ہوئے تھے اور سیدنا حمزہ ابن ابی طالب وسیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے، رات تک دونوں حضرات دارارقم میں رہنے کے بعد اندھیری رات میں چھپ کر وہاں سے روانہ ہوئے۔

حضور رسولِ کریم علیہ افضل واکمل التحیاۃ والصلوٰۃ والتسلیم کی ہجرت کے بعد بھی مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی، جب آپ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے تو بعض بد اندیش قریش نے آپ کا پیچھا کیا، آپ نے اپنی سواری سے اتر کر بڑی مردانگی سے فرمایا اے قریشیو! جب تک میرا ترکش تیروں سے خالی نہ ہو جائے میں تم پر تیر چلاتا رہوں گا۔ بعد میں جب تک میری تلوار میرے ہاتھ میں رہے گی حتیٰ کہ میں مارتے مارتے تھک نہ جاؤں تم میں سے میرے قریب کوئی نہ آسکے گا۔ اگر تمہیں میرے مال ومتاع کی تمنا ہے۔ تو لے لو، سب دیتا ہوں قریش نے مال طلب کیا آپ نے سب دے دیا۔ اس کے بعد جب آپ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بمقام قبا حاضر ہوئے کہ آنحضور ﷺ نے خاص مدینہ منورہ پہنچنے سے قبل مقام قبا میں چند یوم قیام فرمایا تھا۔ آپ پر نظر مبارک پڑتے ہی حضور انور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ رَبِحَ الْبَیعَ اَبَا یَحْیٰ رَبِحَ الْبَیْعَ اَبَا یَحْیٰی (خوب فائدہ کی تجارت کی ابو یحیٰی خوب فائدہ کی تجارت کی ابو یحیٰی) کیونکہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی آنحضور ﷺ کو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے قریش کا برتاؤ اور ظلم کا قصہ سنا دیا تھا۔ اس وقت آپ کی شانِ ذیشان میں سورۃ بقرہ کی دوسو آٹھویں ۲۰۸ آیۃ مبارکہ کا نزول بھی ہوا۔ وہ آیۃ کریمہ ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءِ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادُ

ترجمہ: ''اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔''

جس وقت آپ حاضرِ خدمت حضور نبی کریم ﷺ ہوئے آپ کی ایک آنکھ پک کر سرخ ہوگئی تھی اور بند تھی اس وقت آنحضور ﷺ کے سامنے تازہ وخشک دونوں قسم کے کھجور تھے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بے تکلف ہوکر کھجور اٹھا کر نوش فرمانا شروع کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم آنکھ سے کھا رہے ہو؟ یعنی کیا تم دیکھ کر کھا رہے ہو (جواب میں ادب سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ تندرست آنکھ سے کھا رہا ہوں (یعنی کھلی آنکھ سے دیکھ کر کھا رہا ہوں) آپ کی اس مزاحی حاضر جوابی پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا حتّٰی کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے کے دانت نظر آئے۔

آپ کی شان والاشان میں حضور رسول اللہ ﷺ نے ایک وقت ارشاد فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور یومِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے ایسی محبت کرے جیسے ماں اپنی اولاد سے کرتی ہے۔

حضرت عائذ بن عمرو سے رروایت ہے کہ ایک وقت جنگِ حنین وطائف وغیرہ کے بعد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا حضرات صہیب وسلمان فارسی وبلال رضی اللہ عنہم کے سامنے گذر ہوا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم دشمن کی گردن پر تلوار اس طرح نہیں چلاتے جیسا کہ چاہیے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو پاس تھے فرمایا تم ایسی بات قریش کے سردار کے متعلق کیوں کہتے ہو؟ بعد حضور سید الکائنات ﷺ کو یہ بات سنائی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا:

کہ اے ابوبکر شاید تم نے ان کو رنجیدہ کیا ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کی قسم کہ اگر تم نے اس کو رنجیدہ کیا ہے تو جان لو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا ہے۔

تب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرات صہیب وسلمان وبلال کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ اور دریافت فرمایا کہ ان کو آپ کی گفتگو سے کچھ رنج پہنچا ہے؟ تو حضرت

صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے۔

سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ایام میں ایک وقت آپ کو یوں خطاب فرمایا: اے صہیب آپ اللہ تعالیٰ کے انعام پائے ہوئے ہیں۔ اولین مہاجرین مسلمانوں میں سے ہیں۔ لیکن جب آپ کے فرزند کا نام حمزہ ہے۔ آپ کیوں ابویحیٰی کنیت فرماتے ہیں۔ جو ایک نبی علیہ السلام کا اسم گرامی ہے؟ آپ کی زبان عجمی ہونے کے باوجود آپ خود کو کیوں عربی کہلاتے ہیں۔ اور آپ خوراک بہت کھاتے ہیں جو اسراف ہے۔ کیوں ایسا کرتے ہیں؟

تب حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے میری کنیت ابویحیٰی نامزد فرمائی تو کیا اب میں اپنی کنیت کو آپ کی خاطر ترک کر دوں؟ اور میں عربی اس لئے کہلاتا ہوں کہ میں نمط‌ِ قاسط کی اولاد سے ہوں لیکن رومیوں نے مجھے لڑکپن میں پکڑ لیا تھا اور روم لے گئے تھے جہاں میں ہوش سنبھالنے تک رہا پس مجھے ان کی زبان آ گئی۔ اگر میں گدھے کی لید سے ہوتا تو اپنی نسبت اس سے کرتا۔

میرا زیادہ خوراک کھانا اس کے متعلق میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ فرمایا تم میں نیک وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے کیا باوجود ایسی حدیث مبارکہ کے آپ مجھے میرے رزق پر سے اٹھانا چاہتے ہیں؟

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بسترِ مرگ پر وصیت فرمائی کہ ان کے جنازہ کی نماز حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔ چنانچہ آپ ہی نے پڑھائی۔

۲۸ ہجری میں جب کہ آپ کی عمر شریف تہتر ۷۳ سال تھی انتقال فرمایا جنت البقیع شریف میں تدفین پائی۔

بوقت انتقال آپ کے آٹھ فرزند اور ایک پوتے تھے آپ کی شان وفضیلت میں کثیر اقوال واحادیث شریفہ ہیں۔

(۱۵۶) حضرت صیفی بن سواد خزرجی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ دوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

❁......فصل۔ض......❁

(۱۵۷) حضرت ضحاک بن حارثہ خزرجی انصاریؓ

عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں بیعت اسلام کا شرف حاصل فرمایا۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۵۸) حضرت ضحاک بن عمرو خزرجی انصاریؓ

ذیل میں فصل نون میں ذکر کئے جانے والے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے آپ برادرِ مکرم ہیں دونوں بھائیوں نے بدر اور احد کے معرکوں میں شرف شرکت حاصل فرمایا۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

(۱۵۹) حضرت ضمرہ بن عمرو خزرجی انصاریؓ

اورآپ نے غزوہ بدر میں شمولیت باسعادت فرمائی اُحد کے معرکہ میں بھی

تشریف فرما ہوئے اور وہاں رتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ فصل ب اور زمیں مذکور حضرات بسبہ وزیادر ضی اللہ عنہما آپ کے برادر مکرم ہیں۔

❀ ......فصل۔ ط...... ❀

(۱۶۰) حضرت طفیل بن حارث مہاجرؓ

آپ حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حارث بن عبدالمطلب کے صاحبزادہ اوپر فصل ح میں مذکورہ حضرت حصین اور ذیل میں فصل ع میں ذکر فرمائے جانے والے حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برادرِ مکرم ہیں آپ نے اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ ہجرتِ حبشہ فرمائی تھی تینوں برادران محترم غزوہ بدر میں شریک ہوئے جہاں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ شہادت سے فائز ہوئے۔ حضرات حصین و طفیل رضی اللہ عنہما نے احد اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔ دونوں برادران مکرم کا انتقال مدینہ منورہ میں چار ۴ ماہ کے فرق سے ایک ہی سال میں ہوا اور یہ سن ۳۱، ۳۲ یا ۳۳ ہجری تھا۔

(۱۶۱) حضرت طفیل بن مالک خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے بدر و اُحد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ احد میں آپ کو تیرہ ۱۳ زخم لگے جن میں سے تندرستی حاصل ہوئی بعد غزوہ خندق میں بھی تشریف فرما ہوئے وہاں وحشی بن حرب (قاتل سیدالشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ) کے حربہ سے شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۶۲) حضرت طفیل بن نعمان خزرجی انصاریؓ

مذکورہ بالا حضرت طفیل بن مالک رضی اللہ عنہ کے آپ چچازاد بھائی ہیں آپ بھی بدر اُحد اور خندق کے غزوات میں تشریف فرما ہوئے معرکہ خندق میں آپ کو بھی رتبہ شہادت حاصل ہوا۔

(۱۶۳) حضرت طلیب بن عُمیر مہاجرؓ

آپ حضور نبی کریم ﷺ کی پھوپھی اروٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بنتِ عبدالمطلب ہمشیرہ عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے فرزند سعادتمند قدیم الاسلام، دارارقم میں قیام مبارک حضور سیدِ کائنات ﷺ کے دنوں میں داخلِ اسلام ہوئے۔

ملکِ حبش کی ہجرت فرمائے ہوئے صحابہ کرام سے ہیں آپ کا شمار اعلیٰ طبقہ کے نیک صحابہ کرام میں تھا۔ قبل ہجرت ملک حبش عوف بن صبرہ کو حضور رسول کریم کی شان اقدس میں گالیاں بکنے پر آپ نے اس کو داڑھی سے پکڑ کر ایسا مارا کہ سر سے خون جاری ہوا۔

یوں اسلام کی اور آنحضور ﷺ کی حمایت میں کسی کافر کو مارنے کی سزا دینے والوں میں پہلے ہونے کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔

معرکہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی معرکہ یرموک سن ۱۵ ہجری میں آپ شہادت سے فائز ہوئے۔

……فصل ۔ ع……

(۱۶۴) حضرت عاصم بن ثابت اوسی انصاریؓ

ابوسلیمان آپ کی کنیت تھی بدر و اُحد کے معرکوں میں مشرف بہ سعادت شریک ہوئے، حضور سید الکونین ﷺ کی خدمت اقدس میں بنولحیان کی درخواست پر کہ ان کا قبیلہ مسلمان ہوگا۔ قرآن مجید واحکام اسلام کی تعلیم کے لئے ماہ صفر سن ۴ ہجری میں آنحضور ﷺ نے چھ اصحاب کو آپ کی سرداری میں روانہ فرمایا۔ بنولحیان کے علاقہ میں داخل ہوتے ہی اس قبیلہ والوں نے مکاری سے بہ مقام رجیع ان اصحاب کو گھیر لیا آپ مع اصحاب بہت بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے قاتلوں نے چاہا کہ آپ کے سر کو کاٹ کر مکہ مکرمہ لے جائیں اور وہاں سلافہ بنت سعد بن شہید کے ہاتھ فروخت کریں۔ اس سلافہ کے دو بیٹے ماہ شوال ہجری کے معرکہ اُحد میں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ قتل ہوئے تھے تو سلافہ نے نذر مانی تھی کہ اگر کوئی اس کو عاصم رضی اللہ عنہ کا سر لا کر دے گا تو اس کی کھوپڑی میں وہ شراب کا اکسہ بنائے گی لیکن رب ذوالجلال کو منظور نہ تھا کہ اس شہید کا پاک جسم پلید کافروں کے حوالہ ہو تو رات میں پانی کا سیل آیا اور آپ کا جسد بہا لے گیا (ذیل میں اسی فصل میں حضرت عبداللہ بن طارق کے ذکر میں یوم رجیع کے مزید حالات درج ہوں گے۔

(۱۶۵) حضرت عاصل بن عدی اوسی انصاریؓ

ذیل میں فصل میم میں ذکر کئے جانے والے معن بن عدی آپ کے برادرِ مکرم ہیں مدینہ طیبہ سے قافلہ ابوسفیان کی جستجو میں لشکرِ اسلام کے ساتھ آپ بھی روانہ ہوئے

لیکن حضور سرورِ کائنات علیہ والصّلوٰۃ والسلام نے آپ کو راستہ سے واپس فرمایا کہ آپ کو قبا وعوالی مدینہ منورہ میں حفاظتِ مسلمین کے لئے اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور بعد معرکہ آپ کو بھی بدری اصحاب میں شمار فرمایا۔ اور مالِ غنیمت سے حصہ بھی دیا۔ بعدازاں آپ نے احد، خندق وبعد کے جمیع معرکوں میں شرکت باسعادت فرمائی۔ آپکی عمر شریف معرکہ بدر کے وقت چوہتر سال تھی لیکن ہمت جوان تھی۔ سن ۴۵ ہجری میں جب کہ عمر شریف ایک سو بیس ۱۲۰ سال تھی آپ کا وصال مدینہ طیبہ میں ہوا۔

(۱۶۶) حضرت عاصم بن عکیر خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی، مورخین نے اس سے زیادہ آپ کا حال نہیں لکھا ہے۔

(۱۶۷) حضرت عاصِم بن قیس اوسی انصاریؓ

آپ نے بدرواُحد کے دوغزوات میں شرکتِ باسعادت حاصل فرمائی۔

(۱۶۸) حضرت عاقل بن بکیر مہاجرؓ

قدیم الاسلام، حضور سیدالعالمین رسول اللہ ﷺ دارارقم میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے داخلِ اسلام ہونے والے آپ اور آپ کے برادران حضرات ایاس وخالد وعامر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان برادران کا ذکر اپنے اپنے مقام پر ترتیب ابجد میں ہوا۔ قبل اسلام آپ کا نام غافل تھا حضور انور واقدس ﷺ نے بدل کر عاقل نام رکھا معرکہ بدر میں مالک بن زہیر کے ہاتھ آپ کی شہادت ہوئی۔

(۱۶۹) حضرت عامر بن اُمیہ خزرجی انصاریؓ

آپ شرکتِ مبارکہ بدر کے معرکہ کے بعد معرکہ احد میں شرفِ شہادت سے فائز ہوئے آپ کے فرزند ہشام رضی اللہ عنہ بھی صحابی تھے ایک وقت حضرت ہشام رضی اللہ عنہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تھے تو ام المومنین علیہا السلام نے ان کے والدِ امجد رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا نِعْمَ الْمَرْءُ کَانَ عَامِرا یعنی حضرت عامر رضی اللہ عنہ بہت خوبیوں کے مرد تھے۔

(۱۷۰) حضرت عامر بن بُکَیر مہاجرؓ

اس فہرست میں اس سے قبل ذکر کیے ہوئے تین برادران مکرم حضرت اویس وخالد وعاقل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آپ برادرِ مکرم ہیں حضور سید الکائنات ﷺ کے دارِ ارقم میں قیام فرما ہوئے کے بعد سب سے اول بیعتِ اسلام سے یہ چار برادران مکرم مشرف ہوئے تھے۔ بدر کے معرکہ میں شرکتِ باسعادت کے بعد بھی تمام معرکوں میں آپ نے سرفِ ہم رکابیٔ رسول اللہ ﷺ حاصل فرمایا۔ مسلیمہ کذاب کے مقابل یمامہ کے معرکہ میں سن ۱۲ ہجری میں رتبہ شہادت سے آپ فائز ہوئے۔

(۱۷۱) حضرت عامر بن ربیعہ مہاجرؓ

ابو عبداللہ آپ کی کنیت ہے آپ قدیم الاسلام ہیں، آپ نے اپنی بیوی سیدہ لیلیٰ بنت ابو حشمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی بعد ازاں مدینہ منورہ

کو ہجرت فرمائی، آپ نے معرکۂ بدر میں شرف شمولیت حاصل فرمایا اور بعد کے تمام دیگر مشاہد میں بھی شمولیت کا امتیاز حاصل فرمایا۔ آپ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے والد کے متبنٰی فرزند کہلاتے تھے۔ تاوقتیکہ سورۃ احزاب کی آیۃ کریمہ سورۃ احزاب نمبر ۵ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ (پ۲۱) کا نزول ہوا، آپ قائم اللیل رہا کرتے تھے جس رات کو سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے آپ کو نمازیں ادا کرنے کے بعد کچھ نیند آئی تو رویا میں آواز آئی اٹھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ تم کو اس فتنہ سے امن میں رکھے کہ جس فتنہ سے ایک صالح بندہ نے پناہ مانگی تھی۔ تو آپ اٹھے دوگانہ نماز ادا کرکے دعا مانگی بعد ازاں شریک جنازہ ہوئے۔

(۱۷۲) حضرت عامر بن سعد خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ آپکے مزید حالات معلوم نہیں ہوئے۔

(۱۷۳) حضرت عامر بن سکن اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی بقول ابن حجر عسقلانی عامر بن سکن ہے اور بقول ابن سید الناس عامر بن یزید بن سکن ہے۔ ابوعمر یوسف نے عامر بن یزید بن سکن رضی اللہ عنہ کا ذکر شہدائے اُحد میں لکھا ہے۔ اور ان کے والد کو بھی شہید معرکہ اُحد لکھا ہے۔ لیکن معرکہ بدر کے اصحاب میں آپ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے ابن سید الناس نے آپ کو اور آپکے والد امجد رضی اللہ عنہ دونوں کو بدری اصحاب میں شمار کیا ہے۔

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں مسجدِ ضرار جو دشمنان اسلام نے بنائی تھی اس کے گرانے میں آپ کا بھی شمار کیا ہے۔

(۱۷۴) حضرت عامر بن سلمہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی عمرو بن سلمہ بھی لکھا گیا ہے آپ غزوہ بدر کے سعادتمند شاملین سے ہیں۔ آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہوئے۔

(۱۷۵) حضرت عامر بن فہیرہ مہاجرؓ

آپ قوم ازد سے تھے اور سیاہ فام تھے، مکہ مکرمہ میں طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں حضور رسول کریم ﷺ کے داخلِ دارارقم ہونے سے قبل آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مسلمان ہوتے ہی آپ کا آقا طفیل آپ کو گوناگوں سخت تکالیف دینے لگا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ جب حضور انور نورِ مجسم ﷺ دورانِ سفر ہجرت مدینہ منورہ تین یوم غارِ ثور میں تشریف فرما تھے۔ آپ غارِ ثور تک بکریاں لے جا کر ان کا دودھ آنحضور ﷺ کی خدمت انور اقدس میں پیش کرتے اور واپس ہوتے ہوئے بکریوں کے پاؤں کے نشانات تمام مٹا دیتے تھے کہ کفار قریش کو پتہ نہ لگے۔ آپ نے بدر و اُحد کی لڑائیوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ سن ۴ ہجری کے واقعہ بئیر معونہ میں آپ کی عمر شریف چالیس ۴۰ سال تھی سابق آقا عامر بن طفیل کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ قاتل نے دیکھا کہ موت کے وقت آپ کے جسم مبارک سے ایک نور آسمان کی طرف اٹھا اور آپ کی لاش نہ ملی۔ آپ کی لاش کو فرشتوں نے دفن کیا یا آسمان پر لے گئے حضور سید الکائنات ﷺ بئیر معونہ کے واقعہ سے بہت رنجیدہ ہوئے اور چالیس دن قاتلان بئیر معونہ کے بارے میں دعا کرتے رہے۔ حتّٰی کہ سورۃ آل عمران کی ایک سو اٹھائیسویں ۱۲۸ آیۃ مبارکہ کا

نزول ہوا اور وہ آیۃ مبارکہ یہ ہے۔

لَیسَ لَکَ مِنَ الاَمرِ شَیْءٌ اَوْیَتُوبَ عَلَیهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ○ (پ۴)

ترجمہ: ''آپ کے اختیار میں کچھ نہیں یا اللہ ان کو توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے وہ ناحق پر ہیں۔''

(۱۷۶) حضرت عامر بن مخلّد خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

معرکہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی معرکہ احد میں بھی شریک ہوئے اور وہاں رتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۷۷) حضرت عایذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

ذیل میں فصل میم میں ذکر کئے جانے والے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے آپ برادر مکرم ہیں ان دونوں برادران نے غزوہ بدر میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۷۸) حضرت عباد بن بشر اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ حضرات سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ منورہ سے قبل فصل میم میں مذکور ہونے والے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پرست پر اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے عالم وفاضل تھے۔ بدر واُحد وخندق اور بعد کے تمام مشاہد میں شرکت کی سعادت

حاصل فرمائی۔ دشمن اسلام کعب بن اشرف یہودی کو جو مسلمانون کے خلاف قبائل کو جوش دلاتا تھا آپ نے بمعیت حضرات حارث بن اوس، محمد بن مسلمہ، ابونائلہ سلکان بن وقش وعبدالرحمان بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جاکر قتل کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں روایت ہے کہ ایک رات سخت اندھیرے میں آپ مع اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے حضور رسول اللہ ﷺ کی خدمت انور اقدس سے رخصت ہوئے۔ اس وقت آپ کے عصا میں چمکدار روشنی پیدا ہوگئی۔ ۱۲ ہجری کے جنگ یمامہ میں آپ شہادت سے فائز ہوئے

(۱۷۹) حضرت عباد بن قیس خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر کے بعد اُحد وخندق وخیبر کے معرکوں میں اور بیعت الرضوان میں شامل ہونے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۸۰) حضرت عبادہ بن صامت خزرجی انصاریؓ

آپ نے تینوں عقبہ میں مکہ مکرمہ میں اور بیعت الرضوان میں بمقام حدیبیہ اور معرکہ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شمولیت کا امتیازی اعزاز حاصل فرمایا۔ اور آپ حضور نبی کریم ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں سے ایک ہیں عہد حضور ﷺ میں پورا قرآن شریف جمع کرنے والوں میں بھی آپ شامل ہیں۔ ان مجموعہ مراتب جلیلہ میں تمام انصار میں آپ یکتا ہیں۔

بیت المقدس کے شہر میں یا اس کے متصل رملہ نامی گاؤں میں بہ عمر بہتر ۷۲ سال ۳۴ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۱۸۱) الف۔ حضرت عبداللہ بن اُنیس خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی اصحاب غزوہ بدر میں ابن اسحٰق ابن ہشام ابن سید الناس یا حافظ ابوعمر ویوسف وغیرہم نے کہیں ذکر نہیں فرمایا۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنی اردو کتاب رحمۃ اللعالمین جلد دوم کے صفحہ نمبر ۲۵۳ پر آپ کو معرکہٴ بدر اور دوسرے تمام معرکوں میں ہم رکاب رسول اللہ ﷺ رہنے والے لکھا ہے۔ آپ کو حضور نبی کریم ﷺ نے ۲۳ رمضان المبارک کی شب کو لیلۃ القدر بتائی ۵۴ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۱۸۲) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ خزرجی انصاریؓ

اوپر فصل ب میں مذکورہ حضرت بحاث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ برادر مکرم ہیں دونوں بھائیوں نے بدر واُحد کے معرکوں میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۸۳) حضرت عبداللہ بن جبیر اوسی انصاریؓ

اوپر فصل خ میں ذکر کیے ہوئے حضرت خوات رضی اللہ عنہ کے آپ مکرم بھائی ہیں معرکہ بدر میں شرکت باسعادت فرمائی اور وہاں آپ نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو قید کیا جو ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام کے بھانجے اور سیدہ زینب محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دخترِ حضور سید الکونین ﷺ کے شوہر تھے جو بہ حالتِ کفر قریش کے لشکر کے ساتھ بدر پہنچے تھے (حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ چار سال بعد سن ۶ ہجری میں مدینہ منورہ کی ہجرت فرما کر مشرف بہ اسلام ہوئے) معرکہ احد میں بھی حضرت عبداللہ بھی

جبیر رضی اللہ عنہ شامل ہوئے حضور سالار اعظم مجاہدین اسلام نے آپ کو پچاس تیراندازوں کے سالار مقرر فرما کر میدان جنگ میں تلہٹی گھاٹ پر دونوں لشکروں کے درمیان ٹھہرا کر دشمن کے آگے بڑھنے کو روکنے کا حکم دیا۔ مال کی لوٹ کھسوٹ کے شوق میں اکثر تیراندازوں نے باوجود آپ کے اصراری منع فرمانے کے مقام چھوڑ دیا۔ لیکن آپ بہادری سے تیر چلاتے ہوئے ڈٹے رہے حتّٰی کہ جام شہادت سے فائز ہو کر سیدھے جنت کو سدھارے۔

فرزند سیدا امیمہ بن عبدالمطلب یعنی حضور سرور دو عالم ﷺ کے پھپھیرے برادرِ محترم اور ام المومنین سیدہ زینب جحش علیہا السلام کے حقیقی برادر ذوالقدر۔ آپ قدیم الاسلام ہیں۔ حضور سیدا لکائنات ﷺ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ داخل اسلام ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے برادران ابواحمد عبد اور عبیداللہ کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔ وہاں عبیداللہ نصرانیوں کی محبت میں شرابی اور مرتد ہو گیا۔ تب آنحضور ﷺ نے بذریعہ نجاشی پادشاہ حبش عبیداللہ کی بی بی (یعنی آپ کی بھاوج) سیدہ امِ حبیبہ علیہا السلام کو پیام نکاح بھیجا جو پادشاہ نجاشی نے اپنی ایک لونڈی کے ذریعہ پہنچایا اور وہ ام المومنین ہو گئیں۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے بعد غزوہ احد میں بھی شرکت فرمائی اور وہاں بڑی بہادری سے لڑتے رہے حتّٰی کہ آپ کی تلوار ٹوٹ گئی تب آپ کو حضور نبی کریم ﷺ نے میدان جنگ میں پڑی ہوئی کھجور کی ایک شاخ عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس سے لڑو اور وہ شاخ فوراً تیز تلوار بن گئی جو عرجون کے نام سے مشہور ہوئی (زمانہ مابعد میں خلیفہ معتصم باللہ کے ایک امیر نے آپ کے ورثاء سے اس عرجون کو تبرکاً ایک سو ۱۰۰ اشرفی پر خریدا) آپ وہ تلوار لئے ہوئے دوبارہ شریک جنگ ہوئے اور لڑتے ہوئے شہید ہوئے دشمنوں نے آپ کی لاش سے ناک وکان وغیرہ کا مثلہ کیا اس سبب سے المجدّع فی سبیل اللہ (یعنی اللہ کی راہ میں مثلہ کئے جانے والے) آپ کا لقب ہوا۔

غزوہ بدر سے دو ماہ قبل حضور سید الانبیا ﷺ نے آٹھ مہاجرین کرام کی سرداری میں آپ کو امیر المومنین کا معزز خطاب بخش کر طائف و مکہ مکرمہ کے درمیان مقامِ نخلہ کی طرف بھیجا تھا کہ قریش کے ارادوں کی خبر پاتے رہیں اس موقع پر جو علَم آپ کو عنایت ہوا وہ حضور نبی کریم ﷺ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے باندھا تھا۔ اتفاقاً آپ کے قافلہ کا قریش کے ایک چھوٹے قافلہ سے مقابلہ ہوگیا جو عراق کی طرف سے تجارت کا مال لا رہا تھا ایک کافر مارا گیا۔ دو قید کر لئے گئے اور کچھ مالِ غنیمت بھی ہاتھ آیا، اسلام میں یہ چھوٹی سی لڑائی کفار کے ساتھ پہلی لڑائی تھی۔ مسلمانوں کے ہاتھ سے یہ پہلا کافر تھا جو مارا گیا اور یہ دو پہلے کفار تھے جو قیدی ہوئے اور وہ پہلا مالِ غنیمت تھا جو حاصل ہوا اس مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ آپ نے حضور سید العالمین کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ آپ کے اس عمل کے مطابق سورۃ انفال کی اکتالیسویں آیۃ کریمہ یعنی پارہ ۱۰۔ اعْلَمُوْآ کہ پہلی آیۃ مبارکہ کا دو ماہ بعد نزول ہوا۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ط وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (سورۂ انفال پ۱۰)

ترجمہ: ''اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔''

اس لڑائی کے بعد کفار قریش نے طعنہ دینا شروع کیا کہ اب مسلمانوں کے پاس مبارک مہینوں کی حرمت بھی باقی نہ رہی اور وہ اس ماہ رجب میں بھی لڑائی کرتے ہیں تو سورہ بقرہ کی دو سو سترہویں ۲۱۷ یعنی ستائیسویں ۲۷ رکوع کی پہلی آیت مبارکہ کا نزول ہوا:

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ کَبِیْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَکُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَکْبَرُ عِنْدَاللّٰهِ ج وَالْفِتْنَةُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط. (پ ۲)

ترجمہ: ''تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجدِ حرام سے روکنا اور وہاں بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے پاس یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد قتل سے بھی سخت ہے۔''

اس لڑائی پر اور فتح پر اللہ کی رضا مندی کا اظہار ہو گیا۔

اوپر ذکر کئے ہوئے صاحب عشرہ مبشرہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جنگِ اُحد کے موقع پر ہم دونوں نے دعا مانگی۔ میری دعا بارگاہ الٰہی میں یہ تھی کہ یا اللہ کل میرا مقابلہ ایک سخت دشمن سے ہو وہ مجھ پر حملہ کرے اور میں اس پر حتّٰی کہ فتح پاؤں اور اس کو قتل کروں اور اس کے زرہ وہتھیار سب لے لوں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے آمین فرمایا۔

بعد میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے یہ دعا مانگی کہ کل میرا مقابلہ ایک سخت دشمن سے ہو جس پر میں حملہ کروں اور وہ مجھ پر حملہ کرے اور مجھے شہید کر دے اور میرے اعضائے بدن کا مثلہ کرے۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اور میں نے معرکہ اُحد کے دن بہ وقت عصر دیکھا کہ ان کے ناک کان کٹے ہوئے ہیں اور ایک دھاگے میں پرو کر لٹکائے ہوئے ہیں۔

آپ کا قاتل ابوحکم ابن اخنس ثقفی تھا بوقتِ شہادت آپ کی عمر شریف چالیس سال سے کچھ زیادہ تھی آپ کے ترکہ کے متولی خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور ان کے فرزندِ ارجمند کیلئے خیبر میں مال خریدا۔

(۱۸۴) حضرت عبداللہ بن جدر خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر واُحد کے غزوات میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۸۵) حضرت عبداللہ بن حُمیر خزرجی انصاریؓ

فصل ح میں اوپر مذکورہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ بھائی ہیں آپ اپنے برادرِ مکرم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ معرکہ بدر میں شریک تھے اور خود دوسرے سال معرکہ احد میں شرکت کی مزید سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۸۶) حضرت عبداللہ بن ربیع خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر کے معرکہ میں شرکت کی سعادت بھی حاصل فرمائی۔

(۱۸۷) حضرت عبداللہ بن رواحہ خزرجی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں اسلام سے مشرف ہونے والے ستر صحابہ میں سے ایک ہیں اور حضور رسول اکرم ﷺ نے جو بارہ نقیب مقرر فرمائے ان میں بھی آپ کا نام شامل ہے۔ بدر کے معرکہ میں شرکتِ مکرمہ کے بعد اُحد خندق اور تمام دوسرے معرکوں میں تا معرکہ موتہ رمضان سن ۸ ہجری آپ ہم رکاب حضور نبی کریم ﷺ رہے۔ بیعت الرضوان میں شرف شرکت پایا اور عمرۃ القضاء میں بھی آنحضور ﷺ کے ہم رکاب رہے۔

چار ماہ قبل فتح مکہ مکرمہ (جو رمضان ۸ ہجری میں ہوا) معرکہ موتہ ماہ جمادی الاول ۸ ہجری میں زیرِ سالاریٔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ بھی لشکر اسلام میں بھیجے گئے۔ حضور انور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر حضرت زید شہید ہوں تو حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ لشکر کے سردار ہوں گے اگر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ سردار ہوں۔ سریہ موتہ کی روانگی کے وقت آپ بے اختیار رونے لگے۔ دریافت کیا گیا تو فرمایا میں دنیا کی محبت کی وجہ سے نہیں رو رہا ہوں میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ آیۂ مبارکہ سنی ہے جو دوزخ کی آگ کے ذکر کے متعلق ہے۔

وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۞

(پ۱۶ سورۃ مریم شریف آیت ۷۱)

ترجمہ: ''تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گذر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے پاس یہ بات قرار پائی ہوئی ہے۔''

پس جب دوزخ میں ہوں گا تو میرے سینہ کا کیا حال ہوگا تو آپ کو سمجھایا گیا کہ یہ پل صراط پر گذر کا بیان ہے مومنوں کا اللہ تعالیٰ مددگار ہوگا اور وہ دوزخ پر سے سلامت گذر جائیں گے۔ معرکہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ و حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آپ بھی شہادت سے فائز ہوئے۔

آپ حضرت سید الکونین ﷺ کے تین مقبول شعرائے کرام سے تھے دوسرے حضرت کعب بن مالک اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے جن کی شان میں سورۃ شعراء کی آخری آیۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّانۡتَصَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا ؕ (پ۱۹)

ترجمہ: ''مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اور کثرت سے اللہ کی یاد اور بدلہ لیا بعد اس سے کہ ان پر ظلم ہوا۔''

یعنی جھوٹے اور لغو کلام کے شعرا جو رسول کریم ﷺ کی ہجو میں اشعار لکھا کرتے تھے ان کا جو حشر اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ان مومنین شعراء کو جو آنحضور ﷺ کی مدح اور اللہ تعالیٰ کی حمد اپنے اشعار میں کرتے ہیں مستثنیٰ فرمایا گیا ہے جیسے آپ حضرت کعب، حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۱۸۸) حضرت عبداللہ بن زید بن عبدِ ربّہٖ خزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں جو ستر انصار مدینہ مشرف بہ اسلام ہوئے ان میں سے ہیں۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرفِ شرکت فرمانے کے علاوہ بعد کے تمام معرکوں میں بھی شرکت کا مزید شرف حاصل فرمایا۔

فتح مکہ مکرمہ کے وقت آپ بنی حارث کے علمبردار تھے۔ بدر و اُحد کے معرکوں میں آپ کے مکرم بھی حضرت حُریث رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ شریک تھے۔

مورخین نے دونوں حضرات کو بھائی لکھا ہے۔ لیکن آبائے حضرت حُریث رضی اللہ عنہ میں آپ کے والد زید بن ثعلبہ بن عبدِ ربہ اور عبداللہ کے باپ زید کو ابن عبدِ ربہ لکھا ہے ہم نے یوں ہی نقل کیا ہے۔

ہجرت کے پہلے سال میں آپ کو بھی اور سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی ایک ہی رات میں حالتِ رویا میں اذان کی تعلیم دی گئی جب دونوں حضرات نے اپنا اپنا خواب حضور رسول اکرم ﷺ کو سنایا تو حضور انور و اقدس ﷺ نے فرمایا:

یہ خواب حق ہے اور آپ کو ارشاد ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ کو تلقین کریں کہ پنج وقتہ اذان کہا کریں کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ بلند اور شیریں آواز والے تھے۔ آپ اس دن سے صاحب الاذان کے لقب سے مشہور ہوئے۔

(۱۸۹) حضرت عبداللہ بن سُراقہ مہاجرؓ

اس فصل ع میں ذکر کئے جانے والے حضرت عمرو بن سراقہ رضی اللہ عنہ آپ کے مکرم بھائی ہیں۔ان دونوں برادران نے بدر، اُحد خندق اور مابعد کے تمام مشاہد میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ابنِ اسحاق آپ کی شرکتِ غزوہ بدر کے قائل ہیں لیکن ابن عقبہ اور ابومعشر انکار کرتے ہیں آپ معرکہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور کہتے ہیں کہ البتہ آپ اُحد اور مابعد کے تمام معرکوں میں تشریف لے گئے۔

(۱۹۰) حضرت عبداللہ بن سَلمہ اوسی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں حاضر ہونے کا شرف حاصل فرمایا۔معرکہ اُحد میں بھی تشریف فرما ہوکر وہاں رتبہ شہادت حاصل فرمایا عبداللہ بن زبعری کے ہاتھ سے آپ شہید ہوئے عبداللہ بن زِبعری یوم الفتح مکہ مکرمہ مشرف بہ اسلام ہوئے رضی اللہ عنہ۔آپ نے معرکہ بدر میں شرفِ شمولیت حاصل فرمایا۔معرکہ خندق میں آپ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۹۲) حضرت عبداللہ بن سہل مہاجرؓ

آپ سابقین مسلمانوں سے ہیں آپ نے ملکِ حبش کی ہجرت فرمائی تھی بعد میں جب مکہ مکرمہ واپس ہوئے تو قوم کے خوف سے آپ کے والد نے آپ کو گھر میں بند کردیا۔جب قریشی لشکر مکہ معظمہ سے روانہ ہوا تو آپ بھی مع اپنے والد کے لشکر میں شریک ہوکر روانہ ہوئے آپ کے والد نے آپ کا اسلام قبول فرمانا کسی پر ظاہر نہیں کیا۔

جب بدر پہنچے تو قریشی لشکر سے جدا ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمتِ عالی میں حاضر ہوئے اور قریش کے مقابل لڑے۔ بدر کے بعد تمام معرکوں میں شرفِ شرکتِ باسعادت حاصل فرماتے رہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں مسیلمہ کذاب کے مقابل سن ۱۲ ہجری میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے آپ کی عمر شریف اس وقت اڑتیس سال تھی۔ آپ کے والد سہیل رضی اللہ عنہ فتح مکہ مکرمہ کے دن داخلِ اسلام ہوئے۔

ابن سیدالناس نے آپ کو اور فصل ش میں اوپر مذکورہ حضرت شریک رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے والے لکھا ہے۔ لیکن ابن حجر عسقلانی نے ان دونوں حضرات کو شرکاءِ غزوہ اُحد بتایا ہے۔ اور بدریوں میں داخل نہیں کیا۔

(۱۹۴) حضرت عبداللہ بن طارق اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کو بدر و اُحد کے معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل ہوا، ماہِ صفر سن ۴ ہجری میں بنولحیان کی درخواست پر کہ ان کی قوم اسلام لانے کے لئے تیار ہے۔ قرآن مجید و احکامِ اسلام کی تعلیم دینے کیلئے ان کی جانب چھ اصحاب بھیجے گئے اور جو سب بمقام چشمۂ رجیع شہید ہوئے آپ ان میں سے ایک ہیں۔ جب یہ حضرات بنولحیان کے قبیلہ ہذیل کے علاقہ میں چشمہ رجیع نامی مقام پر پہنچے تو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے چیخیں مار کر دھوکہ سے آپ حضرات کا محاصرہ کرلیا اور ان کے قتل کے لئے تیار ہوئے تو ان حضرات نے اپنے بچاؤ میں اہلِ قبیلہ کا مقابلہ کیا حضرت عاصم بن ثابت، خالد بن بکیر، مرثد ابن ابو مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہم حملہ آوروں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے سردار قبیلہ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا سر جدا کر کے لے جانا چاہا تھا کہ اس کو بنت سعد بن شہید کو مکہ مکرمہ میں فروخت کرے اس سلافہ کے دو فرزندان ماہِ شوال ۳ ہجری میں معرکہ احد میں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مارے گئے تھے اور اس عورت

نے نذر مانی تھی کہ اگر اس کو کوئی اپنے بیٹوں کے قاتل حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا سر لا کر دے گا تو وہ بڑی قیمت پر خرید کر اسکی کھوپڑی میں شراب بھر کر پیا کرے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ مشرک حضرت عاصم شہید رضی اللہ عنہ کے جسم اطہر کو ہاتھ نہ لگا سکے۔ پس پانی کا سیل بہت زور سے آیا اور ان کے جسم پاک کو بہا لے گیا۔ تین حضرات زید بن دثنہ و خبیب بن عدی و عبداللہ بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہم قید کر لئے گئے اور غلاموں کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں فروخت کرنے ہذیل شقی ان حضرات کو لیکر چلا راہ میں مقام ظہران کے پاس حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو چھڑا لیا اور اپنے محافظ کی تلوار چھین لی اور لڑنے لگے آخر کار پتھروں کی مار سے شہید ہو گئے۔ حضرات خبیب و زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مکہ مکرمہ لے گیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حُجیر بن ابو اَحاب نے خریدا ابن جانب قبہ بن حارث کے عقب کے باپ کے قصاص میں آپ کو قتل کرے۔ دونوں کے باپ معرکہ بدر میں مارے گئے تھے۔ حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو حدودِ حرم کے باہر قتل کرنے صفوان بن امیہ نے خریدا کہ وہ آپ کو اپنے باپ کے قصاص میں قتل کرے۔ حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو حدودِ حرم کے باہر قتل کرنے کے لئے صفان لے گیا ساتھ اس کا غلام قسطاس نامی اور کثیر جماعت گئی جس میں ابوسفیان بھی تھا۔ جب مقتل پر پہنچے تو ابوسفیان نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم اب یہ پسند نہیں کرتے کہ تم اپنے گھر والوں کے ساتھ آرام سے رہتے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں مقتل پر تمہاری جگہ ہوتے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا "قسم اللہ تعالیٰ کی مجھے اتنا بھی پسند نہیں کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کوئی کانٹا چبھے اور میں آرام سے گھر میں رہوں" ابوسفیان بڑا حیران ہوا کہ "اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے سچی محبت کرتے ہیں اتنی محبت کسی اور نے کسی دوسرے سے کبھی نہیں کی۔ قسطاس غلام صفوان نے تب حضرت زید بن دثنہ کہ گردن تلوار سے اڑا دی۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو عقبہ بن حارث اپنے گھر لے گیا اور بھوکا پیاسا رکھا ایک رات حارث کا بچہ تیز چاقو

سے کھیلتا ہوا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا آپ نے بچہ کو گود میں لیا اور پھر چاقو چھین کر پاس رکھ لیا۔ بچہ کی ماں نے جب اپنے بچہ کو بھوکے پیاسے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی گود اور بازو میں وہ تیز چھری دیکھی تو خوف سے چیخنے لگی۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو یہ سمجھتی ہے کہ میں تیرے بچہ کو قتل کر دوں گا کیا تو نہیں جانتی کہ اسلام ہمیں غدر کرنے سے منع فرماتا ہے۔ جب حضرت خبیب کو سولی پر چڑھانے لگے تو قریش نے پوچھا کوئی تمنا ہو تو بیان کرو۔ حضرت خبیب نے کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو۔ اجازت مل گئی آپ نے دو رکعت نماز پڑھ لی اور کہا ارادہ تھا نماز ذرا طول ہو لیکن یہ سوچا کہ شاید تم یہ کہو کہ موت سے ڈر گیا ہے۔ جب یہ قصہ حضور نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ نے مقتول ہونے والے تمام مسلمانوں کے لئے دو رکعت نماز سنت مقرر فرما دی۔

(۱۹۵) حضرت عبداللہ بن عامر خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ معرکہ بدر میں شرکت سے مشرف ہوئے آپ کے مزید حالات نہیں ملے۔

(۱۹۶) حضرت عبداللہ بن عبدِ مناف خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے معرکہ بدر میں اور بعد میں معرکہ اُحد میں بھی شرف شرکت حاصل فرمایا۔

(۱۹۷) حضرت عبداللہ بن عُرْفُطہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۹۸) حضرت عبداللہ بن عَمر و خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

مشہور صحابی وراویٔ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے آپ والدِ امجد ہیں ابوجابر ہی آپ کی کنیت تھی۔ عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نقیب بھی آپ مقرر فرمائے گئے بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی اور معرکہ احد میں شہادت کے رُتبہ سے فائز ہوئے۔ دشمنوں نے آپ کے کان ناک وغیرہ کاٹ کر آپ کے جسم پاک کا مُثلہ کیا۔ معرکہ احد میں سب سے پہلے شہید ہونے والے آپ تھے گھر سے احد کی لڑائی کے لئے نکلتے وقت آپ نے اپنے فرزند جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ میں سوا اس کے نہیں چاہتا کہ لڑتا ہوا سب سے پہلے قتل ہو جاؤں۔ میرے ذمہ قرض ہے اور تم اپنے برادران کا خیال رکھنا نیکی کے ساتھ پس جب لڑائی ہوئی سب سے پہلے آپ شہید ہوئے آپ کے جنازہ پر فرشتوں نے سایہ فرمایا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا فرمایا اے جابر میں تمہیں کیوں مغموم دیکھتا ہوں تو عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ شہید ہو گئے اور قرض اور اولاد چھوڑ گئے ہیں۔ تو فرمایا'' آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تمہیں یہ خوش خبری نہ سناؤں کہ اللہ ذوالجلال والاکرام سے تمہارے باپ کی ملاقات ہوئی؟ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور سنائیں'' تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو زندہ کیا اور اس طرح بغیر بردہ کے اللہ تعالیٰ نے کسی دوسرے سے گفتگو نہ کی۔ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا مانگ جو مانگتا ہے تو تمہارے باپ نے عرض کیا یا اللہ مجھے دنیا میں واپس بھیج کہ پھر (کافروں سے) لڑوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے میرا یہ کلام نہیں سنا۔ اِنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يَرْجِعُوْنَ (وہ آپ اس کی طرف پلٹنے والے نہیں) تب تمہارے باپ نے کہا ''یا اللہ یہ بات تو میرے پیچھے آنے والوں

کو بھی سنا تب نزول ہوا سورۃ آل عمران کی ۱۶۹ اور ۱۷۰ ویں آیت کریمہ کا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (پ۴)

ترجمہ: ہرگز مردہ نہ سمجھو ان کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے ہیں یعنی جہاد میں بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں رزق پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے نہ غم۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری پھوپھی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں اور آہ وزاری شروع کی تو حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو پر ملائکہ اپنے پروں کا سایہ کر رہے اور ان کو اٹھا رہے ہیں۔"

آپ اور آپ کے بہنوئی حضرت عمرو بن جموع رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک قبر میں دفن فرمائے گئے چھ ماہ بعد آپ کو دوسری قبر میں پہنچایا گیا۔ سر کے چند بالوں پر زمین کا کچھ اثر تھا۔ باقی جسم تازہ مثل شہادت کے دن کے تھا کچھ فرق نہ پایا گیا۔ آپ کے رُخِ انور پر ایک زخم تھا جس پر آپ کا ہاتھ تھا جب ہاتھ ہٹایا گیا تو تازہ خون جاری ہوا اور ہاتھ کو پھر مقامِ زخم پر رکھ دیا تو خون بند ہو گیا۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ چھیالیس سال بعد ایامِ خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں جب شہداء احد کے قبور کو نہر کے پانی کی تکلیف پہنچنے لگی تو دوبارہ ان کی لاشوں کو قریب دوسرے مقام پر بدلا تب بھی جمیع شہداء کرام کے اجساد تازہ اور اعضاء کے جوڑ نرم پائے گئے۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)

(۱۹۹) حضرت عبداللہ بن عُمیر خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے غزوۂ بدر میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۰۰) حضرت عبداللہ بن قیس بن صخر من بنی ربیعہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ قبیلہ بنی ربیعہ سے ہیں آپ نے مع اپنے مکرم بھائی حضرت معبد رضی اللہ عنہ کے بدر واُحد کے معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ لیکن ابن عقبہ نے آپ کو اصحاب بدر میں شامل نہیں کیا ہے۔ دوسرے مورخین ابن اسحٰق وغیرہم نے آپ کو اصحاب بدر میں شامل کیا ہے۔

(۲۰۱) حضرت عبداللہ بن قیس بن خلدہ

بن خالد من بنی سواد خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ معرکہ بدر میں شریک ہوئے اور اس کے بعد احد اور دوسرے تمام معرکوں میں شریک ہوتے رہنے کا امتیاز حاصل فرمایا۔ عہد خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال بمقام مدینہ منورہ ہوا۔

(۲۰۲) حضرت عبداللہ بن کعب خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

ابوحارث اور ابو یحیٰی آپ کی کنیتیں تھیں۔ معرکہ بدر میں شمولیت سے مشرف

ہوئے۔ یوم بدر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مالِ غنیمت کا محافظ مقرر فرمایا تھا۔ احد اور بعد کے دوسرے معرکوں میں بھی شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ ۳۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۲۰۳) حضرت عبداللہ بن مخرمہ مہاجرؓ

آپ سابقین اسلام سے ہیں آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی معرکہ بدر کے بعد تمام دوسرے معرکوں میں بھی شرف شرکت حاصل فرماتے رہے۔ سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں درجہ شہادت سے فائز ہوئے اس وقت آپ کی عمر شریف اکتالیس ۴۱ سال تھی۔

(۲۰۴) حضرت عبداللہ بن مسعود مہاجرؓ

آپ نہایت قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ بقول خود آپ چھٹے فرد ہیں جو داخل اسلام ہوئے۔ آپ کے داخلِ اسلام ہونے کا حال خود آپ نے یوں فرمایا ہے میں ابھی لڑکا تھا اور عقبہ ابن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا کہ چراگاہ کی جانب اتفاقاً حضور نبی کریم ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا آنحضور ﷺ نے فرمایا اے لڑکے کیا ان میں کوئی دودھ دینے والی بکری بھی ہے۔ میں نے جواب دیا ہاں۔ لیکن اس کا دودھ مالِ امانت ہے اس پر آپ نے دریافت فرمایا، کیا کوئی ایسی بھی بکری ہے جس نے ابھی تک نر سے جوڑ نہیں کیا۔ میں نے کہا ہاں ہے۔ اور میں نے بتایا۔ ایسی کنواری بکری کو آنحضور ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے اس کے تھن کو جو دھونا شروع فرمایا تو دودھ بہنے لگا آپ نے بھی نوش فرمایا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی پیا۔

بعد ازاں حضور نبی کریم ﷺ نے تھن کو فرمایا کہ جڑھ جا تو وہ تھن اپنی اصلی حالت پر چڑھ گیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوا ذرا مجھے سمجھائیں۔ تو آپ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور فرمایا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِنَّکَ عَلِیْمٌ مُعَلِّمٌ (یعنی تجھ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے تو صاحب علم اور تعلیم دینے والا ہوگا۔ چنانچہ آپ بڑے عالم اور مشہور جلیل المرتبہ مفسرِ قرآن مجید گذرے ہیں۔

آپ پست قد اور دبلے تھے۔ لیکن خواہ کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں پست قد نہیں معلوم ہوتے تھے۔ آپ کے سر کے بال لمبے اور کان تک گرتے تھے اور وہ آخر عمر تک بھی سفید نہ ہوئے تھے۔ آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی اور بیت المقدس کی زیارت کا شرف بھی حاصل فرمایا تھا۔ بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی اور بیعت الرضوان کے موقع پر بھی آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ حضور اکرم ﷺ کے خاص خادم تھے آنحضور ﷺ کے ساتھ جاتے جوتا پہنتے وقت آپ کے سامنے رکھتے۔ غسل کے وقت پردہ لگاتے یوں آپ ہمیشہ مقرب رہے حضور سید الکونین نے جن چودہ صحابہ کرام کو اپنا وزیر مقرر فرمایا ان میں آپ ایک ہیں۔ اختتام جنگ پر حضور سالار، اعظم مجاہدین ﷺ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ ابوجہل لعنۃ اللہ علیہ اس جنگ میں قتل ہوا ہے یا نہیں تحقیق کریں فصل میم میں ذکر کئے جانے والے دو برادران معاذ ومعوذ فرزندانِ حارث والد عمرا والدہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابوجہل کو ایسا سخت زخمی کیا تھا کہ وہ اپنے گھوڑے سے گر کر زمین پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اس وقت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اپنی تلوار سے اس کی گردن کاٹنے کی بے سود کوشش کے بعد کہ آپ کی تلوار تیز نہ تھی۔ خود ابوجہل کی تلوار لیکر اس کی گردن کاٹی۔ جب آپ نے حاضر ہو کر یہ ماجرا حضور نبی کریم ﷺ کو سنایا تو آپ نے فرمایا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ اَاَنْتَ قَتَلْتَہٗ (یعنی اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے۔) جواب میں میں نے عرض کیا ہاں! میں نے قتل کیا ہے تو بہت فرحت کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ چلو میں اس کو دیکھوں

آپ وہاں پہنچ کر اس کی لاش کے سر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْزَاکَ ط هٰذَا فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جُرُّوْهُ اِلَى الْقَلِیْبِ ط

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تجھ کو رسوا کیا۔ یہ اس امت کا فرعون ہے۔ کھینچ کر اسے گڑھے میں کر دو۔''

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائی ہوئی ایک حدیث شریف کے مطابق آپ جنت کی بشارت دیئے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے موصوف دس صحابہ کرام میں ایک ہیں۔ لیکن دوسری متعدد وثقہ احادیث کے مطابق یہ صحیح نہیں آپ ان دس اصحاب کرام سے نہیں ہیں۔ اغلب یہ ہے کہ گو عشرہ مبشرہ کے لقب والوں سے نہ ہوں لیکن آپ کو بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت ضرور سنائی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک وقت حضور سید الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھو تم قرآن شریف ان چار میں کسی ایک سے یعنی آپ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے یا حضرت معاذ بن جبل سے یا حضرت اُبَی بن کعب سے یا حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اپنے ایام خلافت میں ایک وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن شریف پڑھو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قراۃ سے تو آپ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا آپ ہمیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قراۃ کی تاکید فرماتے ہیں کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے ستر سورتیں سیکھ لیں اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ابھی دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل کود میں مشغول رہتے تھے؟ قسم اللہ تعالیٰ کی جیسے جیسے قرآن شریف کا نزول ہوا میں فوراً سیکھتا رہا اور کوئی مجھ سے زیادہ عالم قرآن پاک نہیں ہے'' جب آپ نے یہ تقریر فرمائی دوسرے صحابہ بھی حاضر تھے۔ سب خاموش رہے کسی نے آپ کے بیان کو نہ غلط بتایا نہ اس پر کوئی اعتراض کیا۔

۳۲ ہجری میں جب آپکی عمر مبارک ساٹھ سال تھی مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور بقیع شریف میں آپکی تدفین ہوئی۔

(۲۰۵) حضرت عبداللہ بن مظعون مہاجرؓ

آپ اسی فصل ع میں اور بعد فصل ق میں ذکر فرمائے جانے والے حضرات عثمان وقدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برادرِ مکرم اور سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ محترمہ سیدنا عمر ابن الخطاب کے بھی برادرِ مکرم، مشہور جلیل المرتبہ مفسرِ قرآن شریف حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ام المومنین سیدہ حفصہ علیہما السلام کے ماموں ہیں۔ آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے اپنے برادران مکرم حضرت عثمان وقدامہ کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی معرکہ بدر میں آپ نے شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۰۶) حضرت عبداللہ بن نعمان خزرجی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں اور بعد میں معرکہ اُحد میں بھی شرکت سے مشرف ہوئے۔

(۲۰۷) حضرت عبدالرحمٰن بن جبر اوسی انصاریؓ

ابو عبس آپ کی کنیت تھی داخلِ اسلام ہونے سے قبل آپ کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ حضور سید کائنات ﷺ نے ایمان سے مشرف ہوتے ہی آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن رکھا قبل اسلام آپ عربی زبان کے کاتب تھے۔ آپ نے بدر اور بعد کے تمام دوسرے

معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ سخت دشمنِ اسلام وسردار یہود کعب بن اشرف کو آپ اور چار دیگر صحابہ کرام یعنی حضرات محمد بن مسلمہ ملکان بن وقش۔
حارث بن اوس، عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مل کر قتل کیا یہ کعب بن اشرف مسلمانوں کے خلاف قبائل کو بھڑکا تا رہا تھا۔ جب آپکی عمر شریف ستر ۷۰ سال سے کچھ زیادہ تھی۔ ۳۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن فرمائے گئے۔

(۲۰۸) حضرت عبدِ ربّہ بن حق خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے معرکۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا آپکے مزید حالات ہمیں نہیں ملے۔

(۲۰۹) حضرت عبدہ بن حسحاس خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

بعض اصحابِ سیر نے آپ کا اسم گرامی عبادہ اور بعض نے عُبادا بھی لکھا ہے اور آپ کے والد کا نام خشخاس بھی ش سے لکھا ہے۔
آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی بعد معرکۂ احد میں آپ حاضر ہوکر درجہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۲۱۰) حضرت عبس بن عامر خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے عقبہ سوم میں حاضر ہوکر بیعتِ اسلام کی، بدر واحد کی لڑائیوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۱۱) حضرت عبید بن اوس اوسی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں شریک تھے دو چچازاد بھائیوں حضور سید العالمین ﷺ کو یعنی نوفل بن حارث وعقیل بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بعد میں داخلِ اسلام ہوئے اور اس روز کفار کے لشکر میں تھے آپ نے قید کیا اور رسیوں سے جکڑ کر حاضرِ خدمت حضور نبی کریم ﷺ کیا۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا تم مقرن ہو یعنی تم رسیوں سے جکڑنے والے ہو۔ پس آئیندہ المقرن آپ کا لقب مشہور ہو گیا۔

(۲۱۲) حضرت عبید بن تیّہان اوسی خزرجی انصاریؓ

ابوشیخ آپ کی کنیت تھی عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ معرکہ اُحد میں داخل ہوئے اور وہاں عکرمہ بن ابوجہل کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

(۲۱۳) حضرت عبید بن زید خزرجی انصاریؓ

آپ نے شرف حاصل فرمایا اور بدر اور اُحد کے دوغزوات میں شمولیت فرمائی۔

(۲۱۴) حضرت عبید بن ابوعبید اوسی انصاریؓ

بدر، اُحد اور خندق کے معرکوں میں آپ نے شامل ہو کر سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۱۵) حضرت عبیدہ بن حارث مہاجرؓ

حضور نبی کریم ﷺ کے چچیرے بھائی تھے۔ ابو حارث وابو معاویہ آپ کی کنیتیں تھیں۔ آپ حضور انور واقدس ﷺ سے آٹھ سال عمر میں بڑے تھے آنحضور ﷺ آپ کی عزت وتوقیر فرماتے تھے اوپر فصل ح وفصل ط میں مذکورہ حضرات حصین وطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی اور ان دو برادران کے ساتھ شریک معرکہ بدر ہوئے۔ حضور سید العالمین ﷺ نے سن ۱ ہجری کے ماہ شوال میں ساٹھ مہاجرین سواروں کی سرداری میں آپ کو قریش کے قافلوں کی جستجو میں روانہ فرمایا جن کے متعلق مسلمانوں پر حملہ کرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ سے وقتاً فوقتاً روانہ ہونے کی خبریں پہنچ رہی تھیں۔ اس لشکر کا علم حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے باندھا تھا یہ لشکر ثنیۃ المرہ کے دامن تک پہنچا جو سمندر کے کنارے ہے اور وہاں دشمن کا قافلہ نظر آیا حضور نبی کریم ﷺ کے ماموں حضرت سعد بن ابی وقاص جو اسلامی لشکر میں تھے ایک تیر مارا یہ پہلا تیر تھا جو دین اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے دشمنانِ اسلام پر چلایا گیا۔ قریش نے مقابلہ نہیں کیا اور واپس بھاگ گئے۔

معرکۂ بدر میں کفار کے قریشی مسلمانوں سے مبارز طلبی پر آپ نے عتبہ بن ربیعہ کا جو ایک سردارِ کفار قریش تھا مقابلہ کیا جس میں آپ کے پیر کی رگ حیات کٹ گئی اور آپ زخمی ہو گئے۔

فتح بدر کے بعد لشکر اسلام کی واپسی بمقام صفراء جب آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال تھی آپ کی روحِ اطہر نے دارِ بقاء کی طرف پرواز کی۔

آپ کو مہلک زخم پہنچانے والا عتبہ اس کے بعد چند لمحوں سے زیادہ زندہ نہ

رہا سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب وسیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے اس کو وہیں واصلِ جہنم کیا۔

(۲۱۶) حضرت عتبان بن مالک خزرجی انصاریؓ

شرح مسلم شریف میں امام نووی نے آپ کا اسم گرامی پیش سے عُتبان لکھا ہے آپ قبیلہ بنی سالم کے امام تھے۔ غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت پائی۔ آپ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ایام میں ہوا۔

(۲۱۷) حضرت عُتبہ بن ربیعہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۱۸) حضرت عُتبہ بن عبداللہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔ آپ کے مزید حالات ہمیں نہیں ملے۔

(۲۱۹) حضرت عُتبہ بن غزوان مہاجرؓ

نہایت قدیم الاسلام تھے آپ سے قبل صرف چھ حضرات نے اسلام قبول کیا تھا۔ آپ نے حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کی ہجرت

فرمانے سے قبل آپ مکہ مکرمہ واپس ہوئے۔ بعد ازاں حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی۔ بدر اور اس کے بعد کے تمام معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرماتے رہے۔ آپ بہت متقی تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ایک لشکر مجاہدین کے ساتھ ملک عراق فتح کرنے آپ کو روانہ فرمایا۔ وقتِ رخصت فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ آپ شہر حیرہ کی طرف جائیں اور وہ ممکن ہے کہ آپ کے ہاتھ فتح ہو۔ پس آپ روانہ ہوں اللہ تعالیٰ کی برکت و مدد کے ساتھ اور جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھو اور جان لو کہ آپ دشمنوں کے ساتھ سخت گھمسان کی لڑائی میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے۔ میں نے علاء بن الحضرمی کو لکھا ہے کہ وہ تمہاری مدد کرے۔ عرفجہ بن خزیمہ جو خوب لڑنے والا اور جھکنے والا نہیں اس سے مشورہ بھی کرو اور دعوت دو اسلام کی، جو مان لیں ان کو داخلِ اسلام کر لو اور جو نہ مانیں ان پر بغیر پس و پیش کے تلوار کی مدد سے جزیہ لگاؤ ساتھ ذلت کے پس روانہ ہوں اور جو عرب آپ کو ملیں ان کو جہاد کی ترغیب دیتے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھیں۔ پس حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے پہلے اُبلہ فتح کیا اور پھر بصرہ پر قبضہ فرمایا۔ آپ پہلے مسلمان ہیں جو داخلِ بصرہ ہوئے تھے آپ نے حکم فرمایا کہ شہر بصرہ کے لئے جامع مسجد کا نقشہ بنائے اور لکڑی کے تختوں سے مسجد تیار کرے بعد خود حج کے لئے تشریف فرما ہوئے روانگی کے وقت مجاشع بن مسعود کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ اور دریائے فرات کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ اور مغیرہ بن شعبہ کو نمازوں کی امامت کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔

حج سے واپسی کے سفر میں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی جگہ مغیرہ بن شعبہ کو بصرہ کی ولایت کا حاکم مقرر فرمایا۔ حج پر روانہ ہوتے ہوئے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں اپنا استعفیٰ بھی پیش کیا تھا اور دعا مانگی تھی یا اللہ مجھے ادھر واپس نہ کر۔ بعد حج مکہ مکرمہ سے بصرہ کی طرف جا رہے تھے کہ بمقام موضع معدن بنی سلیم سواری سے گر کر واصل بحق تعالیٰ ہوئے۔

یہ واقعہ سن ۱۷ ہجری میں ہوا۔ آپ کی عمر شریف ستاون سال تھی۔

آپ نے بصرہ میں ایک خطبہ سنایا تھا جو آج تک محفوظ اور علماء کرام کے طبقہ میں مشہور ہے حضرت خالد بن عمری رضی اللہ عنہ نے اس خطبہ کو یوں فرمایا ہے۔

حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے حمد وثنائے رب العالمین کے بعد فرمایا کہ دنیا تمہیں سناتی ہے کہ وہ مثل ایک درخت کے کٹ جائے گی اور مثل پرانی جوتی کے پھینک دی جائے گی اور تحقیق وہی رہے گا جس پر رحمت برسائی گئی ہو۔ اور تم کو دنیا سے کوچ کرنا ہی ہوگا جانب بے زوال مقام کے بس جاؤ اس کی طرف نیکی کے ساتھ پھر فرمایا کہ ایک پتھر جہنم میں پھینکا گیا اور ستر سال جہنم میں رہا لیکن جہنم کی تہہ کا اس کو پتہ نہ لگ سکا کیا تمہیں یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ جہنم بھرپور ہو جائے گی۔

اور فرمایا کہ جنت کی گلیوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ وہ چالیس سال کا راستہ ہے اور اس میں داخل ہونے اور نکلنے کا دروازہ تنگ ہوگا اور مجمع کثیر ہوگا اور میں نے جو ساتواں مسلمان ہوں دیکھا ہے کہ ہم حضور سید کائنات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمیں کھانے کے لئے کوئی غذا نہ ہوتی تھی علاوہ درختوں کے پتوں کے حتی کہ ہماری کمریں کمزور ہوگئیں اور موسم سرما آپہنچا میں اور حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک چادر میں لپیٹے جاتے تھے جس سے کچھ حصہ بدن ڈھانپتے اور کچھ نہ ڈھانپتے حتی کہ صبح ہو جاتی۔ لیکن آج وہ دن ہے کہ ان میں ہر ایک اپنی جگہ امیر ہے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بڑا اور دوسروں کو چھوٹا (یعنی حقیر سمجھوں۔ تحقیق نبوت ختم ہوگئی اور اب ان لوگوں کی حالت شاہانہ ہوگئی ہے اور تم کو خود ان شاہوں کا تجربہ بعد میں ہوگا۔

(۲۴۰) حضرت عثمان بن مظعون مہاجرؓ

اوپر فصل س میں مذکورہ حضرت سائب رضی اللہ عنہ آپ کے فرزندِ ارجمند ہیں اور اوپر اسی فصل ع میں مذکورہ حضرت عبداللہ بن مظعون اور ذیل میں مذکور ہونے والے حضرت قدامہ بن مظعون آپ کے برادران محترم ہیں اور ام المومنین سیدہ حفصہ علیہا السلام اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اولاد سیدنا عمر فاروق وسیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بھانجی اور بھانجے ہیں کہ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی حقیقی بہن ہیں۔ آپ سابقین اولین سے ہیں آپ سے قبل صرف تیرہ اشخاص نے اسلام قبول کیا تھا۔ آپ تینوں برادران نے ملک حبش کی ہجرت کی تھی آپ کو سعادت شمولیت غزوہ بدر حاصل ہوئی۔

معرکہ بدر کے متعدد مہاجرین میں سب سے پہلے آپ کا انتقال شعبان سن ۳ ہجری میں ہوا آپ کا مدفن جنت البقیع شریف میں ہوا۔ آپ پہلے صحابی ہیں جو دفن ہوئے۔ آپ کی قبر پر نشان کی غرض سے نبی کریم ﷺ نے پتھر کی ایک چٹان نصب فرمائی جب ۱۰ ہجری میں حضور رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو ان کی قبر آپ کی قبر کے پاس بنائی گئی۔

تب حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلْحِق سَآخَنَا الصَّالِحُ عُثْمَانُ بن مَظْعُوْنُ

ہم سے پہلے گذرے ہوئے صالح عثمان بن مظعون سے مل جاؤ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو مرد صالح فرمایا:

آپ نے عمر بھر میں کبھی شراب نہیں پی نشہ نہیں کیا آپ متقی پرہیزگار تھے دن میں روزہ رکھا کرتے اور رات میں قیام فرماتے تھے۔

(۲۲۱) حضرت عجلان بن نعمان خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی عجلان بن نعمان ہے۔ حسب قول ابن سید الناس اور بقول ابن الاثیر اور ابن حجر عسقلانی وابوعمر یوسف نعمان بن عجلان لکھا گیا ہے

آپ قبیلہ بنی زریق کے سید القوم تھے اور بڑے فصیح شاعر تھے آپ نے حیاتِ دنیوی حضور سید العالمین ﷺ اور زمانہ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں انصار مدینہ کی خدمات اسلام کا بیان ایک طویل مشہور قصیدہ میں لکھا ہے۔

اس میں آپ ہی کے اشعار شاہد ہیں کہ آپ نے بدر واُحد، خندق وبنی قریظہ وخیبر بنونظیر وفتح مکہ وغیرہ کے معرکوں میں شرکت فرمائی۔

معرکہ احد میں حضرت سید الشہداء حمزہ ابن عبدالمطلب کی شہادت کے بعد آپ نے ان کی بیوہ سیدہ خولہ بن خیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

(۲۲۲) حضرت عدی بن اَبُو زغبا خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

حضور سید عالم نبی مکرم ﷺ نے آپ کو اور اوپر فصل ب میں ذکر فرمائے جانے والے حضرت بسبسہ رضی اللہ عنہ کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر کیلئے آگے روانہ فرمایا بعد معرکہ بدر آپ حضرات کو شاملین معرکہ شمار فرمایا اور مالِ غنیمت سے حصہ دیا۔

بعد میں آپ نے اُحد، خندق اور تمام دوسرے معرکوں میں شرف سعادت حاصل فرمائی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۲۲۳) حضرت عِصمہ بن حُصین خزرجی انصاریؓ

بقول موسیٰ ابن عقبہ واقدی وابن عمارہ آپ کا اسم گرامی عصمہ بن حُصین ہے لیکن ابوالاسود جلی نے آپ کا اسم شریف عِصمہ بن لکھا ہے گو آپ کے دادا کا نام دبرہ ہے یہ سب متفق ہیں کہ آپ اور آپ کے برادرِ مکرم حُبیل فصل ؓ اور چچا ملیل نے غزوہ بدر میں شرفِ شرکت حاصل فرمایا لیکن بدری صحابہ کی فہرست میں ابن اسحٰق نے آپ کا اسم گرامی داخل نہیں کیا ہے۔

(۲۲۴) حضرت عُصیمہ الاشجعی خزرجی انصاریؓ

بدر و اُحد اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی شرف وسعادتِ شرکت حاصل فرماتے رہے۔ ایامِ خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۲۲۵) حضرت عَطِیّہ نُوَیرہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں سعادتِ شمولیت حاصل فرمائی آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۲۶) حضرت عقبہ بن عامر خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ اول میں مشرف بہ اسلام ہوئے اس طرح سابقین الاولین میں انصار مدینہ منورہ سے ہیں، بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی

سعادتِ شرکت حاصل فرماتے رہے۔ سن ۱۲ ہجری میں مسلیمہ کذاب مدعی نبوت کے خلاف جنگِ یمامہ میں مرتبۂ شہادت سے آپ فائز ہوئے۔

(۲۲۷) حضرت عقبہ بن عثمان خزرجی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں بھی اور احد میں بھی شمولیت کی سعادت سے نوازے گئے۔

(۲۲۸) حضرت عقبہ بن وہب خزرجی انصاریؓ

آپ نے حضور رسول کریم ﷺ کی بیعت کرنے اور مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد مکہ مکرمہ ہی میں اقامت فرمائی۔ آنحضور ﷺ کی ہجرت کے بعد آپ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔ اس لئے مہاجر انصاری کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ نے بدر اور اُحد کے معرکوں میں شرفِ سعادت حاصل فرمایا۔

نوٹ: بعض روایتوں میں ہے کہ معرکہ اُحد میں خود کی کڑیاں رخسارِ انور رسول اکرم ﷺ میں جو جم گئی تھیں اپنے دانتوں سے آپ نے نکالی تھیں لیکن دوسری ثقہ روایتوں سے پایا گیا کہ وہ کڑیاں حضرت ابوعبید بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نکالیں تھیں جنہوں نے کڑیوں کو اپنے دانتوں سے اس قدر زور سے کھینچا کہ سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔

(۲۲۹) حضرت عقبہ بن وہب مہاجرؓ

آپ اپنے محترم بھائی حضرت شجاع رضی اللہ عنہ (جن کا ذکر فصل ش میں ہوا ہے) کے ساتھ معرکہ میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۴۰) حضرت عکاشہ بن محصن مہاجرؓ

آپ سابقین مسلمانوں میں سے ہیں آپ بڑے عالم وفاضل تھے غزوہ بدر میں عین لڑائی میں آپکی تلوار ٹوٹ گئی بہت افسوس کے ساتھ آپ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے سامنے پڑی ہوئی کھجور کی ایک خشک شاخ اٹھا کر عنایت فرمائی اور وہ فوراً تیز چمکدار تلوار بن گئی آپ نے اس تلوار کا نام العون رکھا۔ بعدازاں آپ خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں شریک ہوئے اور اسی تلوار سے لڑتے رہے۔

عہدِ خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں جھوٹے مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد سے سن ۱۱ ہجری میں لڑتے ہوئے مقام بُزاخہ میں طلیحہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ آپ کی عمر شریف اس وقت پینتالیس سال تھی۔

حضور سیدالکونین ﷺ نے فرمایا ہے کہ آپ ان ستر ہزار مومنوں سے ہیں جو بغیر حساب کے داخل جنت ہوں گے اور فرمایا ہے آنحضور ﷺ نے کہ حضرت عکاشہ ان میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھتے ہیں فال نہیں دیکھتے شگونوں کی پرواہ نہیں کرتے۔

آپ کے قاتل جھوٹے مدعی نبوت طلیحہ نے اس لڑائی میں سخت شکست پائی اور بعد میں داخلِ اسلام بھی ہو گیا ایک وقت اپنے ایام خلافت میں سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے طلیحہ سے فرمایا:

”میں تجھ سے کیسے محبت کروں تو دو صالحین صحابہ عکاشہ بن محصن اور ثابت بن اقرم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا قاتل ہے تو طلیحہ نے جواب دیا کہ وہ حضرات میرے ہاتھ سے اعلیٰ مرتبہ (یعنی شہادت) پر فائز ہوئے اور مجھے ان سے کوئی رنج نہیں پہنچا (یعنی میں لڑائی میں مقتول ہو کر جہنمی نہیں ہوا۔

(۲۳۱) حضرت عمار بن یاسر مہاجرؓ

آپ سابقین اولین سے گذرے ہیں۔ آپ کی والدہ سیدہ سمیہ بنتِ خیاط رضی اللہ عنہ لونڈی تھیں ابوحذیفہ بن عبداللہ مخزومی کی جن سے حضرت یاسر رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بعد آپ کی والدہ آزاد کردی گئیں آپ کے والدین بھی قدیم الاسلام سابقین اولین سے ہیں انہیں اسلام کے باعث سخت مصیبتیں جھیلنی پڑیں ابوجہل نے آپ کی والدہ سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اندام نہانی پر تیر مارا جس سے وہ جاں بحق ہوگئیں آپ کے والد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ بھی کفار کے مظالم کے شکار ہوکر لقمۂ اجل بن گئے۔ ان تمام مظالم پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے صبر کیا اور آپ کا قلب مطمئن رہا تو آپ کی شان میں سورۃ نحل کی ۱۰۶ آیۃ مبارکا نزول ہوا۔ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ (پ۱۴) ترجمہ: سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ اور حضور مخبرِ صادق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گوشت اور ہڈیوں میں ایمان گھسا ہوا ہے۔

آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی اور بیت المقدس کی زیارت کا شرف بھی حاصل فرمایا بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں آپ حضور سید المجاہدین ﷺ کے ہم رکاب رہے۔ معرکہ بدر میں ایک کان کٹ جانے سے آپ زخمی ہوئے۔

حضرت خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سید الکونین ﷺ سے سنا کہ جس نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے بغض کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض کیا۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ایک دن جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے درِ اقدس حضور نبی کریم ﷺ پر حاضر ہوکر داخلہ کی اجازت مانگی آنحضور ﷺ نے ان کی آواز پہچان کر اجازت عطا فرماتے ہوئے یوں خطاب فرمایا "مرحبا اے اچھوں سے اچھے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور سید العالمین ﷺ نے کہ جنت مشتاق ہے علی و عمار و سلمان و بلال کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) حضور تاجدار کونین ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے چودہ وزیروں میں آپ ایک ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ انعام کی ایک سو اکیسویں آیۃ کریمہ

اَوَمَنْ کَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ، كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ط (رکوع ۱۵ پارہ ۸)

ترجمہ: کیا وہ مردہ تھا تو ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور کر دیا جس سے لوگوں میں چلتا ہے اس جیسا ہو جائے گا۔ جو اندھیروں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں۔) اس آیۃ مبارکہ میں مردہ سے مراد کافر اور زندہ سے مسلمان مراد ہے اور نور سے دین اسلام یا قرآن مجید اور ظلمات یعنی اندھیروں سے مراد کفر ہے۔ میں نور سے چلنے والے سے مراد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ ہیں کہ وہ شریعت قرآن مجید پر تھے اور اندھیروں میں رہنے والے سے مراد ابوجہل وغیرہ ہیں۔

اور صحیح احادیث میں مذکور ہے کہ فرمایا حضور مخبر صادق رسول اللہ ﷺ نے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک فتنہ میں باغیوں کے ہاتھ شہید ہوں گے چنانچہ گو اس وقت آپ کی عمر شریف بانوے ۹۲ یا ترانوے ۹۳ سال تھی۔ سن ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں لشکر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ میں شامل ہو کر لڑتے ہوئے مرتبۂ شہادت سے فائز ہوئے۔ بہ حیثیت شہید آپ کو پہنے ہوئے لباس میں اور بغیر غسل دفن کیا۔

(۲۳۲) حضرت عمارہ بن حزم خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ معرکہ بدر کے علاوہ بعد کے تمام دوسرے معرکوں میں بھی شمولیت فرمائی فتح مکہ مکرمہ کے دن آپ بنی مالک بن

تجار کے قبیلہ کے علمبردار تھے۔۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔خود آپ نے یہ حدیث مبارک بیان فرمائی ہے کہ ایک وقت اتفاقاً آپ ایک قبر سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے دیکھ لیا اور فرمایا۔ اَنْزِلْ لَا تُؤْذُوْ صَاحِبَ الْقَبْرِ (ترجمہ:اترو صاحب قبر کو تکلیف نہ دو۔)

(۲۳۳) حضرت عمارہ بن زیاد بن سکن اوسی انصاریؓ

ابن کلبی نے آپ کو شہداء بدر میں شمار کیا لیکن ابوعمر ویوسف وابن حجر عسقلانی وغیرہ سب آپ کو شہداء اُحد سے بتاتے ہیں بدر کے چودہ شہداء میں کسی مورخ یا صاحب مغازی نے آپ کو داخل نہیں کیا معرکہ اُحد میں جانبازی سے لڑتے ہوئے چودہ زخموں سے گھائل ہوئے۔اور جان دے دی۔وقتِ انتقال آپ کا سر حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ کے قدموں پر تھا۔

سر بہ وقت ذبح اپنا اس کے زیر پائے ہے
یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

اوپر فصل ذ میں مذکورہ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کے آپ صاحبزادے ہیں مورخین کہتے ہیں کہ روح پرواز ہونے کے وقت فی الحقیقت ان دو حضرات سے کسی ایک کا یعنی باپ کا یا بیٹے کا سر حضور نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک پر تھا۔

(۲۳۴) حضرت عمرو بن ایاس خزرجی انصاریؓ

اوپر فصل ر میں اور نیچے فصل و میں مذکورہ حضرات ربیعہ اور ودقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم ہیں ان تینوں برادران نے سعادتِ شرکت معرکہ

بدر حاصل فرمائی۔ آپ معرکہ احد میں بھی بعد شرکت وسعادت سے بہرہ ور ہوئے۔
حضرت ودقہ رضی اللہ عنہ احد خندق اور مابعد کے تمام معرکوں میں لشکر اسلام میں داخل رہے
اور سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں شہادت سے فائز ہوئے۔
ابوحکیم آپ کی کنیت تھی۔ آپ نے بدر واحد کے غزوات میں شرفِ شمولیت
حاصل فرمایا۔

(۲۳۶) حضرت عمرو بن جَموع خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ انصار کے سرداروں سے تھے آپ کے پیر میں لنگ تھا معرکہ بدر میں
شمولیت فرمائی معرکہ احد میں بھی شریک ہوئے احد جاتے ہوئے دعا مانگی تھی:
یااللہ مجھے محروم گھر واپس نہ فرمانا بلکہ شہادت سے فائز فرما لنگڑا تا ہوا داخل جنت
ہوں گا اوپر اسی فصل ع میں مذکور آپ کے سالے حضرت عبداللہ بن عمرو اور فصل خ
میں مذکور آپ کے فرزند سعادت مند حضرات خلاد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اا اور آپ
تینوں صفِ اول میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے
حضرت عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ کو جنت میں لنگڑاتے سیر فرماتے دیکھا ہے۔
قبل داخل اسلام ہونے کے آپ لکڑی کے بت بنایا کرتے تھے جب آپ قبیلہ
بنی سلمہ کے نوجوانان نے اسلام قبول کیا۔ ان میں آپ کے فرزند حضرت معاذ اور
معاذ بن جبل وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آپ کی غیر حاضری میں ان بتوں کو ایک
گڑھے میں پھینک دیتے تھے۔ جب آپ ان مورتوں کو اس حالت میں دیکھتے سخت
افسوس سے فرماتے۔ ان کو اٹھاتے غسل دیتے خوشبو لگاتے اور کہتے کہ اگر مجھے معلوم
ہو کہ کس نے کیا ہے تو اس کا حال بھی ایسا ہی کروں جیسے اس نے تمہارا کیا بعد میں
جب مکرر ایسا ہی ہوا تو آپ نے ایک مورت کے پاس ایک تلوار لٹکا دی اور کہا کہ

اگر تجھ میں قدرت ہو تو اپنی حفاظت خود اس تلوار سے کرے۔ مسلمان نوجوانان نے تب ایک مردہ کتا لاکر اس مورت کے گلے میں باندھا اور تلوار خود لے گئے۔ اس واقعہ سے حضرت عمرو بن جموع کے دل کی آنکھ روشن ہوئی اور آپ بت پرستی ترک فرما کر داخلِ اسلام ہوئے۔

(۲۳۷) حضرت عمرو بن حارث مہاجرؓ

ابو نافع آپ کی کنیت تھی آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے مکہ مکرمہ سے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۳۸) حضرت عمرو بن حارث خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی عمیر بن حارث بھی لکھا ہے۔ آپ مکہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر و احد کے معرکوں میں لشکرِ اسلام کے ساتھ حصہ لینے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۳۹) حضرت عمرو بن سُراقہ مہاجرؓ

اسی فصل ع میں اوپر مذکورہ حضرت عبداللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ مکرم ہیں ان دونوں بھائیوں کو بدر، اُحد، خندق اور مابعد کے تمام معرکوں میں حضور سلطان المجاہدین ﷺ کے ہم رکاب رہنے کا شرف حاصل ہے۔

آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ایامِ خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

(۲۴۰) حضرت عمرو بن ابوسرح مہاجرؓ

آپ قدیم الاسلام ہیں۔ ملک حبش کی ہجرت فرمانے والوں میں سے ہیں ابوسعد آپ کی کنیت ہے۔ بدر، اُحد خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہم رکاب رہے
اس فہرست میں آگے فصل و میں ذکر کیے جانے والے حضرت وہب رضی اللہ عنہ جو آپ کے برادر مکرم ہیں بدر واحد کئے معرکوں میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔
سن ۳۰ ہجری میں عہدِ خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آپ کا انتقال ہوا۔

(۲۴۱) حضرت عمرو بن طلق خزرجی انصاریؓ

ابن عقبہ نے اپنی فہرست بدری صحابہ کرام میں آپ کا اسم گرامی داخل نہیں کیا لیکن تمام دوسرے مورخین متفق ہیں کہ آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۴۲) حضرت عمرو بن قیس خزرجی انصاریؓ

بعض مورخین نے آپ کو اور فصل ق میں ذیل میں جو مذکور ہوئے ہیں آپ کے صاحبزادے حضرت قیس بن عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ کو شالین معرکہ بدر میں شمار فرمایا ہے لیکن ابن اسحٰق وابن عقبہ ان دونوں حضرات کی شمولیت معرکہ بدر کے قائل نہیں۔ آپ دونوں باپ اور بیٹے معرکہ احد میں مرتب شہادت سے فائز ہوئے۔ متعلق معرکہ احد سب مورخین آپ دونوں حضرات کی شرکت کے معترف ہیں

(۲۴۳) حضرت عمرو بن معاذ اوسی انصاریؓ

اوپر فصل س میں ذکر فرمائے گئے ہوئے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سید الاوس کے برادرِ مکرم بدر واحد کے معرکوں میں اپنے برادرِ عالی مقام کے ساتھ شریک ہوئے اُحد میں بہ عمر تینتیس ۳۳ سال ضرار بن خطاب کی ضرب سے شہید ہوئے۔

(۲۴۴) حضرت عمرو بن معبد اوسی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی عُمیر بن معبد لکھا ہے۔ آپ کی شرکت باسعادت معرکہ بدر کے سب معترف ہیں۔

(۲۴۵) حضرت عُمیر بن حرام خزرجی انصاریؓ

آپ کی شمولیت باسعادت کا ذکر واقدی وابن عمارہ نے کیا ہے لیکن ابنِ اسحٰق اور ابن ابو معشر نے بدری صحابہ کرام میں آپ کو داخل نہیں کیا ہے۔

(۲۴۶) حضرت عُمیر بن حمام بن جموع خزرجی انصاریؓ

میدان جنگِ بدر میں جب حضور ﷺ سالارِ اعظم مجاہدین رسول اکرم ﷺ نے لڑائی شروع ہونے سے قبل اپنی فوج کی صف آرائی فرماتے ہوئے سنایا کہ آج جو صحابی صابر وشاکر حالت میں شہید ہوا اس کے لئے جنت یقینی ہے تو آپ جو اس وقت چند کھجور جلد جلد نوش فرما رہے تھے فوراً کھجوریں پھینک دیں اور کہا مجھے یہ کھجور ضروری نہیں مجھے آج

جنت چاہیے جب لڑائی ہوئی بڑے جوش سے دشمنوں میں گھس گئے اور لڑتے ہوئے خالد ابن اعلم کے ہاتھ سے مرتبہ شہادت پایا اور حسب تمنا جنت کو سدھارے۔

(۲۴۷) حضرت عُمیر بن عامر خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوداؤد تھی۔آپ نے بدرواُحد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی بقول بعض بدر میں آپ نے ابوالبختری عاص بن ہشام بن حارث کو قتل کیا اوراس کی تلوار لے لی اور بقول دیگر ابوالبختری عاص کا قتل سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی تلوار سے ہوا۔ بدر میں فرشتوں کا جنگ میں شریک ہونا آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دیکھا کہ مسلم کی تلوار کافر کی گردن تک پہنچنے سے قبل کافر کا سرکٹ کر گر جاتا تھا۔

(۲۴۸) حضرت عُمیر بن عوف مہاجر رضی اللہ عنہ

آپ سہیل بن عمرالعامری کے آزاد کردہ غلام تھے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، ولایت بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کیلئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مامور فرما کر روانہ فرمایا تھا ایام خلافت سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔آپ کے جنازہ کی نماز سید امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(۲۴۹) حضرت عُمیر بن ابی وقاص مہاجر رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ صحابی رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی اور ازروئے رشتہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں آپ سیدہ آمنہ علیہا السلام کے چچا کے فرزند تھے ابھی

بچے تھے کہ شوق سے داخل اسلام ہوئے جب لشکر اسلام مدینہ منورہ سے روانہ ہوا تو آپ چھپتے چھپتے اپنے بھائی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئے بڑے بھائی نے سوال کیا کیوں چھپتے ہو۔ عرض کیا کہ مجھے شوق شہادت ہے لیکن خوف ہے کہ میری کم عمری کے باعث حضور سالارِ اعظم مجاہدین علیہ السلام شاید مجھے فوج سے نہ نکال دیں۔ چنانچہ آنحضور علیہ السلام کے سامنے پیش کئے گئے تو آنحضور علیہ السلام نے فرمایا تم کم عمر ہو واپس ہو جاؤ تو آپ زار زار رونے لگے اور مؤدبانہ عرض کیا مجھے شریک لشکرِ اسلام رہنے دیجئے مجھے شوق شہادت ہے تب حضور نبی کریم علیہ السلام نے آپ کو لشکر اسلام کے ساتھ چلنے کی اجازت دے دی۔ جنگ میں بے جگری سے لڑتے ہوئے مکہ مکرمہ کے مشہور پہلوان عمرو بن ہادی کے ہاتھ شہید ہوئے اور اپنی مراد پائی۔ وقت شہادت آپ کی عمر شریف فقط سولہ سال تھی۔

تین سال ایک ماہ بعد یعنی شوال سن ۵ ہجری کے غزوہ خندق میں آپ کے قاتل عمرو بن عبدو کو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے واصل جہنم کیا۔

(۲۵۰) حضرت عوف بن حارث خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

ذیل میں فصل میم میں مذکورہ ہونے والے حضرات معاذ ومعوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران محترم ہیں۔ یہ تینوں بھائی اپنے باپ سے بھی زیادہ اپنی والدہ عفرا بنت عبید کی ولدیت سے زیادہ مشہور ہیں آپ عقبہ اول ودوم میں شرکت سے مشرف ہوئے معرکہ بدر میں آپ اور آپ کے برادر معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما شہید ہوئے تینوں برادران نے اپنے محافظوں میں گھرے ہوئے ابوجہل لعین پر بڑی بے جگری سے حملہ کر کے اس ملعون کو سخت زخمی کیا بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن کاٹی۔

(۲۵۱) حضرت عویم بن ساعدہ اوسی انصاریؓ

عقبہ دوم وسوم میں آپ کی شرکت باسعادت رہی بدر احد اور خندق کے معرکوں میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔ پینسٹھ یا چھیاسٹھ سال کی عمر میں حضور سید العالمین ﷺ کی حیاتِ دنیوی میں اس دنیا سے عالمِ جاوادانی کو کوچ فرمایا۔

(۲۵۲) حضرت عیاض بن زُہیر مہاجرؓ

قدیم الاسلام۔ آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی بدر میں شرکت معرکہ کی سعادت حاصل فرمائی سن ۳۰ ہجری میں ملکِ شام میں آپ کا انتقال ہوا۔

فصل ۔ غ

(۲۵۳) حضرت غنام بن اوس خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل فرمایا آپ کے مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

(۲۵۴) حضرت فاکہ بن بشر خزرجی انصاریؓ

آپکے والد کا نام کسی مورخ نے لسر لکھا ہے اور کسی نے پیش سے بُشر بھی لکھا ہے آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ آپکے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۵۵) حضرت فروہ بن عَمر وخزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور رسول کریم ﷺ کے ہم رکاب رہ کر شرکت فرمائی۔ مدینہ منورہ کے کھجور کے باغات کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے آنحضور ﷺ نے آپ کو مقرر فرمایا تھا۔

آپ بہت صحیح حساب سے زکوٰۃ وصول فرماتے تھے خود ہر سال ایک ہزار وسق (یعنی ساڑھے چار من) کھجور صدقہ دیا کرتے تھے۔ جنگِ جمل میں آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔

❁......فصل۔ق......❁

(۲۵۶) حضرت قتادہ بن نُعمان اوسی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم مین شریک ہوکر بیعتِ اسلام سے مشرف ہوئے انصار میں آپ بڑے پایہ کے عالم تھے۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت کے ساتھ تمام بعد کے معرکوں میں سلطان المجاہدین ﷺ کے ہم رکاب رہے۔ فتح مکہ مکرمہ کے دن آپ قبیلہ بنی ظفر کے علمبردار تھے۔ بدر یا احد یا خندق کے معرکہ میں غالب گمان یہ ہے کہ احد کے معرکہ میں آپ کی چشم مبارک زخمی ہوگئی اور دیدہ باہر آ گیا حضور نبی کریم ﷺ اپنا لعاب لگا کر اپنے دستِ مبارک سے اس کی جگہ آنکھ میں رکھ دیا تو آنکھ تندرست ہوگئی کوئی نقص نہ رہا۔

ایک سخت اندھیری رات میں جب بجلیوں کے ساتھ آسمان خوب برس رہا تھا حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو دیکھا اور پکارا قتادہ" جوب میں عرض کیا جی حضور میں ہوں" آنحضور

ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آج رات تمہاری نماز بہت چھوٹی دیکھی تب آپ نے بہ رضا ورغبت عرض کیا حضور دھراؤں گا۔ آپ نے فرمایا جب نماز پوری ہو میرے پاس آنا بعد نماز جب آپ خدمتِ انور اقدس میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے آپ کو ایک کھجور کی شاخ عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ لے جاؤ یہ آگے دس گز اور پیچھے دس گز تک روشنی دے گی چنانچہ اس شاخ سے مثل مشعل روشنی ظاہر ہوئی۔

۳۳ ہجری میں بہ عمر پینسٹھ سال مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کے خالہ زاد بھائی مشہور صحابی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کو قبر میں لٹایا آپ کے پوتے حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم انصار کے بڑے عالم گذرے ہیں۔

(۲۵۷) حضرت قُدامہ بن مظعون مہاجرؓ

اوپر فصل ع میں ذکر کیے ہوئے حضرات عبداللہ بن مظعون، عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آپ برادرانِ مکرم ہیں۔ ان تینوں برادران نے ملکِ حبش کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔ آپ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سالے بھی تھے اور بہنوئی بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی زوجہ تھیں اور آپ کی بہن سیدہ زینب بنت مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیوی تھیں۔ سدنا عمر رضی اللہ عنہ اور والدہ تھیں ام المومنین سیدہ حفصہ علیہا السلام کی اور مشہور صحابی ومفسرِ قرآن حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی۔

آپ نے بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور سید الانبیا ﷺ کے ہم رکاب رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۵۸) حضرت قطبہ بن عامر خزرجی انصاریؓ

ابوزید آپ کی کنیت تھی عقبہ اول میں مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے عقبہ سوم میں بھی حاضری کا شرف حاصل فرمایا۔ معرکہ بدر میں حاضر رہے اور لڑائی کی صفوں کے درمیان ایک پتھر کی ٹھوکر سے زخمی ہوئے معرکہ احد میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں نو زخموں سے مجروح ہوئے۔

بعد کے تمام معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرماتے رہے۔ فتح مکہ مکرمہ کے دن آپ قبیلہ بنی سلمہ کے علمبردار تھے۔

مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے والے قبیلہ خشعم کو منتشر کرنے بیس مجاہدین کا ایک سریہ صفر سن ۹ ہجری میں آپ کی سرداری میں حضور نبی کریم ﷺ نے روانہ فرمایا۔ یہ سریہ کامیاب رہا کچھ لوگوں کو آپ قید کر کے لائے تھے۔ لیکن حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے قیدیوں کو رہا کر دیا۔

(۲۵۹) حضرت قیس بن عمرو خزرجی انصاریؓ

اوپر فصل ع میں مذکورہ حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ کے آپ فرزند ارجمند ہیں اور مشہور صحابی و راوی احادیث کثیر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔

معرکہ بدر میں بقول بعض مورخین آپ کی اور آپ کے والد امجد رضی اللہ عنہ کی شرکت ہوئی اور بقول جمیع مورخین آپ دونوں حضرات شاملین غزوۂ احد ہوئے اور دونوں وہاں شہادت کے مرتبہ سے فائز ہوئے۔

(۲۶۰) حضرت قیس بن محصن خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر واحد کے معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۶۱) حضرت قیس بن مُخلد خزرجی انصاریؓ

آپ کو معرکہ بدر و معرکہ اوحد میں شرفِ شمولیت حاصل ہوا معرکہ احد میں مرتبہ شہادت سے بھی آپ فائز ہوئے۔

فصل ۔ ک

(۲۶۲) حضرت کعب بن عُجّماز خزرجی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں شرف شرکت حاصل فرمانے کے بعد دوسرے تمام مشاہد میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہم رکاب رہے۔

(۲۶۳) حضرت کعب بن زید خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شعادتِ شرکت حاصل فرمائی۔ صفر سن ۴ ہجری میں واقعۂ بئیر معونہ میں جہاں انہتر اصحاب کرام دھوکہ سے شہید کئے گئے۔ آپ اکیلے زندہ بچ کر مدینہ منورہ واپس ہوئے تھے۔ شوال سن ۵ ہجری کے معرکہ خندق میں آپ کو مرتبہ شہادت عطا ہوا۔

فصل ۔ ل

(۲۶۴) حضرت لبدہ بن قیس خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ کے برادر مکرم ہیں آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل معرکہ بدر میں آپ کی شرکتِ باسعادت ہوئی آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

فصل ۔ م

(۲۶۵) حضرت مالک بن ابوخولی عَمر ومہاجر رضی اللہ عنہ

اوپر فصل خ میں مذکور حضرت خارجہ بن اوس خزرجی یا عہدِ خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۲۶۶) حضرت مالک بن دُخشم خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کے والد کا نام دُخشن بھی لکھا ہے مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں آپ حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شمولیت سے مزید شرف وسعادت حاصل فرمائی۔ اس معرکہ میں آپ نے سُہیل بن عمر کو قید کیا۔

(۲۶۷) حضرت مالک بن ربیعہ خزرجی انصاریؓ

ابو اُسید آپ کی کنیت تھی آپ نے معرکہ بدر میں بھی شرکت فرمائی اور بعد کے جمیع دیگر مشاہد میں بھی ہمرکاب نبی کریم ﷺ ہوئے تھے یا ایام خلافت ولید بن عبدالملک میں یعنی سن ۸۶ ہجری و سن ۹۱ ہجری کے درمیان یا بمقام مدینہ منورہ سن ۶۰ ہجری میں بہ عمر اٹھہتر (۷۸) سال انتقال فرمایا۔ مورخین لکھتے ہیں کہ تمام بدری اصحاب کرام میں آخری انتقال فرمانے والے آپ تھے۔

نوٹ: اوپر فصل ج میں مذکور حضرت جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ کا انتقال ۶۱ ہجری ہوا ہے ازروئے بیان جمیع مورخین لیکن ان کو کسی نے آخری انتقال فرمانے والے بدری صحابی نہیں لکھا نیز فصل ج میں ہی مذکورہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جن کا انتقال سن ۷۴ ہجری میں ہوا ان کے متعلق شہادتِ شرکت غزوہ بدر نہایت ضعیف ہے اگر وہ شہادت صحیح مانی جائے تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بدری صحابہ میں آخری انتقال فرمانے والے ہوئے۔ لیکن مورخین نے انہیں تینوں عقبہ میں شریک ہونے والے صحابہ کرام میں آخری لکھا ہے فقط نہ کہ آخری دنیا سے رخصت ہونے والے بدری صحابی۔ اصحاب سیر نے جو تاریخیں ان حضرات کے وصال کی دی ہیں ممکن ہے غلط ہوں اغلب یہ ہے کہ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایام خلافت ولید بن عبدالملک میں ہوا۔

(۲۶۸) حضرت مالک بن رفاعہ خزرجی انصاریؓ

حسب قول ابن سیدالناس آپ نے عقبہ سوم میں اور معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی لیکن دوسرے اصحاب سیر و مغازی میں کسی نے بھی آپ کا اسم

گرامی نہ عقبہ والوں کی فہرست میں داخل کیا ہے نہ اصحاب بدر کی فہرست میں احتیاطاً ہم نے یہ نام گرامی داخل کیا ہے۔

(۲۶۹) حضرت مالک بدہ عمرو مہاجرؓ

اوپر فصل ث میں مذکور حضرت ثقف اور ذیل میں اسی فصل میم میں مذکور ہونے والے حضرت مدلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم ہیں ان تینوں برادران سعید نے معرکہ بدر میں شرفِ سرکتِ حاصل فرمایا۔

آپ سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی جنگ میں شہادت سے فائز ہوئے اور حضرت ثقف رضی اللہ عنہ کو مرتبہ شہادت جنگ خیبر میں عطا ہوا۔

(۲۷۰) حضرت مالک بن قدامہ اوسی انصاریؓ

نیچے اسی فصل میم میں ذکر کئے جانے والے حضرت منذر رضی اللہ عنہ آپ کے محترم بھائی ہیں ان دونوں حضرات نے غزوہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۷۱) حضرت مالک بن مسعود خزرجی انصاریؓ

اوپر مذکورہ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی اور آپ دونوں حضرات ایک دادا بدن نامی کی اولاد ہیں۔

آپ نے غزواتِ بدر، احد میں شرف شرکت حاصل فرمایا۔

(۲۷۲) حضرت مالک بن نمیلہ اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کے والد کا نام ثابت ہے نمیلہ (اور یہ نام نملہ بھی لکھا ہے) آپ کی والدہ کا نام ہے۔ آپ اپنی والدہ کی ولدیت سے مشہور تھے۔ معرکہ بدر میں شامل رہے۔
دوسرے سال معرکہ احد میں حاضر ہو کر درجہ شہادت سے سربلند ہوئے۔

(۲۷۳) حضرت مبشر بن عبدالمنذر راوسی انصاری رضی اللہ عنہ

ذیل میں کنیت والوں کی فصل میں مذکورہ ہونے والے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے برادرِ محترم معرکہ بدر میں شامل ہو کر شہادت سے فائز ہوئے۔

(۲۷۴) حضرت مُجذر بن ذیاد خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی عبداللہ تھا اور مجذر لقب تھا لیکن آپ اپنے لقب سے ہی مشہور ہو گئے تھے۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔
آپ معرکہ احد میں بھی شامل ہوئے وہاں حضرت حارث بن سُید بن صامت رضی اللہ عنہ نے جو لشکرِ اسلام میں تھے آپ کو ایسے قتل کیا کہ کسی کو خبر ہی نہیں ہوئی بعد ازاں حضرت حارث رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔
اس واقعہ کی خبر سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ جب حضرت حارث رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے واپس ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیوں اپنے دینی بھائی کو قتل کیا۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے اقرار جرم کیا اور خود

دین اسلام پر قائم رہنے کا اقرار بھی کیا اور عرض کیا کہ ایام جاہلیت میں حضرت مجذر رضی اللہ عنہ نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ کے باپ سوید کو قتل کیا تھا اس لئے آپ نے قصاص میں حضرت مجذر رضی اللہ عنہ کو اب قتل کیا کہ شیطان نے بہکایا اور ورثاء حضرت مجذر رضی اللہ عنہ کو خون بہا دینے کے لئے بھی تیار ہو گئے لیکن آنحضور ﷺ نے یہ عذر نہ مانا اور قصاص حضرت مجذر رضی اللہ عنہ میں حضرت حارث رضی اللہ عنہ کو حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل کرایا۔ قصاص میں سزا قتل مطابق حکمِ قرآن شریف ہوئی) حضرت حارث بن سوید بن صامت بدری اصحاب کرام سے نہیں ہیں۔

(۲۷۵) حضرت محرز بن عامر بن مالک خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

دارقطنی نے آپ کا اسم گرامی مُحرِف (بہ وزن مُقبل) لکھا ہے۔ باقی سب اصحاب مغازی وسیر نے مُحرز لکھا ہے بعض نے آپ کے باپ ودادا کا نام مالک بن عامر کر کے برعکس لکھا ہے۔ آپ شریک معرکہ بدر ہوئے احد کے معرکہ کے لئے تیار لیکن روانگی سے ایک دن قبل قضاء الٰہی سے فوت ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کا شمار شہدائے اُحد میں فرمایا۔

(۲۷۶) حضرت مُحرِز بن نَضلہ مہاجر رضی اللہ عنہ

آپ کو بدر۔ اُحد خندق کے غزوات میں شرف سعادت شرکت حاصل ہوئی سن ۶ ہجری میں غزوۂ ذی قردہ میں جو غزوہ غابہ بھی کہلاتا ہے جب عمر شریف سینتیس یا اڑتیس سال تھی مسعدۃ بن حکمہ ڈاکو کے ہاتھ شہید ہوئے۔ اور مسعدۃ اسی معرکہ میں بعد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ جہنم واصل ہوا۔

(۲۷۷) حضرت محمد بن مَسلمہ اوسی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر کے بعد تمام دوسرے مشاہد میں شریک ہوتے رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔ آپ عالم فاضل صحابہ کرام میں سے تھے۔ اپنے رضاعی بھائی کعب بن اشرف سردار یہود جو مسلمانوں کے خلاف قبائل کو ابھارتا تھا آپ نے بمع چار دیگر اصحاب کے جا کر اس کو قتل کیا۔

غزوہ تبوک کے لئے جب حضور نبی کریم ﷺ عزم فرما ہوئے تو غیر حاضری کے ایام میں مدینہ منورہ کے عوالی میں آپ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنۂ بغاوت میں آپ سب سے الگ رہے۔ جنگ جمل و صفین میں بھی آپ طرفین سے الگ رہے۔

سن ۴۳ ہجری میں جب آپ کی عمر ستتر ۷۷ سال تھی۔ مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ مروان بن حکم نے جو اِس وقت والیٔ مدینہ تھا آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(۲۷۸) حضرت مدلاج بن عمرو مہاجرؓ

اوپر مذکورہ حضرت ثقف اور حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم ہیں ان تینوں برادران نے معرکہ بدر میں شرف شمولیت حاصل فرمایا۔ حضرت مدلاج رضی اللہ عنہ بعد کے تمام معرکوں میں بھی ہم رکاب حضور سرورِ کائنات ﷺ رہے۔

حضرت ثقف رضی اللہ عنہ معرکہ خیبر میں محرم سن ۷ ہجری میں شہید ہوئے اور حضرت مالک سن ۱۲ ہجری میں یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت مدلاج نے سن ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

(۲۷۹) حضرت مَرثد بن ابومرثد مہاجرؓ

ذیل میں فصل کنیت میں ذکر فرمائے جانے والے آپ کے والد امجد حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ معرکہ بدر میں شامل ہوئے۔ ماہ صفر سن۴ ہجری کے واقعہ رجیع میں آپ نے شہادت پائی آپ بڑے طاقتور تھے۔ کفار قریش جن عاجز مسلمانوں کو قید کرتے تھے آپ دیوار پھاند کر داخل قید خانہ ہوکران کو رہا فرمایا کرتے تھے۔ ایک دولت مند زانی عورت نے آپ کو نکاح کا پیام دیا تو آپ نے حضور تاجدار کونین ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت نہ دی بعد سورۃ نور کی تیسری آیۃ مبارکہ کا اسی کے مطابق نزول ہوا۔

اَلزَّانِیْ لَایَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْمُشْرِکَۃً وَّالزَّانِیَۃُ لَایَنْکِحُھَآ اِلَّا زَانٍ اَوْمُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ (پ۱۸)

ترجمہ: ”بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد سے یا مشرک سے اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔“

(۲۸۰) حضرت مِسطح بن اُثاثہ مہاجرؓ

آپ کا اسم شریف عوف تھا اور مسطح لقب۔ آپ اپنے لقب ہی سے مشہور ہوگئے تھے۔ آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ زاد بہن کے فرزند تھے۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرکت فرمائی۔ آپ قدرے تنگدست تھے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی امداد فرماتے تھے۔ واقعہ افک سیدہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ علیہا السلام

کی تشہیر میں آپ کی شرکت رہی تو بعد نزول آیات مبارکہ سورہ نور کے پہلے دورکوع (بحکم حضور نبی کریم ﷺ حسب فرمان قرآن مجید (سورۃ نور کی چوتھی آیۃ مبارکہ) آپ کو اسی کوڑے لگائے گئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی مالی مدد موقوف کرنے کی قسم کھائی۔ اس سے اللہ عزوجل سے سورۃ نور کی بائیسویں آیۃ مبارکہ کا نزول ہوا۔

وَلَايَاتَلِ اُولُوالْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (پ۱۸)

ترجمہ: ''اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم فضیلت وگنجائش والے ہیں نہ دینے کی قرابت داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو۔ اور چاہئیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے)''

☆ تب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کا کفارہ ادا کیا اور پھر امداد جاری فرمائی۔ بعض نے آپ کا انتقال ۳۴ ہجری عہدِ خلافت عثمانی میں بتایا ہے اور بعض نے سن ۳۷ ہجری میں عہدِ خلافت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں بتایا ہے اور لکھا ہے کہ آپ جنگ صفین میں لشکر سیدنا علی المرتضیٰ میں داخل تھے۔

حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے اوپر فصل ح میں مذکورہ مناقب میں ہم نے دیکھا کہ ان کا جرم اللہ تعالیٰ کی خیانت وحضور رسول اللہ ﷺ کی خیانت تھا اور امت اسلام کی خیانت بھی تھا۔ باوجود اس کے ان کا عذر گناہ قبول کرلیا گیا اور کوئی سزا نہیں دی گئی۔ ان کا جرم غزوہ مکہ مکرمہ کی تیاریوں کے ایام میں ۸ ہجری میں تھا اور یہ واقعہ افک اس سے قبل شعبان ۵ ہجری میں تھا اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے حق میں فرمان الٰہی

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ

ترجمہ: "(اے اصحاب بدر) تم جو چاہو سو کئے جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہارے لئے جنت واجب کردی ہے۔"

نزول کب ہوا یہ ہمیں تحقیق نہیں اور اس ارشاد مولائے کریم میں جنت کی بشارت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ گناہوں کی بخشش کا وعدہ بھی فرمارہا ہے مگر بندہ کے حق میں گناہ جو بندہ ہی معاف کرسکتا ہے،

اس کا ذکر نہیں اس سے ثابت ہے کہ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو اسی ۸۰ کوڑے لگائے گئے وہ سیدہ ام المومنین علیہا السلام کی جانب سے گناہ کبیرہ کی سزا تھی کہ انہوں نے ایک جھوٹی تہمت کی تشہیر کی اور وہ سزا مطابق حکم الٰہی تھی۔ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے دوسرے گناہوں کی بخشش اور جنت میں مقام کے متعلق کوئی شک کی گنجائش نہیں۔

(۲۸۱) حضرت مسعود بن اوس خزرجی انصاریؓ

ابو محمد آپ کی کنیت تھی معرکہ بدر میں بھی اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی آپ نے شرف وسعادتِ شرکت حاصل فرمائی۔ بقول بعض آپ نے سن ۳۷ ہجری کے جنگ صفین میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فوج میں شرکت فرمائی اور بقول بعض آپ کا وصال عہدِ خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں ہوا واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۸۲) حضرت مسعود بن خلدہ خزرجی انصاریؓ

آپ کے والد کا نام خالد بھی لکھا گیا ہے آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی۔

ماہ صفر سن ۴ ہجری کے وقعہ بیرِ معونہ میں آپ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۲۸۳) حضرت مسعد بن ربیہ مہاجرؓ

قدیم الاسلام حضور رسول اللہ ﷺ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ داخل اسلام ہوئے۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی سن ۳۰ ہجری میں جب آپ کی عمر شریف ساٹھ سال سے کچھ زیادہ تھی آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔

(۲۸۴) حضرت مسعود بن زید خزرجی انصاریؓ

غزوہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

(۲۸۵) حضرت مسعود بن سعد بن قیس بن خالد خزرجی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی۔ بقول اکثر ماہ صفر سن ۴ ہجری کے واقعہ بئیر معونہ میں آپ شہادت سے فائز ہوئے اور بقول دیگر معرکہ خیبر میں سن ۷ ہجری میں آپ کو شہادت عطا ہوئی۔ آخر الذکر قول ضعیف ہے۔

(۲۸۶) حضرت مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی اوسی انصاریؓ

آپ کی شمولیت باسعادت معرکہ بدر میں ہوئی محرم سن ۷ ہجری کے غزوہ خیبر میں آپ کو رتبہ شہادت نصیب ہوا۔

(۲۸۷) حضرت مُصعب بن عُمیر مہاجرؓ

قدیم الاسلام۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے اسلام قبول فرمایا تھا۔ مکہ مکرمہ کے نوجوانوں میں آپ بہت خوبصورت اور بہت دولتمند تھے ہمیشہ معطر بیش قیمت پوشاک زیب تن فرماتے تھے۔ آپ عالم وفاضل بھی تھے اَلْمُقْرِی القاری آپ کا لقب تھا معرکہ بدر میں بھی آپ کو علم برداری لشکر اسلام کا شرف بخشا گیا تھا اور جام شہادت نوش فرمانے تک معرکہ احد میں بھی علم آپ کے دستِ اقدس میں تھا اُحد میں آپ کی شہادت کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وہ علم سنبھالا۔

بیعت عقبہ اول کے بعد تبلیغ دین اسلام وتبلیغ قرآن مجید وشریعت اسلامیہ کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو منتخب فرما کر مدینہ منورہ بھیجا جہاں آپ نے حضرت اسعد بن زارہ رضی اللہ عنہ کے گھر قیام فرمایا اور تبلیغی وتعلیمی فرائض ایسے حسن وخوبی سے انجام دیا کہ حضرت اسید بن حضیر وسعد بن معاذ سرداران خزرج اوس اور کئی دیگر اصحاب آپ کے مبارک دستِ حق پرست پر قبل ہجرت حضور نبی کریم ﷺ مسلمان ہوئے۔ آپ سب سے پہلے مہاجر مدینہ منورہ ہیں آپ کے بعد حضرات عمار بن یاسر، سعد بن ابی وقاص عبداللہ ابن مسعود بلال ابن رباح۔ عمر فاروق اور بیس دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ہجرت ہوئی۔ اس کے بعد حضور سید العالمین ﷺ کی ہجرت مع سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہوئی۔

ابن قمیئہ اللیثی نے معرکہ احد میں آپ کو شہید کیا اسوقت آپ کی عمر شریف چالیس سال تھی گو مکہ مکرمہ میں دوسو درہم سے کم قیمت کی پوشاک نہ پہنا کرتے تھے۔ جب آپ شہید ہوئے آپ کے جسم کو ڈھانپنے کے لئے آپ کی چادر اتنی لمبی نہ تھی کہ سر سے پاؤں تک جسم ڈھک جائے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سر کو ڈھانپ دو اور پیروں

کی اذخر کی پتی سے چھپادو اور بعد آپ کے سرہانے کھڑے ہوکر آپ کی تعریف میں یہ آیۃ مبارکہ پڑھی جو اس وقت وہاں نازل ہوئی:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

(پ ۲۱ سورۃ احزاب آیۃ کریمہ ۲۳)

ترجمہ: ''مسلمانوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں جو اللہ سے عہد کیا تھا وہ سچا کردیا پس ان میں کوئی اپنی مدت پوری کرچکا اور کوئی انتظار میں ہے اور وہ ذرا بھی نہ بدلے گا۔''

شانِ نزول اس آیت کریمہ کا یوں ہے کہ حضرات عثمانِ غنی و علی ابن ابی طالب و طلیحہ بن عبیداللہ وسعید بن زید و حمزہ ابن عبدالمطلب و مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قسم کھائی تھی کہ اگر جہاد کا موقع آئے تو وہ ثابت قدم لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ شہید ہوجائیں۔ یہ آیۃ کریمہ ان حضرات کے عہد کی پسندیدگی اور ان حضرات کی فضیلت میں نازل ہوئی۔

اس آیۃ کریمہ کی تلاوت کے بعد حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان شہیدوں کی زیارت کیا کرو۔ ان کو سلام کیا کرو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے یہ قیامت تک تمہارے سوال کا جواب دیتے رہیں گے۔

(۲۸۸) حضرت معاذ بن جبل خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں بیعت کرنے والے ستر صحابہ کرام سے آپ ہیں آپ کی عمر شریف اس وقت اٹھارہ سال تھی اکیس سال کی عمر میں معرکہ بدر میں شرکت فرمائی اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور سالار اعظم مجاہدین ﷺ کے ساتھ رہنے کا

شرف حاصل فرمایا۔آپ نے حضرت ثعلبہ بن عنمہ اور حضرت عبداللہ ابن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بنی سلمہ کے بت خانے میں داخل ہوکر تمام بتوں کو توڑا۔آپ قاری القرآن بھی تھے اور عالم فاضل بھی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن شریف سیکھوان چار اصحاب میں کسی سے یعنی (۱) حضرت ابی بن کعب (۲) حضرت عبداللہ ابن مسعود (۳) حضرت معاذ بن جبل یعنی آپ (۴) حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضوان اللہ اجمعین۔اور فرمایا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے کہ قیامت کے دن آپ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ امام العماء ہوں گے۔عہدِ حیاتِ دنیوی حضور رسول کریم ﷺ میں جو چھ اصحاب کبار فتویٰ دیا کرتے تھے ان میں آپ ایک ہیں

(باقی پانچ مفتیوں میں سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی ابن ابی طالب، حضرت زید بن ثابت، اور حضرت اُبی بن کعب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل ہیں)

حضور تاجدار کونین ﷺ نے آپ کو ملک یمن کے علاقہ جند میں قاضی مقرر فرما کر دعا کے ساتھ روانہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ آپ قرآن شریف شروع اسلام کی تعلیم بھی دیں۔اور فرائض قضاۃ بھی بجالائیں اور زکوۃ بھی عمالوں سے وصول کریں آپ کو رخصت فرماتے وقت سرکار دو عالم ﷺ نے سوال فرمایا "اے معاذ! تم قضاۃ کے فیصلے کیسے کرو گے۔؟ آپ نے جواب میں عرض کیا مطابق احکام کتاب اللہ اور اگر کتاب اللہ میں حکم نہ ہوتو مطابق سنتِ حضور نبی کریم ﷺ اور اگر کوئی سنت بھی نہ پاؤں تو عقل سے اجتہاد کروں گا۔اس جواب پر حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کی تحسین فرمائی اور فرمایا" شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے اللہ کے رسول کو ایسی توفیق عطا فرمائی ہے جو پیاری ہے خود اللہ تعالیٰ کے رسول کو۔اور دعا دی اللہ تعالیٰ تمہیں انسانوں اور جنات کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور تمہارے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے ہر جہت میں تمہاری حفاظت فرمائے۔

بہ عمر اڑتیس ۳۸ سال سن ۱۸ ہجری میں ملک فلسطین بمقام عمواس جو ایک قریہ ہے درمیان رملہ و بیت المقدس مرضِ طاعون سے آپ کا انتقال ہوا۔

عفراء آپ کی والدہ کا نام ہے آپ اور آپ کے دو بھائی یعنی اوپر فصل ع میں مذکورہ حضرت عوف اور اسی فصل میم ذیل میں مذکور ہونے والے حضرت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بھی شریک معرکہ بدر ہوئے اپنی ماں کی ولدیت سے زیادہ مشہور تھے۔

حضرات عوف و معوذ دونوں معرکہ بدر میں شہید ہوئے۔ آپ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) نے بعد کے تمام معرکوں میں بھی لشکرِ اسلام میں شریک رہنے کا شرف پایا۔ آپ نے عقبہ اول میں مکرمہ میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی بعد ازاں عقبہ دوم میں بھی شرکت کی مزید سعادت حاصل فرمائی۔

جنگ بدر میں اپنے محافظوں مصاحبوں کے دائرے میں گھرے ہوئے ابوجہل پر آپ نے مثل شیر ببر حملہ کیا ار ابوجہل کا پاؤں پنڈلی سے کاٹ دیا حتٰی کہ زخمی ابوجہل اپنے گھوڑے سے گر پڑا عکرمہ بن ابوجہل نے اپنے باپ کے بچاؤ میں جو تلوار ماری تو آپ کے شانہ پر پڑی اور آپ کا ہاتھ کاندھے سے کٹ کر صرف چمڑ سے لٹکتا رہا تو آپ نے اس ہاتھ کو اپنے پیر کے نیچے دبا کر ایسے زور سے کھینچا کہ چمڑا ٹوٹ گیا اور ہاتھ جدا ہو گیا اور آپ ایک ہاتھ سے ایسی زخمی حالت میں آخر تک جنگ لڑتے رہے۔

ابوجہل کے گرتے ہی فوراً آپ کے برادران مکرم حضرت معوذ، حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابوجہل پر مزید کاری زخم لگائے اور وہیں محافظین کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ اختتام جنگ پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس مقام پر پہنچ کر اس وقت تک زندہ زخموں سے کراہتا ہوا ابوجہل کا سر اس کے تن سے جدا کر کے اس کو جہنم واصل کیا۔ ایام خلافت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں آپ کا وصال ہوا۔ ایک ضعیف روایت یہ بھی ہے کہ آپ معرکہ بدر کے زخموں سے تانبرنہ ہوئے اور مدینہ منورہ میں لشکرِ اسلام پہنچنے کے بعد انتقال فرمایا۔

(۲۹۰) حضرت معاذ بن صِمّہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے فصل خ میں اوپر مذکورہ آپ کے مکرم بھائی حضرت خراش رضی اللہ عنہ کے ساتھ شرفِ شرکت معرکہ بدر حاصل فرمایا آپ نے بعد کے بھی تمام معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ یوم الحرہ آپ شہادت سے فائز ہوئے

(۲۹۱) حضرت معاذ بن عمرو جموع خزرجی انصاریؓ

آپ نے اور آپ کے والد حضرت عمرو رضی اللہ عنہ جن کی منقبت اوپر مذکور ہوئی اور آپ کے دو برادران حضرت خلاد و حضرت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے شریک معرکہ بدر ہونے کی سعادت حاصل فرمائی ہے آپ کے بھائی حضرت خلاد اور والد حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو احد کے معرکہ میں رتبہ شہادت نصیب ہوا۔

(مورخ ابن اسحٰق نے بجائے حضرت معاذ (ابن حارث وعفراء) رضی اللہ عنہ کے آپ حضرت معاذ بن عمرو بن جموع کو ابوجہل پر حملہ کرکے اس کا پیر کاٹنے والے اور اپنا زخمی شانہ پھاڑ کر ہاتھ جسم سے جدا کر لینے والے لکھا ہے۔ لیکن تمام دوسرے مورخین نے حضرت معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ ذکر کیا ہے۔

(۲۹۲) حضرت معاذ بن ماعص خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کے والد کا نام ناعص بھی لکھا ہے بدر و اُحد کے معرکوں میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی۔ ماہ صفر سن ۴ ہجری کے واقعہ بئیر معونہ میں شرفِ شہادت پر آپ فائز ہوئے۔

(۲۹۳) حضرت معبد بن عباد خزرجی انصاریؓ

ابا حمیصہ یا بخمیصہ آپ کی کنیت تھی۔ جنگِ بدر میں آپ نے شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۹۴) حضرت معبد بن قیس بن صخر خزرجی انصاریؓ

اوپر فصل ع میں مذکور حضرت عبداللہ بن قیس بن صخر رضی اللہ عنہ آپ کے برادرم مکرم ہیں۔ دونوں بھائیوں نے معرکہ بدر اور معرکہ احد میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۹۵) حضرت مُعتب بن عُبید اوسی انصاریؓ

آپ کا اسم شریف مُغیث بھی لکھا گیا ہے آپ نے معرکہ بدر میں شرف شرکت حاصل فرمایا۔ آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۹۶) حضرت مُعِتب بن عوف مہاجرؓ

آپ ابن الحمرا کے نام سے مشہور تھے جو آپ کی والدہ تھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
آپ نے مع والدہ ماجدہ ملکِ حبش کی ہجرت کی تھی۔
معرکہ بدر میں شرکت کا شرف بھی حاصل فرمایا۔ ۵۷ ہجری میں اٹھہتر ۷۸ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(۲۹۷) حضرت معتب بن قشیر اوسی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر واحد کے معرکوں میں شرکت فرمائی،

(۲۹۸) حضرت مُعتب بن مُنذر خزرجی انصریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم آپ نے بیعت اسلام کی معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۹۹) حضرت معمر بن حارث مہاجرؓ

قدیم الاسلام۔ دارارقم میں داخلہ حضور نبی کریم ﷺ سے قبل آپ داخلِ اسلام ہوئے ملکِ حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔ بدر، اُحد خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام ﷺ کے ہم رکاب ہوکر شریک ہوتے رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۳۰۰) حضرت معن بن عدی اوسی انصاریؓ

اوپر فصل ع میں ذکر فرمائے گئے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ مکرم ہیں۔ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں بیعتِ حضور رسول اللہ ﷺ سے آپ مشرف ہوئے۔ بدر، اُحد، خندق اور بعد کے تمام مشاہد میں آنحضور ﷺ کے ساتھ شریک ہوتے رہے۔

(۳۰۱) حضرت مَعَن بن یزید بن اخنس مہاجرؓ

اوپر فصل الف میں مذکورہ حضرت اخنس رضی اللہ عنہ جو آپ کے دادا اور فصل یا میں آئندہ ذکر فرمائے جانے والے حضرت یزید رضی اللہ عنہ آپ کے والد کے ساتھ آپ شریک غزوۂ بدر ہوئے آپ کے گھر کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ کسی دوسرے خاندان کی تین نسل نے اس معرکہ میں شمولیت کا شرف حاصل نہیں کیا۔

آپ فتح دمشق کے وقت حاضر تھے۔ بعدہ دمشق میں ایک فساد میں آپ کا خون ناحق ہو گیا۔

(۳۰۲) حضرت مُعوِّذ بن حارِث خزرجی انصاریؓ

اوپر اسی فصل میم میں مذکورہ حضرت معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ اور فصل ع میں مذکورہ حضرت عوف بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے برادران محترم ہیں۔

آپ عقبہ دوم میں حاضر ہونے والوں سے ہیں۔ آپ تینوں برادران کی معرکہ بدر میں شرکت ہوئی جب آپ کے برادرِ مکرم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حملہ سے ابو جہل کا پاؤں کٹ کر وہ گھوڑے سے گر پڑا تو آپ نے اس پر بڑی دلیری سے قاتلانہ حملہ کیا اور وہیں رفقا ابو جہل کے ہاتھ شہید ہو گئے۔

جنگ کے اختتام پر جب قریش بدحواس ہو کر بھاگ گئے اور ابو جہل اس مقام پر کراہتا ہوا پڑا رہا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اس ملعون کے سر کو تن سے جدا کر کے واصل جہنم کیا۔ آپ کا یعنی حضرت معوذ رضی اللہ عنہ کا قاتل ابو جہل کا باڈی گارڈ ابو مسافع تھا۔

(۳۰۳) حضرت مُعوّذ بن عَمرو بن جموع خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

بقول ابومعشر وواقدی وابن عقبہ وغیرہ آپ نے معرکہ بدر و اُحد میں سعادتِ شمولیت فرمائی لیکن ابن اسحٰق نے آپ کی شرکت کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

اوپر فصل ع وخ، م میں مذکورہ آپ کے والد حضرت عمراور برادران حضرات خلادومعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۳۰۴) حضرت مقداد بن اسود بن ثعلبہ مہاجر رضی اللہ عنہ

آپ کے والد کا نام ثعلبہ البہراوی ہے لیکن آپ نے اسود بن عبدیغوث کی طرف اس لئے نسبت کرلی کہ قبیلہ بہراء کی ایک لڑائی میں آپ زخمی ہوئے اور بھاگ کر مکہ مکرمہ پہنچے تو اسود نے آپ کو اپنی حفاظت میں لیا تھا۔ آپ قدیم الاسلام اور جلیل المرتبہ صحابی اوران اولین مسلمانوں سے ہیں جنہوں نے پہلے قافلے میں ہجرتِ حبش فرمائی۔

ابوسفیان کی جستجو کے لئے لشکرِ اسلام روانہ ہونے کے بعد جب راہ میں قریشِ مکہ مکرمہ کے لشکر کی خبر پہنچی تو حضور سالارِ اعظم مجاہدین رسول اللہ ﷺ نے اہلِ لشکر اسلام سے مشورہ فرمایا کہ آیا آگے بڑھ کر مقابلہ کریں یا مدینہ منورہ واپس ہوں تو بعد تقاریر سیدابوبکر صدیق وسیدنا عمرِفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے جوش سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کے دستِ اقدس پرآپ کے ہرفرمان کی تابعداری کی بیعت کی ہے ہم مثل قوم سیدنا موسیٰ علیہ السلام نہیں کہ جب جالوت سے لڑائی کا موقعہ پیش آیا توانہوں نے صاف کہہ دیا "یا موسیٰ علیہ السلام) آپ اور آپ کا اللہ لڑیں ہم لڑنے والے نہیں ہم بیٹھے رہیں گے۔ ہم آپ کے صحابہ کے سامنے پیچھے دائیں بائیں ہرطرف جاں

نثار کرنے والے ہیں حضور عالی جہاں بھی تشریف فرما ہوں ہم آنحضورﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ اور جو کوئی اس مقام تک حضور عالی کا مقابلہ کرے گا ہم بے دریغ اس دشمن سے لڑیں گے۔ چنانچہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے اس جواب سے اور دوسرے صحابہ کرام سے اسی قسم کے جوابات پاکر حضور سالارِ اعظم مجاہدینﷺ بمع لشکر اسلام آگے جانب بدر تشریف فرما ہوئے۔ (برک الغماد نام ایک موضع کا ملکِ حبش میں ہے)

حضور شہنشاہ کونینﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے چودہ وزیروں اور خاص رفقاء میں آپ بھی ایک ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریمﷺ نے کہ مجھے فرمان آیا ہے اپنے چار صحابہ سے خاص محبت کرنے کا اور ان کے نام بھی بتائے گئے۔ صحابہ کرام حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ وہ کون چار ہیں فرمایا "علی، مقداد، سلمان، ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

سن ۳۳ ہجری میں جب آپ کی عمر شریف ستر ۷۰ سال تھی آپ ایک سیلاب میں ڈوب کر واصل بحق ہوئے۔ آپ کا جنازہ مدینہ منورہ میں لایا گیا امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(۳۰۵) حضرت مُلیل بن وبرہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر و اُحد کے دو معرکوں میں شرف وسعادتِ شرکت حاصل فرمائی۔

(۳۰۶) حضرت منذر بن عمرو خزرجی انصاریؓ

عقبہ سوم میں بیعت حضور رسول اللہﷺ سے آپ مشرف ہوئے آپ عالم وفاضل تھے اور زبان عرب کے بلند پایہ منشی تھے۔ آنحضورﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں سے آپ ایک تھے۔ غزوہ بدر کے بعد غزوہ اُحد میں بھی سعادت

شرکت سے مشرف ہوئے حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ نے آپ کو میدانِ اُحد میں فوج میسرہ کا سردار مقرر فرمایا تھا۔ صفر سن ۴ ہجری میں بیئر معونہ کے سریہ کے سردار مقرر ہوئے اور وہاں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے آپ کو سید الشہداء کا ممتاز لقب بخشاء اور اَلْمُعْنِقُ لِلْمَوْتِ بھی فرمایا (یعنی موت کا فرحت سے استقبال کرنے والا، معانقہ کرنے والا)

(۳۰۷) حضرت مُنذِر بن قُدامہ اوسی انصاریؓ

اسی فصل میم میں اوپر مذکورہ حضرت مالک بن قدامہ رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ محترم ہیں۔ دونوں برادران نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۳۰۸) حضرت مُنذر بن محمد اوسی انصاریؓ

ابوعَبدہ آپ کی کنیت تھی۔ بدر واُحد کے معرکوں میں شرف شرکت حاصل فرمایا۔ ماہ صفر ۴ ہجری کے بئیر معونہ کے واقعہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۰۹) حضرت مہجع بن صالح مہاجرؓ

سیدنا عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کئے ہوئے غلام اور معرکہ بدر میں سب سے پہلے شہید اور باوجود سابق درجہ غلام کے مسلمانوں میں اخوت اور عوام الناس میں مساوات قائم فرمانے والے سید الانبیا ﷺ سے سید الشہداء کا معزز وممتاز خطاب وہیں میدانِ جنگ میں حاصل فرمانے والے آپ تھے۔ قبل طرفین کے صفوں میں لڑائی شروع ہونے کے جب آپ ایک گڑھے سے پانی پی رہے تھے دشمن کی صفوں

سے ایک مہلک تیر جو عامر بن الحضر کی کمان سے نکلا تھا آپ کے حلق میں آ کر لگا۔ آپ فوراً وہیں جاں بحق ہوئے۔

سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ (حضرت مہجع بن صالح) وحضرات بلال، صہیب، عمار، خباب، عتبہ بن غزوان، عامر بن فہیرہ واوس بن خولی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں سورۃ انعام کی آیت نمبر باون کا نزول ہوا۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

ترجمہ: ''جو لوگ صبح وشام اپنے رب کا نام پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہوئے انہیں دور نہ کرو۔''

شان نزول اس آیۃ مبارکہ کا کچھ اس طرح ہے کہ دولتمند کفار کی ایک جماعت حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ چند بوسیدہ لباس پہنے ہوئے صحابہ جمع تھے۔ انہوں عرض کیا کہ ہمیں ایسی جماعت میں بیٹھنے سے شرم آتی ہے۔ یہ دور فرمائے جائیں گے تو ہم بیٹھیں گے۔ حضور محبّ الفقراء والغرباء والمساکین ﷺ نے یہ بات نہ مانی تب اس آیہ کریمہ کا نزول ہوا اور ان اصحاب کو ذاکر اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ہونے والے کی سند اللہ تعالیٰ سے عطا ہوئی اور آنحضور ﷺ نے جوان حضرات کو قریب سے نہ ہٹایا وہ اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا۔

فصل۔ ن......

(۳۱۰) حضرت نظر بن حارث اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے غزوہ بدر میں شرکت باسعادت کا شرف حاصل فرمایا آپ کے مزید حالات نہیں ملے۔

(۳۱۱) حضرت نعمان الاعرج بن مالک بن

ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی نعمان بن الاعرج لکھا ہے یہ یقیناً غلط ہے جیسا کہ آپ کی دعا سے ظاہر ہو جو احد کے معرکہ میں شریک ہوتے وقت مانگی تھی۔ آپ نے بدر کے معرکہ میں شرکت فرمائی احد جاتے ہوئے دعا مانگی:

"یا اللہ آج غروبِ آفتاب سے قبل تو مجھے جنت کی کیاری میں لنگڑاتے ہوئے پہنچا۔ (یعنی شہادت نصیب فرما کہ شہید کو یقیناً جنت میں داخل کرتے ہیں۔)

آپ کی دعا مقبول ہوئی۔ اور لڑائی کے میدان میں صفوان بن امیہ کے ہاتھ شہید ہو کر بامراد راہی جنت الفردوس ہوئے۔

(۳۱۲) حضرت نعمان بن سنان خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں بھی اور معرکہ احد میں بھی شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۳۱۳) حضرت نعمان بن عبد عمر خزرجی انصاریؓ

فصل ض میں اوپر مذکور حضرت ضحاک کے آپ برادرِ مکرم ہیں دونوں بھائی بدر و اُحد کے معرکوں میں شریک ہوئے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو احد میں رتبہ شہادت نصیب ہوا۔

(۳۱۴) حضرت نُعمان بن عَصَر اوسی انصاریؓ

بعض نے آپ کے والد کے نام کو بجائے ع و ص پر زبر کے ع کے نیچے زیر کے ساتھ ص پر جزم لگایا ہے (عِصْر) اور بعض نے ع پر زبر کے ساتھ ص پر جزم لگایا ہے (عَصْر) بدر و احد کے معرکوں میں بھی اور بعد کے تمام معرکوں میں آپ نے ہم رکاب حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ رہنے کی سعادت و عزت کا امتیاز حاصل فرمایا۔ عہد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ۱۲ ہجری کی سخت جنگ یمامہ میں شہادت کا اعزاز بھی حاصل فرمایا۔

(۳۱۵) حضرت نعمان بن عَمرو بن مَسعود خزرجی انصاریؓ

آپ کو معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت کا شرف حاصل ہوا۔ بعدازاں معرکہ اُحد میں شہادت سے فائز ہوئے ابن اسحٰق نے آپ کا اسم گرامی نعیمان بن عمرو اور دادا کا نام نہیں لکھا اس سے بعض کو مغالطہ ہوا ہے کہ آپ وہی نعیمان بن عمرو ہیں جو ذیل میں ۳۱۸ شمار والے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔

آپ (نعمان بن عمرو بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو احد میں شہادت نصیب ہوئی اور حضرت نعیمان بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ معرکہ احد کے بعد دوسرے تمام معرکوں میں شرکت فرماتے رہے۔

(۳۱۶) حضرت نُعمان بن مالک بن ثعلبہ بن وعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت کا شرف حاصل فرمایا اور معرکہ احد میں شہادت سے فائز ہوئے ابن الاثیر اور دیگر مؤرخین کی رائے ہے کہ اوپر مذکورہ شمارہ ۳۱۱ حضرت نعمان الارج رضی اللہ عنہ کا اسم شریف دھرایا گیا ہے گو جدیت کی تیسری پشت میں ایک کے دادا کا نام اصرام لکھا گیا ہے تو دوسرے کے دادا کا نام وعد لکھا ہوا ممکن ہے کہ یہ اختلاف غلطی پر مبنی ہو۔

(۳۱۷) حضرت نُعمان بن ابوخزمہ اوسی انصاریؓ

آپ نے بدر و اُحد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۳۱۸) حضرت نعمان بن عمرو خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں حضور رسول اللہ ﷺ کے دستِ انور واقدس پر بیعتِ اسلام سے مشرف ہوئے۔ بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنے کا شرف بھی حاصل فرمایا۔

آپ بڑے ظریف الطبع تھے۔ آپ کی خوش مزاجی کی گفتار پر آنحضور ﷺ کو بھی تبسم آجاتا تھا۔ آپ نے اوپر فصل س میں مذکورہ حضرت سوبیط مہاجر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو سن ۹ ہجری میں بصرہ کے بازار میں بہ حیثیت غلام مذاقاً فروخت کر دیا تھا۔ آپ دونوں حضرات اس وقت بہ سلسلہ تجارت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ گئے تھے۔ کھانے کا انتظام حضرت سویبط کے ذمہ تھا ایک وقت جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ باہر تشریف فرما تھے۔ آپ نے حضرت سویبط رضی اللہ عنہ سے کھانا طلب کیا۔ حضرت سویبط رضی اللہ عنہ نے منزل پر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری تک کھانے کا انتظار کرنے کا فرمایا۔ تب آپ بازار بصرہ میں گئے اور اعلان کیا۔ ہے کوئی خریدار جو ایک خوبصورت چالاک وعقلمند عربی غلام خریدے کئی خریدار پیدا ہو گئے۔ بات چیت کے بعد دس جوان باکرہ اونٹنیوں کے دام پر خرید وفروخت طے ہو گئی۔ تب آپ نے خریدار کو سمجھایا کہ یہ غلام بہت ہی چالاک ہے جب میں تمہارے حوالہ کروں گا چیخے گا کہ میں کسی کا غلام نہیں میں آزاد آدمی ہوں۔ اس کی بات نہ ماننا اس کو جکڑ کر لے جاؤ۔ بعد آپ نے حضرت سویبط رضی اللہ عنہ کو بازار کی سیر کے بہانہ سے ساتھ لے جا کر وہاں دس باکرہ اونٹنیوں کے عوض میں ان کو خریدار کے حوالہ کر دیا۔ حضرت سویبط رضی اللہ عنہ نے حیران وپریشان ہو کر چیخنا شروع کیا کہ یہ کیا ظلم ہے میں آزاد شخص ہوں میں کسی کا غلام نہیں خریدار نے یہ کہتے ہوئے کہ ہم نے سنا ہے کہ تم ایسا ہی چیخو گے چلاؤ گے آپ کو رسی سے جکڑ کر کھینچنے لگا۔ اتنے میں سدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے خبر دی اور آپ فوراً وہاں تشریف فرما ہو کر اونٹنیوں کو واپس کر دیا۔ اور حضرت سویبط رضی اللہ عنہ کو رہائی دلوائی جب مدینہ منورہ واپس ہوئے تو یہ قصہ حضور سید العالمین ﷺ کو سنایا گیا۔ تو آنحضور ﷺ اتنا ہنسے کہ سامنے کے دانت نظر آتے تھے۔ (کتب احادیث میں اسی قصہ کی اصل راوی ام المومنین سیدہ ام سلمہ ہیں مگر تفصیل قصہ میں اتنا اختلاف ہے کہ مسند احمد میں یہ قصہ اوپر بیان کے مطابق لکھا ہے۔ ابن ماجہ میں یہی قصہ یوں معکوس بیان ہوا ہے کہ حضرت سویبط رضی اللہ عنہ فروخت کرنے والے تھے بہ حیثیت نعیمان رضی اللہ عنہ کو چونکہ حضرت نعیمان بڑے مشہور مزاح تھے۔ بیان مسند احمد صحیح معلوم ہوتا ہے۔

☆ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ کے مذاق کے اور دو نمونے ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

جب کوئی گوالا دیہات سے مدینہ منورہ میں دودھ بیچنے آتا تو آپ فوراً دودھ اس سے لیتے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انور واقدس میں پیش کرتے کہ یہ ہدیہ ہے جب دودھ کا مالک پیسے مانگتا تو آپ اس شخص کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کر کے عرض کرتے سرکار دودھ کی قیمت ادا فرمایئے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے سمجھا کہ تم نے دودھ ہدیہ دیا ہے تو آپ عرض کرتے "ہاں حضور میں نے ہدیہ ہی پیش کیا لیکن میرے پاس پیسہ نہیں ورنہ خود دیتا۔ اس پر حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہنس کر خادم صحابی کو فرماتے کہ دودھ کی قیمت ادا کر دے۔

ایک وقت ایک دیہاتی بدو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انور واقدس میں حاضر ہوا جب داخلِ مسجد ہوا تو باہر ایک نیزہ ٹھونک کے اپنے اونٹ کو باندھا بعض صحابہ کرام نے آپ سے کہا کہ دل چاہتا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھائیں کیا خوب ہوگا اگر تم اس اونٹ کو نحر کرو۔ اس کی قیمت تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرما دیں گے چنانچہ آپ نے اونٹ کو نحر کر دیا۔ بدو جب باہر آیا اور دیکھا تو چیخنے لگا اور فریاد کرنے لگا۔ یا محمد یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے حال دیکھا اور دریافت فرمایا یہ کس کا فعل ہے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کا نام بتایا گیا۔ آپ ایک گھر کے صحن میں ایک گڑھے میں چھپ گئے جس پر کھجور کی ڈالیاں پڑی ہوئی تھیں ایک شخص نے آپ کا سراغ لگایا اور انگلی کے اشارہ کے ساتھ پکارا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ یہاں چھپے ہوئے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وہاں سے نکلوایا آپ کا چہرہ کھجور کی شاخوں سے جو آپ پر گرے ہوئے تھے غبار سے آلود تھا۔ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیوں اونٹ حلال کیا تو فرمایا میں نے ان اصحاب کے فرمان کی تعمیل کی جواب چھپ گئے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور اپنے دستِ مبارک سے شفقت کے ساتھ غبار کو آپکے چہرے سے صاف فرمایا اور اس اعرابی بدو کو اونٹ کی قیمت اپنی گرہ سے ادا فرمائی۔

(۳۱۹) حضرت نوفل بن ثعلبہ بن عبداللہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

ابن اسحٰق نے آپ کے والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام ثعلبہ لکھا ہے۔دوسرے مؤرخین نے باپ کا نام ثعلبہ اور دادا کا نام عبداللہ لکھا ہے۔آپ غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی اور غزوہ احد میں شہادت کا مرتبہ پایا۔

❀......فصل۔و......❀

(۳۲۰) حضرت واقد بن عبداللہ مہاجر رضی اللہ عنہ

قدیم الاسلام حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے قبول اسلام فرمایا تھا احداور بعد کے ہرایک معرکہ میں آپکی شرکت باسعادت ہوتی رہی۔

معرکہ بدر سے دوماہ قبل یعنی ماہ جمادی الثانی سن ۲ ہجری میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرداری میں آٹھ مہاجرین کو وادیٔ نخلہ میں روانہ فرمایا تھا کفار قریش کی مسلمانوں کے خلاف سرگرمیوں کے متعلق معلومات حاصل کریں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ومسلمانان مدینہ منورہ کے خلاف ہرقسم کی سازشوں میں مشغول رہنے کی افوہیں تھیں اس قافلہ مہاجرین میں آپ شامل تھے نخلہ کے گاؤں میں وارد ہونے کے بعد قریش کے ایک تجارتی قافلہ جوعراز کی طرف جارہا تھا مہاجرین کا مقابلہ ہوگیا مسلمان مہاجرین بہت دل جلے تھے کہ ہجرت کرتے ہی ان کے گھرومال

سب جائداد قریش نے ضبط کر لئے تھے اور ہجرت سے قبل ان پر ہر قسم کے ظلم کئے تھے۔ اس لڑائی میں حضرت واقد رضی اللہ عنہ نے عمرو بن الحضرمی کو قتل کر دیا اور اس لڑائی میں دو اشخاص حکم بن کیسان وعثمان بن عبداللہ قید کر لئے گئے اور ان کے اونٹ اور سامان بھی مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا اور مدینہ منورہ واپس ہو کر قیدیوں اور مالِ غنیمت کو حضور ﷺ کی خدمت انور میں پیش کیا۔

حضرت واقد رضی اللہ عنہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے کسی کافر کو قتل کیا۔ عمرو بن الحضرمی پہلا کافر ہے جو کسی مسلمان کے ہاتھ سے مارا گیا اور حکم بن کیسان وعثمان بن عبداللہ پہلے قیدی ہیں جو مسلمانوں نے گرفتار کئے اور جو مالِ غنیمت اس لڑائی میں حاصل ہوا وہ پہلا مالِ غنیمت تھا۔

خلیفہ دوم سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۳۲۱) حضرت ودقہ بن ایاس خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی کسی نے ذ سے اور کسی نے ر سے بھی لکھا ہے وذقہ، ورقہ کثرتِ شہادت د سے ودقہ ہونا ثابت کرتی ہے نمبر ۹۲ ربیع اور نمبر ۲۳۴ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم ہیں یہ بھی شریک معرکہ ہوئے۔

آپ نے بدر، اُحد، خندق اور بعد کے جمیع مشاہد میں شرف وسعادت شرکت حاصل فرمائی۔ سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی جنگ میں آپ رتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۲۲) حضرت ودیعہ بن عمرو خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے معرکہ بدر میں اور معرکہ احد میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۳۲۳) حضرت وہب بن سعد مہاجرؓ

آپ نے بدر۔اُحد، خندق، خیبر و موتہ کی لڑائیوں میں شرکتِ باسعادت فرمائی۔ بیعت رضوان میں بھی شرکت کا شرف حاصل فرمایا جمادی الاول ۸ ہجری میں جنگ موتہ میں رتبہ شہادت سے آپ فائز ہوئے۔

(۳۲۴) حضرت وہب بن ابوسرح مہاجرؓ

فصل ع میں مذکورہ حضرت عمرو بن ابوشرح کے برادر مکرم۔ آپ نے اپنے برادر محترم کیساتھ بدر و اُحد کے معرکوں میں شرکت فرمائی۔

❁......فصل۔ہ......❁

(۳۲۵) حضرت ہانی بن نیار اوسی نصاریؓ

ابوبردہ آپ کی کنیت تھی مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے بدر اور بدر کے بعد تمام معرکوں میں بھی سعادت وشرفِ شرکت سے ممتاز ہوئے۔

(۳۲۶) حضرت ہُبلیل بن حصین بن وبرہ خزرجی الصاریؓ

فصل ع میں مذکورہ آپ کے مکرم بھائی حضرت عضمہ رضی اللہ عنہ اور فصل م میں مذکورہ آپ کے چچا حضرت ملیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ معرکہ بدر میں آپ کی شمولیت باسعادت ہوئی۔

(۳۲۷) حضرت ہلال بن مُعلیٰ خزرجی انصاریؓ

حسب قول ہشام ابن کلبی وابن سید الناس وغیرہ آپ بمع اپنے تین برادران مکرم حضرت راشد، رافع، ابوقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے شریک معرکہ بدر ہوئے آپ کے برادر مکرم حضرت رافع رضی اللہ عنہ کو رتبہ شہادت نصیب ہوا۔

ابن اسحق نے صرف حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی شرکت وشہادت کا ذکر کیا ہے۔ باقی برادران کا ذکر اصحاب بدر میں نہیں کیا ہے۔

……فصل ۔ ی……

(۳۲۸) حضرت یزید بن اخنس مہاجرؓ

آپ مع اپنے والد حضرت اخنس اور فرزند حضرت معن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شریک معرکہ بدر ہونے کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

(۳۲۹) حضرت یزید بن حارث بن قیس بن مالک خزرجی انصاریؓ

آپ اپنی والدہ فُسحم کی ولدیت سے یزید بن فسحم کے نام سے زیادہ مشہور تھے طعیمہ بن عدی کی ضرب سے یوم بدر آپ شہادت سے فائز ہوئے سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فوراً آپ کے قاتل طعیمہ بن عدی کو وہیں واصل جہنم فرمایا۔

(۳۳۰) حضرت یزید بن خزام خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ آپکے والد کا اسم گرامی خذام بھی لکھا گیا ہے اور حرام بھی اور خدار بھی۔

(۳۳۱) حضرت یزید بن رُقیش مہاجرؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔
(مزید حالات معلوم نہیں ہوئے۔)

(۳۳۲) حضرت یزید بن سکن اوسی انصاریؓ

ہشام ابن کلبی سیدالناس نے اصحاب معرکہ بدر میں شمار کیا ہے لیکن ابن حجر عسقلانی وابوعمر یوسف وغیرہ نے آپ کو اور آپ کے صاحبزادہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو شہداء اُحد بتایا ہے۔ آپ کے دوسرے صاحبزادہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ یوم الحرہ شہید ہوئے آپ کی دختر اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی جلیل المرتبہ صحابیہ گذری ہیں وہ رسولۃ النساء ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔ وہ ۱۵ ہجری میں جنگِ یرموک میں شمشیر بدست لڑتی ہوئی شہید ہوئیں۔

(۳۳۳) حضرت یزید بن منذر خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی۔

......فصل اصحابِ کنیت......

جن اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر اس فصل میں کیا جارہا ہے وہ اصحاب کرام اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔

(۳۳۴) حضرت ابوالاعور بن ظلام خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر احد کے غزوات میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا آپ کا اسم شریف حارث تھا لیکن صرف کنیت سے آپ مشہور ہوئے۔

(۳۳۵) حضرت ابوایوب خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی خالد بن زید تھا۔ تاریخ اسلام میں آپ کو ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے کنیتی نام سے مشہور جلیل المرتبہ صحابی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہم رکاب رہنے کا شرف باسعادت حاصل فرمایا۔

جب مکہ مکرمہ سے مدنیہ طیبہ کو حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت مبارکہ ہوئی اور آپ داخلِ مدینہ منورہ ہو رہے تھے ہر کوچہ میں انصار دورویہ اپنے دروازوں پر ادب سے کھڑے تھے ہر ایک انصار نے عجز و انکسار سے عرض کیا آنحضور ﷺ اس کے گھر میں قیام انوار انجام فرمائیں۔ ہر ایک کو آپ نے جواب دیا کہ میری اونٹنی اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے جس مکان کیسامنے بیٹھ جائے اس گھر کے مالک کی دعوت قیام میں قبول کروں گا۔ چنانچہ اونٹنی جس کی مہار کسی نے نہیں پکڑی تھی چلتے چلتے خوش نصیب ابوایوب انصاری

رضی اللہ عنہ مکان کے سامنے بیٹھ گئی تو آپ نے خوش نصیب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کو خود اپنا مکان تیار ہونے تک قیام گاہ رحمت مقرر فرمایا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اکرم ﷺ نے نیچے کی منزل اپنے قیام برکات وانوار انجام کے لئے پسند فرمائی اور عرض کی ان کا بالا خانہ میں رہنا بے ادبی ہے نہ مانی اور فرمایا کہ ہر روز صحابہ کرام اور دوسرے لوگ میری ملاقات کو آیا کریں گے میرا نیچے رہنا افضل ہے ایک روز اتفاق سے ہمارا پانی کا برتن الٹ گیا اور گو ہم نے پانی نیچے گرنے نہیں دیا فوراً اپنے لحاف میں کہ وہی لحاف ہمارے پاس تھا اس پانی کو چوس لیا باوجود اس کے کچھ پانی آنحضور ﷺ کے حجرے میں ٹپکا اس کے بعد پھر ہم نے مودبانہ عرض کیا کہ حضور عالی اوپر کے حصہ میں قیام فرمانا پسند کریں آپ نے ہماری عرض سن لی اور حضور نبی کریم کے سامان اوپر پہنچانے کا حکم فرمایا، سامان بہت قلیل تھا ہم اوپر پہنچا کر خود نیچے کی منزل میں پہنچ گئے آپ کے لئے دن میں کھانا حضرت سعد بن معاذ حضرت اسید بن حضیرہ رضی اللہ عنہما حاضر کیا کرتے تھے۔ رات کا کھانا ہم آپ کی خدمت میں لے جایا کرتے اور جو پس خوردہ بچتا وہ کچھ ہم کھاتے کچھ پڑوسیوں میں بانٹتے ایک وقت کسی نے آپ کی خدمت انور اقدس میں کھانا ہدیۃً بھیجا جس میں پیاز ولہسن تھے آپ نے پیاز ولہسن کی غذا کو ہاتھ نہیں لگایا تو مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ کیوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان میں ان کے درختوں کی بو ہے اور میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مناجات میں رہتا ہوں میرے لئے یہ مناسب نہیں کہ یہ کھاؤں تم بے شک کھا سکتے ہو۔ پس ہم نے کھایا اور اس کے بعد ہم نے پیاز ولہسن کے درخت نہیں بوئے۔

حضور رسول کریم ﷺ کی ہجرت اقدس سے ایک ہزار سال قبل بادشاہ ملکِ یمن تبع حمیری مکہ مکرمہ حاضر ہو کر کعبۃ اللہ شریف پر غلاف چڑھانے کے بعد ایک لاکھ تیس ہزار سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار پیادہ فوج کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف کوچ کیا تبع ایک متقی بادشاہ تھا اس نے مدینہ منورہ میں منزل کی اور چار سو علماء وفضلاء اور حکماء کو جمع کیا اور

ن کے لئے چار سو مکانات بنوائے اور ہر ایک کو ایک ایک لونڈی آزاد کر کے بیاہ دی اوران عالموں، فاضلوں اور حکیموں سے بیعت لی کہ وہ اس مقام سے ہرگز نقل نہ کریں گے جب اس مقام کو یوں آباد کرنیکا راز دریافت کیا گیا تو کہا اس بستی میں اور گھر بنا کر اس خاص مقام میں وہ تشریف فرما ہوں گے جن کا نام درخشاں ہوگا۔ محمد ﷺ اور ایک خط لکھا سونے کے پانی سے اور اس پر اپنی مہر ثبت کی اور وصیت کی کہ جب وہ محمد ﷺ تشریف لائیں تو یہ میرا خط تم ہو یا تمہاری اولاد یا اولاد کی اولاد اس حضور عالی مقام کی خدمت میں پیش کرے۔ اس خط کا مضمون یہ تھا میں ایمان لاتا ہوں آپ پر اور آپ کے دین پر تبع نے مدینہ منورہ سے جانب ہند کوچ کیا اور وہاں اس کا انتقال ہوا۔

حضور سید الکونین ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف فرمائی تک وہ خط اسی عالم کی اولاد کے پاس رہا جس کے حوالہ کیا گیا تھا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اسی عالم کی نسل سے ہوئے ہیں۔ جب حضور کا نزول اقدس ہوا وہ خط ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آپ کی خدمت میں بھیجا گیا۔ قاصد کو دیکھتے ہی آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا ''کیا تم ابولیلیٰ ہو؟'' ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ حیران ہوئے انہیں علم نہ تھا کہ محمد ﷺ آپ ہی ہیں۔ ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے حیرت سے پوچھا آپ کون ہو، میں تو آپ کے رخِ انور پر جادو کا اثر نہیں دیکھتا جیسا کہ لوگ کہتے ہیں'' آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ خط لاؤ خط پڑھا گیا اور حضور انور اقدس ﷺ نے تین دفعہ فرمایا مَرْحَبًا بِتُبَّعِ الْاَخِ الصَّالِحِ آفرین ہے نیک بھائی تبع پر مَرْحَبًا بِتُبَّعِ الْاَخِ الصَّالِحُ آفرین ہے نیک بھائی تبع پر مَرْحَبًا بِتُبَّعِ الْاَخِ الصَّالِحُ آفرین ہے نیک بھائی تبع پر۔

جو اہلِ مدینہ حضور ﷺ پر ایمان لا کر آپ کے اور اسلام کے انصار ہوئے وہ اوس خزرج کے قبیلوں سے تھے اور سب ان چار سو علماء وحکما کی نسل سے تھے اور آنحضور ﷺ کا قیام انوار انجام اسی مبارک مکان میں ہوا جو تبع نے بنایا تھا اور آپ کا نزول مبارک اس میں ہونے کی پیشین گوئی کی تھی۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۰ یا ۵۱ ہجری میں بمقام قسطنطنیہ ہوا آپ کا مقبرہ شہر کی دیوار کے متصل ہے وہاں کے لوگ آپ کے وسیلہ سے بارش کی دعا مانگتے ہیں۔

(۳۳۶) حضرت ابوحبّہ بن ثابت اوسی خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامہ ابوحنّ (ن سے) بھی لکھا گیا ہے اور ابوحیّہ (ی سے) بھی۔ آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی معرکہ احد میں بھی شریک ہوئے اور وہاں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ ذیل میں ذکر کئے جانے والے حضرت ابوضیّل رضی اللہ عنہ آپ کے برادر مکرم ہیں۔

(۳۳۷) حضرت ابوحبیب بن زید خزرجی انصاریؓ

آپ کے والد امجد کا نام بعض نے یزید لکھا ہے ہشام بن کلبی نے آپ کو شاملین غزوہ بدر میں بتایا ہے لیکن ابن حجر عسقلانی وحافظ ابوعمر یوسف نے بدری اصحاب کی فہرست میں آپ کا اسم گرامی داخل نہیں کیا ہے۔

(۳۳۸) حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ مہاجرؓ

جلیل المرتبہ صحابی شرف وفضل کا مجموعہ تھے اور بلند پایہ عالم تھے۔ آپ اس عتبہ کے فرزند ہیں جو سرداران قریش میں سے تھا۔ اور بہ حیثیت سپہ سالار لشکر قریش میدان بدر میں پہنچا تھ آپ کا اسم گرامی مہشم یا ہشیم یا ہاشم تھا لیکن آپ صرف کنیت سے مشہور تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے بیعت

اسلام کی تھی اور اپنی زوجہ محترمہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ملکِ حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔

بیت المقدس کی زیارت سے بھی آپ شرف یاب ہوئے ملک حبش سے آپ مکہ مکرمہ واپس ہوئے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی بدر، احد خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی ہم رکاب رسول ﷺ رہنے کا شرف بھی حاصل فرمایا بدر میں مابین افواج لڑائی شروع ہونے سے قبل آپ کا والد عتبہ اور چچا شیبہ اور بھائی ولید نے آگے بڑھ کر جب لشکرِ اسلام سے کسی تین افراد سے مبارز طلب کیا تو آپ نے آگے بڑھ کر باپ کی گردن مارنا چاہی۔ مگر حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرزند کے ہاتھ سے والد کا قتل پسند نہ فرمایا۔

رسول اللہ نے ان کو یہ شفقت منع فرمایا
پسر مارے پدر کو یہ نہ رحمت کو پسند آیا

(حفیظ جالندھری)

سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب وسیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تب ان تینوں کو واصل جہنم کیا۔

خاتمہ جنگ کے بعد جب حضور سالارِ اعظم لشکر مجاہدین ﷺ نے کشتگان قریش کا معائنہ فرمایا اور ان کو ایک گڑھے میں دفن کروایا اس وقت ان ستر مقتولین کفار میں چودہ منتخب سرداران قریش کے نام لیکر مخاطب فرمایا "اے ابوجہل، اے عتبہ، اے شیبہ، اے فلاں فلاں۔۔۔ کیا تم نے تمہارے رب کے وعدہ کو سچا پایا میں نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا (یعنی لات یا منات یا ہبل تمہارے بتوں نے جو تم سے فتح کا وعدہ کیا تھا سچ پایا) اے گڑھے میں پڑے ہوئے اشخاص تم اپنے نبی کے بہت برے قرابتدار تھے۔ تم نے مجھے جھٹلایا اور دوسروں نے میری تصدیق کی تم نے مجھے میرے وطن سے نکالا اور دوسروں نے مجھے پناہ دی تم نے میرے ساتھ جنگ کی

اور دوسروں نے میری مدد کی۔ اس خطاب میں جب حضور انور اقدس ﷺ نے حضرت ابوحذیفہ کے والد عتبہ کا نام لیا تو حضرت ابوحذیفہ کا چہرہ مکدر و متغیر ہوا۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے باپ کے متعلق تمہیں صدمہ ہوا ہے۔" تو جواب میں عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ بڑا عقلمند اور عالم و فاضل تھا مجھے امید تھی کہ ایک دن اس کو اسلام کی ہدایت ہوگی اب مجھے یہ افسوس ہو رہا ہے کہ وہ کفر کی حالت میں فوت ہوا۔" یہ جواب سن کر حضور سید العالمین ﷺ نے حضرت حذیفہ کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ آپ طویل قد اور خوبصورت تھے نظر کچھ ترچھی آپ کے سامنے کے دانت باہر نظر آتے تھے۔ ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے عمر شریف اس وقت چون ۵۴ برس تھی۔

(۳۳۹) حضرت ابوالحسن الانصاری خزرجیؓ

آپ نے عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں شرف بیعت حضور رسول اللہ ﷺ حاصل فرمایا معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ آپ کا اسم گرامی تمیم تھا۔ لیکن آپ اپنی کنیت سے ہی مشہور تھے۔

(۳۴۰) حضرت ابوحبّہ بن مالک خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی ابوحبہ بن مالک خزرجی انصاری بھی لکھا ہے اور حافظ ابوعمر یوسف "الاستیعاب" نے آپ کو ابوحبہ بن زید بن غزیہ لکھا ہے صرف ابن سید الناس مصنف عیون الاثر نے آپ کو بدری اصحاب میں شمار کیا ہے باقی مورخین متفق ہیں کہ آپ غزوۂ اُحد میں شامل تھے اور ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۴۱) حضرت ابوخارجہ انصاری رضی اللہ عنہ

معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا اور معرکہ احد میں شہادت کا رتبہ پایا

(۳۴۲) حضرت ابوخُزیمہ بن اوس خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

اوپر فصل میم میں مذکور حضرت مسعود بن اوس رضی اللہ عنہ آپکے برادرِ محترم ہیں۔آپ نے نہ صرف معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی بلکہ مابعد کے تمام مشاہد میں بھی شرکت کا مزید شرف حاصل فرمایا۔ایامِ خلافتِ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں آپکا انتقال ہوا۔

(۳۴۳) حضرت ابوخلّاد رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم شریف عبدالرحمٰن بن زہیر عینی ہے۔ابن حجر عسقلانی نے اپنی تصنیف الاصابہ میں آپ کا اسم گرامی اصحابِ بدر میں شمار کیا ہے۔لیکن دوسرے کسی مورخ نے آپ کا کوئی ذکر اصحابِ بدر میں نہیں کیا ہے۔

(۳۴۴) حضرت ابودُجانہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم مبارک مالک بن خرشہ تھا مگر آپ صرف اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ آپ بڑے بہادر جواں مرد اور اعلیٰ رتبہ کے صحابی تھے۔معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا اور نیز معرکہ اُحد میں جب لشکر مجاہدین احد کی جانب چلنے لگا تو حضو سالارِ اعظم لشکر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار دستِ اقدس میں اٹھا کر فرمایا کون ہے جو آج اس

تلوار کا حق ادا کرے گا؟ وہ آئے اور مجھ سے تلوار لے" حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر مودبانہ عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ" اس تلوار کا کیا حق ہے جو ادا کرنا ہوگا؟" تو فرمایا آنحضور ﷺ نے اس تلوار سے کاٹے دشمنوں کے سر ایسا کہ وہ سر نیچے گریں" تب حضرت ابوُ دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ یہ تلوار مجھے عطا ہوانشاء اللہ اس تلوار کا حق میں ادا کروں گا" تلوار لے کر آپ ناز سے اکڑ کر چلنے لگے تو حضور ﷺ نے فرمایا "اے ابو دجانہ (رضی اللہ عنہ) ایسا تن کر چلنا سبحانہٗ وتعالیٰ کو ہرگز پسند انہیں۔ اِلّا ایسی جنگ کے موقع پر میدانِ جنگ میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اس تلوار کا خوب حق ادا کیا۔ آپ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جو اس روز شہید ہوئے۔ حضور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام ﷺ پر حملہ آوروں کی مدافعت میں ڈٹے رہے گو متعدد زخموں سے گھائل ہوتے رہے۔

محرم ۷ ہجری میں جنگ خیبر میں بھی تشریف فرماتھے۔ وہاں کے قلعہ اُبی پر جب حملہ ہوااور ایک یہودی پہلوان نے مبارز طلب کیا تو آپ نے مقابلہ کیااور بے نظیر کمال وشجاعت سیاس کو قتل کیا اور فلک بوس نعرہ تکبیر کے ساتھ بڑی دلیری اور پھرتی سے قلعہ کے دیوار پر چڑھ گئے اور قلعہ فتح ہوگیا۔

۱۲ ہجری میں عہدِ خلافتِ سیدنا ابوبکر صدیق میں مسلیمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور وہاں بمع حضرت وحشی بن غرب وحضرت عبداللہ بن زیداس جھوٹے مدعی نبوت کو قتل کرنے کے بعد آپ خود شہادت سے فائز ہوئے۔

آپ کی زندگی کا ایک مشہور دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن آپ نے حضور سرورِ کونین ﷺ سے عرض کیا کہ رات بستر پر لیٹنے کے بعد آپ نے مثل چکی پینے کے یا مثل شہد کی مکھی اڑنے کے ایک آواز سنی اور بجلی کی مانند چمک بھی دیکھی تو اپنا سر اٹھا کر نظر دوڑائی تو صحن میں ایک اونچا سا کالا سایہ دیکھا جب اس کے جسم کو ہاتھ لگایا تو مثلِ خار پشت پایا اور اس نے آپ کی جانب آگ کی چنگاریاں پھونکیں تب حضور رسولِ کریم ﷺ

ﷺ نے فرمایا "تیرا گھر آباد رہے ابودجانہ" اور کاغذ قلم دوات طلب فرمائی اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہاتھ سے لکھوایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بِالٰى مَنْ فَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعَمَارِ وَالزَّوَّارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرَقُ بِخَيْرٍ اَمَّابَعْد فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةٌ فَاِنْ تَكُنْ غَاشِقًامَرْلِعًا اَوْفَاجِرًا مُقْتَحِمًا فَهٰذَا كِتَابَ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا تَسْتَنْسَخُ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَاتَمْكُرُوْنَ اَتَرَكُ اَصَاحِبِ كِتَابِيُ هٰذَاوَاَلْلَقُوْااِلٰى عَبْدَةَ الْاَوَجْهَهَ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ حٰمٓ لَايُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عسقٓ تَفَرَّق م اَهْدَآءِ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم فَسَيَكْفِيْكُهُمُ اللّٰهُ وَهوالسَّمِيْعُ الْعَلِيْم

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ مکتوب ہے طرف سے محمد ﷺ کے جو رسول رب العالمین کے اس دروازہ ٹھوکنے والے چور کے نام پس خیریت سے چلا جا سعت کا ہمیں آپ سمیں حق ہے خواہ تو عاشق ہو یا حریص یا بدکار ظالم ہمارے مابین حقوق ہیں اللہ تعالیٰ کا نوشتہ تم پر اور تم پر حق بولتا ہے۔ ہم لکھتے رہے تھے جو تم نے کیا ہے بے شک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں اس تحریر والے صاحب کو چھوڑ دے اور بتوں کو پوجنے والے اور اللہ کے سوا دوسرا بھی الہ ماننے والے (یعنی مشرک) کی طرف چلا جا، اس کے (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس ذات کے اسکا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے حٰمٓ ان کی مدد نہ کی جائے حٰمٓ عسقٓ پراگندہ ہوں اللہ کے دشمن پہنچ گئی اللہ تعالیٰ کی دلیل، نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت سوا اللہ تعالیٰ کے پس تیرے لئے اللہ تعالیٰ بس ہے اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔

حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مکتوب اقدس گیا اپنے گھر اور سرہانے رکھا رات کا کچھ حصہ امن سے گذرا پھر وہی چیخنے والے نے کہا: اے ابودجانہ (رضی اللہ عنہ) تب میں نے جواب دیا کہ میں ان کلمات کو ہرگز نہ اٹھاؤں گا بجز حکم حضور ﷺ، اس کے بعد جیسے رات گذرتی گئی اس جن کی آہ زاری میں سنتا رہا حتی کہ فجر ہوئی اور میں نے اپنی نماز فجر ادا کی حضور رسول کریم ﷺ کے ساتھ اور میں نے جن سے گفتگو کا حال سنایا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: اے ابودجانہ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ قیامت تک یہ جن عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

(۳۴۵) حضرت ابوسَبرہ بن ابورُہم مہاجرؓ

آپ حضور رسول کریم افضل واکمل التحیاۃ والصلوٰۃ والتسلیم کے پھوپھیرے بھائی یعنی سیدہ برہ بنتِ عبدالمطلب کے فرزند تھے۔ آپ کے والد کا نام ابورُہم تھا۔

آپ سابق الاسلام ہیں۔ آپ نے ملکِ حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔ بدر، احد اور بعد کے تمام معرکوں میں آپ حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ کے ساتھ شرکت کا شرف بھی حاصل فرمایا آپ کا انتقال عہدِ خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

(۳۴۶) حضرت ابوسَلَمہ بن عبدالاسد مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی عبداللہ تھا۔ آپ صرف کنیت ابوسلمہ سے ہی مشہور تھے۔ آپ کے والد کا نام عبدالاسد تھا۔ اور آپ کی والدہ کا سیدہ برہ بنت عبدالمطلب۔ اس طرح آپ اوپر متصل مذکورہ ابوسبرہ رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی تھے۔ اور آنحضور ﷺ کے نہ صرف پھوپھیرے بھائی تھے بلکہ رضاعی بھائی بھی تھے۔ آپ بھی سابقین الاولین سے ہیں

آپ گیارہویں مسلمان ہونے والے تھے آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی اور بعد پھر مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے۔ حضور سید العالمین ﷺ کی ہجرت مدینہ منورہ کے بعد جب آپ مع اپنی بیوی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ننھے بچے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی ہجرت کے لئے نکلے تو ابو سلمہ کے خاندان والوں نے ان کے بچے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے چھین لیا کہ بچے کو جو ہمارے خاندان کی نسل ہے ہم لیجانے نہ دیں گے تم خود جہاں چاہو جاؤ۔ اسی طرح سیدہ ام سلمہ کے گھرانے والوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زبردستی روک لیا آپ یوں بیوی بچہ کی جدائی پر صبر فرماتے ہوئے راہِ الٰہی اور راہِ رسول اللہ ﷺ میں روانہ ہوگئے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزانہ اس مقام تک تشریف لیجاتی جہاں وہ شوہر سے جبراً جدا کر کے روک لی گئی تھیں۔ اور آہ زاری کرتی تھیں۔ آخر اس بی بی کی روزانہ آہ زاری نے ان کے اور ان کے بچہ کے دونوں خاندانوں کو مجبور کیا کہ ان کو روانگی کی اجازت دیں۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا ورمعرکہ احد میں بھی شریک رہ کر صفِ اول میں بڑی شجاعت سے لڑتے ہوئے کئی زخم چکھے آٹھ ماہ بعد یعنی جمادی الآخر ۳ ہجری میں ان زخموں کے اثر سے راہی جنت ہو کے حضور در یتیم نبی کریم ﷺ نے آپ کی زوجہ طاہرہ مطہرہ ام سلمہ بنت ابو امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ کی اولاد سلمہ وعمرو فرزندان اور زینب درہ دختران کی پرورش فرمائی۔

جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مسلمانوں میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہوگا۔ وہ مع اپنے گھر والوں کے حضور ﷺ کی جانب سے پہلے ہجرت کرنے والے تھے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک وقت اپنے شوہر (حضرت

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے باتیں کر رہی تھیں کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص موت کے بعد جنت میں جاتا ہے اور اس کی بیوہ، دوسرا نکاح نہ کرے اور وفات پائے اور جنت میں جائے تو دونوں کے اللہ تعالیٰ جنت میں ملاتا ہے۔

پس میں عہد کرتی ہوں کہ آپ کے بعد شادی نہیں کروں گی۔ اور آپ بھی میرے بعد شادی نہ کریں تو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ تم میری ایک بات نہ مانو گی۔ تو جوا . یا فرمایئے میں آپ کی بات ضرور مانوں گی تو حضرت ابوسلمہ نے فرمایا اگر مجھے پہلے موت آجائے تو تم ضرور نکاح کر لینا اور دعا مانگی۔

"یا اللہ میرے بعد تو اِم سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو مجھ سے اچھا شوہر بخش جو اس کو کبھی نہ ستائے اور کبھی رسوا نہ کرے۔"

بعد اس کے جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سیدہ ام سلمہ نے کہا مجھے کون شوہر ملے گا جو حضرت ابوسلمہ سے بہتر ہوگا بعد ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضور سید الکائنات ﷺ سے ہوئی۔

سیدہ ام المومنین علیہا السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مصیبت آئے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھے اور دعا مانگے یا اللہ تو مجھے اس مصیبت سے پناہ دے اور اس کے عوض تو مجھے بھلائی سے نواز۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مخبرِ صادق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

روزِ محشر اپنے دائیں ہاتھ میں اپنا اعمال نامہ لئے ہوئے سب سے پہلے پیش ہونے والے (حضرت) ابوسلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں گے اور اپنے بائیں ہاتھ میں اعمال لئے ہوئے سب سے پہلے پیش ہونے والا ان کا کافر بھائی اسود بن عبدالاسد ہوگا۔

(۳۴۷) حضرت ابو سَلِیط خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی اُسیرہ بتایا گیا ہے لیکن آپ کا نسب ذکر نہیں کیا گیا ہے آپ خزرجی قبیلہ بنی عدی سے تھے۔آپ نے نہ صرف معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی بلکہ بعد کے تمام معرکوں میں شریک ہو کر مزید شرف سے ممتاز ہوئے۔

(۳۴۸) حضرت ابو سنان مہاجرؓ

آپ کا اسم شریف وہب بن محصن ہے اور آپ اوپر فصل ع میں مذکورہ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی ہیں اور ان سے بیس سال عمر میں بڑے تھے معرکہ بدر میں آپ کی شمولیت باسعادت رہی ۵ ہجری کے بنی قریظ کے محاصرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

اور یہ بھی سب مؤرخوں نے لکھا ہے مقامِ حدیبیہ میں بیعت الرضوان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے آپ تھے۔ چونکہ بیعت رضوان ایک سال بعد یعنی ۶ ہجری کے آخر کا واقعہ ہے تو صحیحین کی حدیثوں میں بیعت رضوان میں سب سے اول بیعت کرنے والے جو بدری صحابی ابو سنان بن وہب بتائے گئے ہیں۔ یہ غالباً دوسرے ہیں۔

مؤلف ''اصابہ'' ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ حضرت ابو سنان وہب بن محصن (برادر حضرت عکاشہ) وحضرت ابو سنان بن وہب رضی اللہ عنہم دو ۲ جدا صحابی ہیں اور دونوں بدری اصحاب کرام سے ہیں۔

(۳۴۹) حضرت ابوشیخ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی اُبَیّ بن ثابت بھی لکھا گیا ہے اور بعض نے آپ کو بن ا ثابت بھی لکھا ہے۔ آپ مشہور شاعر رسالت مآب ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی یا بھتیجے تھے۔

آپ نے بدر واحد کی لڑائیوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ واقعہ بئیر معونہ میں ۴ ہجری میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۵۰) حضرت ابوصِرمہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم مبارک قیس تھا آپ نے صرف معرکہ بدر میں سعادت شمولیت حاصل فرمائی بلکہ مابعد کے تمام مشاہد میں ہم رکاب حضور رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ السلام ہوکر امتیازی شرف وسعادت حاصل فرمائی۔

(۳۵۱) حضرت ابوضیاح اوسی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی عمیر بن ثابت ہے مگر کنیت ہی سے مشہور تھے آپ نے بدر اُحد خندق کی لڑائیوں میں سعادتِ شرکت حاصل فرمائی بیعت رضوان مُں بھی آپ کو حاضری کا شرف ملا۔ ۷ ہجری میں خیبر کی لڑائی میں بھی تشریف فرما تھے۔ وہاں تلوار کی ضرب سے آپ کے سر کی کھوپڑی شق ہوکر آپ شہادت سے فائز ہوئے۔

اوپر مذکور ابوحبہ رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ مکرم ہیں۔

(۳۵۲) حضرت ابوطلحہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی زید ہے۔آپ جلیل المرتبہ صحابی گذرے ہیں۔آپ پکے نشانہ باز اور بڑے شکاری تھے مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس شب حضور سید الکونین ﷺ نے جو بارہ نقیب مقرر فرمائے ان میں آپ ایک ہیں۔آپ سیدہ امِ سلیم والدہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر تھے نہ صرف معرکہ بدر میں آپ نے شرکیت کی سعادت حاصل فرمائی بلکہ بعد کے تمام معرکوں میں ہم رکاب حضور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام ﷺ رہنے کا مزید شرف بھی حاصل فرمایا۔ جنگ احد میں جب دیکھا کہ دشمن حضور ﷺ پر تیر چلا رہے ہیں تو آنحضور ﷺ کی حفاظت کے لئے آپ کے سینہ کے سامنے پہنچ کر وہاں اپنے تیر دشمن کی طرف چلانے لگے اور دشمن کے تیروں سے اپنے سینہ کو ڈھال بنایا اور حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کا خون میرا خون ہے آپ کی جان میری جان ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگِ حنین کے وقت حضور سالار اعظم مجاہدین ﷺ نے اعلان فرمایا کہ جو کسی کافر کو قتل کرے اس کو مقتول کے تمام اسلحہ جات بخشے جائیں گے۔حضرت ابوطلحہ نے اس روز بیس کفار کو واصل جہنم کیا اور سب کے زرہ تلوار برچی نیزے تیر کمان وغیرہ انعام میں حاصل فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں جب حضور سید العالمین ﷺ نے سر منڈھوایا تو سیدھے جانب کے آدھے سر مبارک کے بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ جا کر ان مبارک بالوں کو تمام صحابہ کرام میں ایک ایک یا دو دو کر کے تقسیم کریں اور باقی آدھے سر کے مبارک بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہا کیلئے کو بخش دیئے۔

آپ کی وفات ۳۶ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی عمر شریف ستر سال تھی۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

(۳۵۳) حضرت ابوعقیل اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام جاہلیت میں عبدالعزیٰ تھا جب مشرف بہ اسلام ہوئے تو حضور سیدالانبیا صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی یوم الدین نے آپ کا اسم شریف عبدالرحمن عدوالاوثان رکھا۔ آپ اپنی کنیت ابوعقیل سے مشہور تھے۔ آپ بدر، اُحد اور مابعد کے جمیع معرکوں میں حضور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب شریک ہوتے رہے۔ ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۵۴) حضرت ابوقتادہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم شریف حارث بن ربعی ہے لیکن آپ کنیت سے مشہور تھے فارس رسول آپ کا خطاب تھا بعض مورخین نے آپ کو بدری اصحاب میں شمار کیا ہے ابن اسحٰق وابن عقبہ نے آپ کو اصحابِ بدر میں شامل نہیں کیا ہے۔ بعد معرکہ بدر بھی آپ تمام دوسرے معرکوں مین شریک ہوتے رہے۔

خود آپ کا بیان ہے کہ ربیع الاول ۶ ہجری میں غزوہ ذی قرد کے دن (جو ایک پانی کا مقام ہے مابین مدینہ منورہ وخیبر) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ مبارک مجھے پر پڑی تو شفقت سے دعا دی ''یااللہ اس کے چہرہ میں برکت عطا فرما اور نیز بالوں میں اور نیکی بخش اس کے چہرے میں'' تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ کے چہرہ انور میں بھی نیکی عطا ہو۔ بعد آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا ''کیا تم نے مسعدہ

(مسعدہ ڈاکوؤں کا سردار تھا جو مدینہ منورہ کے چراگاہ سے ایک صحابی کو جو اونٹوں کی حفاظت پر مامور تھے۔ قتل کر کے مسلمانوں کے اونٹ چرا کر لے گیا تھا اس کا پیچھا مقام ذی قرد تک خود حضور تاجدار کونین ﷺ نے مع ایک جماعت صحابہ کرام کیا۔ مسعدہ مقابلہ کیا اور مارا گیا اس کے ساتھ ڈاکو فرار ہو گئے۔ سب اونٹ مسلمانوں کو مل گئے) میں نے عرض کیا ''ہاں''

پھر آپ نے فرمایا'' تمہارے چہرے پر یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا'' یہ ایک تیر کا نشان ہے جو مجھے لگا'' آپ نے فرمایا'' قریب آؤ'' میں قریب ہوا تو حضور انور اقدس ﷺ نے اپنا لعابِ اطہر و معطر اس پر لگایا اس کے بعد مجھے کوئی مار کا نشان اور کوئی چوٹ نہ رہی۔

شعبان ۸ ہجری میں حضور سید العالمین ﷺ نے پندرہ مجاہدین کا ایک سریہ ملکِ نجد میں آپ کی سرداری میں روانہ فرمایا تھا کہ بنو غطفان کے ارادوں کی خبر پائیں کہ اس قبیلہ نے اس سے قبل چند بار مسلمانوں پر حملہ کیا ہوا تھا۔

مطابق ایک قول کے ۴۰ ہجری میں بمقام کوفہ آپ کا انتقال ہوا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مطابق دوسرے قول کے آپ کا انتقال ۴۵ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

(۳۵۵) حضرت ابوقیس خزرجی انصاریؓ

فصل راءِ مہملہ وہائے ہوز میں ذکر کئے گئے ہوئے برادران حضرت رافع وہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ آپ نے حسب قول ہشام ابن کلبی وابن سید الناس معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی لیکن حسب قول ابن اسحٰق ان چار برادروں میں حضرت رافع شریک معرکہ بدر تھے جہاں ان کو شہادت نصیب ہوئی۔

(۳۵۶) حضرت ابو کبشہ مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی سلیم تھا صرف کنیت سے آپ مشہور تھے۔ آپ نبی کریم ﷺ کے آزاد کئے ہوئے غلام تھے نہ صرف معرکہ بدر میں بلکہ بعد کے ہر ایک معرکہ میں نبی کریم ﷺ کے ہم رکاب رہنے کا اعزازی شرف حاصل فرمایا۔ جمادی الثانی ۱۳ ہجری میں جس دن سیدنا عمر فاروق ؓ نے خلیفۃ المسلمین کا حلف اٹھایا آپکا انتقال مدینہ میں ہوا۔

(۳۵۷) حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر راوسی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی اکثر نے رفاعہ بن عبدالمنذر رلکھا ہے۔ اور بعض نے بشیر بن عبدالمنذر رلیکن آپ کنیت ابولُبابہ سے مشہور ہیں۔ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ معرکہ بدر کیلئے لشکر اسلام کے ساتھ روانہ ہوئے لیکن راستہ میں مقامِ روحا سے حضور سالارِ اعظم مجاہدین تاجدار مدینہ ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ واپس روانہ فرمایا اور وہاں اپنی غیر حاضری میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔

بعد جنگِ بدر آپ کو شاملین جنگ میں شمار فرما کر مالِ غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔

اسی طرح ذوالحجہ ۲ ہجری میں غزوہ سویق کے وقت بھی حضور انور اقدس ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا معرکہ بدر کے بعد بجز غزوہ سویق کے احد اور تمام دوسرے معرکوں میں ہم رکاب حضور رسالت مآب ﷺ رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔

فتح مکہ مکرمہ کے دن آپ قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے علمبردار تھے اوپر فصل میم میں ذکر فرمائے گئے ہوئے حضرت مبشر شہید معرکۂ بدر کے برادرِ مکرم تھے۔

بنو قریظہ کے یہودیوں کی مسلمانوں سے متواتر عہد شکنی کے باعث غزوہ خندق

کے فوراً بعد ارشاد وحی سے حضور تاجدار کونین ﷺ نے ذی قعدہ ۵ ہجری میں بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تو عاجز ہو کر یہودیوں نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو جو بنو قریظہ کے حلیفوں سے تھے بلوایا کہ ان کی وساطت سے صلح کی کوشش کریں۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا کہ تمہیں اب صلح نہیں حاصل ہوگی۔ حضور رسول کریم ﷺ نے اپنی گردن پر انگلی پھیر کر بتایا) تمہارے لئے یہ سزا یعنی قتل کی سزا ٹھان لی ہے بعد گھر واپس ہوتے ہوئے دل میں سخت پشیمان ہوئے کہ یہ میں نے کیا کیا۔ حضور رسول اللہ ﷺ کا ارادہ ظاہر کرنا یہ تو میں نے خیانت کی ہے اللہ تعالیٰ سے بھی اور آنحضور ﷺ سے بھی پس توبہ کی اور مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر مابین مصلیٰ حضور نبی کریم ﷺ ومکان سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا اور اعلان کیا کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہو اور قبولیت کی وحی نہ آئے میں ستون سے اسی حالت میں بندھا رہوں گا اور کھانا پانی سب ترک کر دیا۔ قضائے حاجت کے لئے اور نمازوں کے اوقات میں آپ کی بیٹی آپ کو کھول دیتی تھی۔ سات دن بہ حالتِ فاقہ اس طرح بندھے رہے حتیٰ کہ غشی طاری ہو جاتی تھی۔ حضور حبیب رب العالمین ﷺ نے فرمایا کہ ابولبابہ نے اپنا معاملہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے اس لئے اس میں میرا دخل نہیں ہوسکتا۔ وہ اگر مجھے کہتے تو میں ان کی توبہ کی قبولیت کے لئے دعا کرتا۔ سات دن کے بعد آپ کی توبہ قبول ہونے کی وحی نازل ہوئی۔

یہ خبر جن اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور ﷺ سے سنی وہ دوڑ کر حضرت لبابہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور مبارکبادیاں پیش کیں آپ نے شکر الٰہی بجالاتے ہوئے کہا کہ میں اس ستون سے نہیں نکلوں گا تاوقتیکہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لاکر مجھے اپنی زبان درفشان سے وہ وحی نہ سنائیں اور اپنے دستِ اقدس سے مجھے نہ کھولیں چنانچہ آنحضور ﷺ نے خود وحی سنا کر ستون سے کھولا۔

جس ستون سے آپ نے خود کو باندھ لیا تھا وہ اسطوانۂ ابولبابہ (یعنی ستون حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام سے آج تک مشہور ہے۔ مسجد اقدس کی ہر تازہ تعمیر کے وقت معماروں نے منبر و مصلی نبی ﷺ وحدود روضۃ الجنۃ و جمیع ستون اس مقام پر قائم کیے ہیں۔

جہاں عمارت نبوی ﷺ میں وہ پہلے تھے ترکی سلطان عبدالمجید خاں کی بنائی ہوئی موجودہ عمارت مسجد اقدس کے حصہ میں تاحال اس ستون کا نشان باقی ہے اور اس ستون مصلی کی جگہ جو ستون سنگ سرخ اب موجود ہے اس پر اسطوانہ لبابہ کے حروف کندہ ہیں۔ اسی ستون مقامِ قبولیت توبہ عاصیاں مانا گیا ہے۔

حضرت لبابہ رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کو یہ شرف حاصل ہے کہ جمیع صحابہ کرام میں ان کا اکیلا نام ہے جو مسجد اقدس کے روضۃ الجنۃ میں اس طرح چودہ صدیوں سے روشن ہے۔

(نوٹ: یہاں بھی وہی سوال پیدا ہوتا ہے جو اوپر فصل میم میں حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ہم نے بیان کیا ہے۔ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کا جرم شعبان ۵ ہجری میں تھا اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا جرم ماہ ذی قعدہ یا ماہ ذوالحجہ ۵ ہجری میں تھا۔ اور معرکہ بدران واقعات سے تین سال قبل رمضان ۲ ہجری میں تھا۔

متعلق اصحابِ بدر ارشادِ الٰہی کی وحی کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے تمہارے لئے میں نے جنت واجب کردی ہے کب نازل ہوئی تحقیق نہیں اگر واقعہ بنوقریظہ کے قبل ہی یہ وحی نازل ہوئی تھی تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا باوجود ایسی مبارک بشارت الٰہی کے اپنا توبہ پیش کرنا اور اس کی قبولیت تک سخت نفس کشی کرنا ان کی فضیلت اور عبودت پر دلالت ہے۔

اغلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسطح اور حضرت ابولبابہ جیسے اصحاب سے متذکرہ لغزش صادر ہونے کے بعد ہی ارشادِ الٰہی متعلق اصحاب بدر نازل ہوا ہوگا۔

(۳۵۸) حضرت ابو مخشی مہاجرؓ

آپ کا اسم شریف سوید بن مخشی ہے۔ آپ صرف کنیت سے مشہور تھے۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۳۵۹) حضرت ابو مرثد مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی کنانہ بن حصین یا حصین بن کنانہ تھا لیکن آپ صرف کنیت سے مشہور تھے۔ آپ نے مع اپنے فرزند دلبند حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ دنیوی عہدِ حضور نبی کریم ﷺ میں ماہ صفر ۴ ہجری میں یوم رجیع شہادت سے فائز ہوئے۔ آٹھ سال بعد ۱۲ ہجری میں عہدِ خلافت صدیقی جنگ یمامہ میں حضرت مرثد رضی اللہ عنہ مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے تھے۔

(۳۶۰) حضرت ابو مسعود البدری خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی عقبہ بن عمرو ہے۔ لیکن آپ فقط کنیت سے مشہور تھے چونکہ کنیت کے ساتھ البدری لگا ہوا ہے۔۔ اس لئے بعض مؤرخین نے آپ کو اصحاب غزوہ بدر میں شمار کیا ہے۔

اکثر مؤرخین نے آپ کو معرکہ بدر میں شرکت کا ذکر نہیں کیا ہے۔ سب متفق ہیں کہ آپ نے عقبہ سوم میں بیعت رسول کریم ﷺ کا شرف حاصل فرمایا۔ اور اُحد اور

مابعد کے تمام معرکوں میں آپ کی شرکت باسعادت رہی آپ کے انتقال کی تاریخ ومقام میں بھی مؤرخین میں اختلاف ہے۔

بعض نے آپ کا انتقال ایامِ خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ بتایا ہے اور بعض نے بمقام کوفہ ۴۰ ہجری میں ایام امارت مغیرہ میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۳۶۱) حضرت ابوملیل بن الازعر اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے بدر واحد کے معرکوں میں شرف وسعادتِ شمولیت حاصل فرمائی

(۳۶۲) حضرت ابوہیثم اوسی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی مالک بن تیہان ہے آپ عقبہ دوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے عقبہ سوم میں مکرر حاضر خدمت انور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور جو بارہ نقیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت مقرر فرمائے ان میں آپ بھی ایک ہیں معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

بقول بعض آپ کا انتقال حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیوی حیات کے ایام میں ہوا۔ اور بقول بعض آپ کا انتقال ۲۰ ہجری میں ہوا اور بقول اکثر آپ جنگ صفین میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ رہے اور شہادت نصیب ہوئی۔

(۳۶۳) حضرت ابوالیسر خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی کعب بن عمرو ہے آپ صرف کنیت سے مشہور تھے آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا کفار

قریش کا علم جو عزیر بن عمیر نے سنبھالا تھا آپ نے چھین لیا آپ پست قد تھے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضور ﷺ کے چچا) موٹے اونچے اور بھاری جوان تھے۔ آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بحالتِ قیدہ حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ کے پیش کیا اور عرض کیا میں نے ان کو قید کیا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہیں ایک گھوڑے پر سوار سفید پوش جوان نے قید کیا تو حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! میں نے ہی ان کو قید کیا ہے" تو آنحضور ﷺ نے فرمایا چپ رہو وہ ایک معزز فرشتہ تھا جس نے ان کو قید کیا"

آپ ایک دوسرے صحابی کے قرضدار تھے۔ جب قرض خواہ تقاضہ کے لئے آپ کے دروازہ پر آیا اور آواز دی تو آپ نے لونڈی سے کہا کہ وہ کہے کہ صاحب خانہ اس وقت نہیں ہیں۔ قرض خواہ نے آپ کی آواز پہچان لی اور یہ کہہ کر میں نے آپ کی آواز پہچان لی ہے باہر تشریف لایئے۔ آپ کو باہر طلب کیا جب آپ باہر آئے اس نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا کہ ایسی بات بنائی؟

آپ نے فرمایا کہ تنگی ہے تو قرض خواہ نے کہا" تشریف لے جایئے آپ پر میرا کوئی قرض نہیں ہے کیونکہ میں نے حضور مخبرِ صادق رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو اپنے قرضدار کو تنگ حالت میں پائے اور وہ قرض معاف کردے تو یوم محشر وہ اللہ تعالیٰ کے سایہ میں رہے گا۔ یا اس کو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ عطا فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ آدِمْ دِیَمَ الرِّضْوَانِ عَلَیْھِمْ وَاَمِدَّنَا
بِالْاَسْرَارَ الَّتِیْ اَوْدَعْتَھَالَدَیْھِمْ (اٰمِین)

سخت دشمن پر فتح پانے کا نسخہ

ایک طبق میں بانوے ۹۲ کھجوریا چھوہارے اور دوسرے طبق میں تین سو تیرہ کھجوریا چھوہارے صحیح حساب سے رکھ کر صفحہ میں بتلائے گئے ہوئے طریقہ کے مطابق کھلے جنگل یا میدان یا خشک کھیت میں ختم شریف اصحاب بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین پڑھیں۔ اختتام ختم پر کھڑے ہوکر تین بار دشمن کا تصور کرتے ہوئے دشمن کی طرف ایک ایک مٹھی ریت یا خاک جو اس زمین پر ہو:

بفضل رسول اللہ ﷺ وبفضل والَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْبَدْرِ شَاهَتِ الْوُجُوهُ

کہتے ہوئے زور سے پھینکیں انشاء اللہ تعالیٰ دشمن ذلیل ورسوا ہوگا۔ اگر دشمن پر فتح چاہنے والا خود ختم شریف نہیں پڑھتا مگر دوسرے سے پڑھوایا ہو تو اختتام ختم شریف پر تین بار ریت یا خاک دشمن کا تصور کرتے ہوئے:

بفضل رسول اللہ ﷺ وبفضل والَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْبَدْرِ شَاهَتِ الْوُجُوه

ہر دفعہ کہتے ہوئے خود پھینکے نہ کہ ختم شریف پڑھنے والا کھجوریا چھوہارے اپنے سچے دوستوں مین ومعصوم بچوں میں تقسیم کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

نسخہ توسّل اصحاب بدر

رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالیٰ عَلَیہِم اَجْمَعِینَ وَنَفَعَنَا بِحُبِّہِمْ فِی الدَّارَیْنِ ط

ایک طبق کھجور یا چھواروں کا پیش رکھ کر فاتحہ بروح اقدس واطہر وانور وسید العٰلمین سلطان المجاہدین قاتل المشرکین مبید الکافرین خاتم النبیین شفیع المذنبین المومنین سیدنا ومولٰنا محمد رسول اللہ ﷺ پیش کریں بعد اس کتاب میں غزوہ بدر کا بیان پڑھیں بعد اعوذ وبسم اللہ پڑھ کر سب حاضرین مجلس اَستَغْفِرُاللّٰہَ الْعَظِیْم تین بار۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل تین بار پڑھیں بعد میر مجلس یا کوئی حافظ قرآن سورۃ انفال کی تلاوت کرے بعد سورۃ کافرون ایک بار سورۃ اخلاص تین بار سورۃ فلق ایک بار سورۃ والناس ایک بار سورۃ فاتحہ ایک بار سورۃ بقری کی پہلی پانچ آیاتِ شریفہ (آلٓمّٓ سے اُلٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْن تک) ایۃ الکرسی اور سورہ بقرہ کا آخری رکوع (لِلّٰہِ مافی السّمٰواتِ آخر سورۃ تک) ایک ایک بار پڑھیں بعد سورۃ احزاب کی آیۃ مبارکہ "مَاکَانَ مُحَمَّد اَبَا اَحَدٍمِنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا" بعد تمام حاضرین تین یا پانچ یا سات یا گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ بعد اس ختم شریف کا ثواب بحضور معدنِ نور شافع یوم النشور صاحب الجود والکرم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالام سالار اعظم مجاہدین مبید الکافرین قاتل المشرکین خاتم النبیین شفیع المذنبین المومنین رحمۃ للعالمین بالمومنین رؤف الرحیم سیدنا ومولٰنا محمدؐ رسول اللہ ﷺ پہنچکر بعد انبیاء ومرسلین میں آپ کے جمیع آباء واخوان صلوۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پہنچ کرآپ کی جمیع آل واہل بیت وعتر وعشیرت وازواج طاہرات ومطہرات امہات المومنین وجمیع اصحاب کرام نجوم اسلام وجمیع تابعین مصابیح ظلام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کو پہنچ کر جمیع مومنین ومومنات و مسلمین ومسلمات کو بھی پہنچے اور بالخصوص اصحاب غزوۂ بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ارواح اقدس کو پہنچے یعنی بہ ارواح اقدس سیدنا ابا بکرن الصدیق مہاجر ابن مہاجر ابن سیدنا ابا قحافہ رضی اللہ عنہما سیدنا ابا حفص عمر ابن الخطاب مہاجر رضی اللہ عنہ وغیرہ تا سیدنا ابولیست خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ۔

بعد سورۃ فاتحہ پڑھ کر باادب وخضوع وخشوع اپنی حاجات تمناؤں کے لئے یوں دعا کریں یاالہ العالمین یاذولاجلال والاکرام یاارحم الرحمین میں تیری بارگاہ میں تیرے حبیب مکرم سالار اعظم مجاہدین بدر ﷺ اور جمیع اصحاب غزوۂ بدر رضیت عنہم دعا پیش کرتا ہوں قبول فرمایں یا حضرات اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سب کے وسیلہ سے بارگاہ الٰہی میں دعا پیش کر رہا ہوں رحم وکرم فرما کر اس دعا کی منظوری کرادیں اور میرے اور حاضرین کے سب گناہوں کو بخش دیں۔

بعد ازاں جو دعا ہو عرض کرے۔

دعا عَرَبِیٌ

یہ عربی دعا بھی پڑھ سکتے ہیں

اَلحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ قَاتِلِ الْمُشْرِكِيْنَ مُبِيْدِ الْكَافِرِيْنَ بَالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِاءَةُ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ° اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ° اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ° يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ سَادَاتِنَا غَزْوَاتِ بَدْرٍ وَخُلَفَاءِ رَاشِدِيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يعنى وبِحَقِّ سَادَاتِنَا اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَبْنُ

الْخطَّاب وَعُثْمَانَ ابْنِ عَفَّان وَعَلِى اِبْنِ اَبِىْ طَالِبِ حَبِّبْ اِلَيْنَا اِيْمَانًا وَزَيِّنهُ فِىْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّه اِلَيْنا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ. رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِوَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارْ. اَللّٰهُمَّ صَلِّى عَلٰى سَيِدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةٍ تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جمِيْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَرَفَعنا بِهَاعِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وبَعْدَ المَمَاتِ. يَامَالِكُ يَامَالِكُ يَامَالِكُ يَا قُدُوْسُ يَا سَلَامُ يَامُؤْمِنُ يَا مُهَيمِنُ يَاعَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَابَارِئُ يَا مُصَوِّرُ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ كُرَتِ بَدْرٍ سِتَّةٍ مِنْ عَشرَةِ الْمُبَشِرِيْنَ بِالْجَنَّةِ يعنى بِحَقِّ سَادَاتِنَا طَلْحَةِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَزُبَيْرِ ابْنِ الْعَوَامْ وعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وسَعْدِابْنِ اَبِى وَقَّاصْ وَسَعِيْدِابْنِ زَيْدِ وَاَبِىْ عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ اِيْمَانًا كَامِلًا قَلْبًا خَاشِعًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَاَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّاتٍ وَاَسْئَلُكَ مَمَا الْعَافِيَةِ وَاسْئلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاسْئَلُكَ الْغِنَا عَنِ النَاسِ يا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ. اَللّٰهُم صَلِّى عَلٰى سَيِدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِىِّ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مَلٰئِكَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَااَرْحَمَ الْرحِمِيْنَ. يَاغَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَاغَفَّارُ يَاقَهَارُ يَاوَهَّابُ يَارَزَّاقُ يَافَتَّاحُ يَاعَلِيْمُ يَاقَابِضُ يَاباسِطُ يَاخَافِضُ يَارَافِعُ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ شُهَدَاءِ بَدْرٍ وَسَادَاتِنَا عُبَيْدةِ ابْنِ حَارِث وَسَيِّدِ اشُهَدَآءِ مِهْجَعِ ابْنِ صَالِحْ وَعُمَيْرابْنِ اَبِىْ وَقَاصْ وَعَاقِلِ ابْنِ بُكَيْرِابْنِ عَبْدِيَالَيْلَ وَذُوْشِمَالَيْن عُمَيْرِابْنِ عَبْدِ عَمْروابْنِ فَضْلَهُ وَصَفْوَانِ ابْنِ وَهْبٍ وَعَوْفِ ابْنِ عَفْرآءَ وَمُعَوِّذِابْنِ عَفْرَاءَ وَحَارِثَةِ ابْنِ سُرَاقَه وَيَزِيْدِ ابْنِ حَارِث وَرَافِعِ ابْنِ مُعَلّٰے وَعُمَيْرِ ابْنِ الْحَمَامْ وَسَعْدِابْنِ خَثِيْمَةَ وَمُبَشِّرِ ابْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ. اَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَلِوٰلِدَيْنَا وَالْاُسْتَاذِ يْنَا وَالْمُشَائِخِنَا وَالْجَمِيْع

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ صَلِّي عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةَ اتِّصَالِ وَالتَّوَا لِي مُتَعَاقِبَةً بِتَعَاقُبِ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِيْ يَا مُعِزُّ يَا مُعِزُّ يَا مُعِزُّ يَا مُذِلُّ يَاسَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا حَكَمُ يَاعَدَلُ يَالَطِيْفُ يَاخَبِيْرُ يَا حَلِيْمُ يَاعَظِيْمُ يَا غَفُوْرُ يَا شَكُوْرُ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ سَادَاتِنَا غَزَوَاتِ بَدْرٍ وَّ اُبَ ابْنِ كَعْبٍ وَاُخْنَسِ ابْنِ خُبَيْبٍ سُلِيْمٍ وَاَرْقَمِ ابْنِ اَبِى الْاَرْقَمِ عَبْدِمَنَاف وَاَسْعَدِابْنِ يَزِيْد وَاَنَسِ ابْنِ مُعَاذٍ وَاَنَسَه مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ وَاُنَيْسِ ابْنِ قَتَادَةَ وَاَوْسِ ابَنِ ثَابَتٍ وَاَوْسِ ابْنِ خَوْلِيٍّ وَاِيَاسِ ابْنِ اَوْس وَّاِيَاسِ ابْنِ بُكَيْر وَ بَجِيْرِ ابْنِ اَبِى جُجِيْر وَبَحَّاثِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ وَبَرَاءَ ابْنِ الْمَعْرُوْر وَبَسْبَسَةِ ابْنِ عَمْرو وَبِشْرِابْنِ الْبَرَاءَ ابْنِ الْمَعْرُوْر وَ بَشِيْرِ ابْنِ سَعْد وَبِلَالِ ابْنِ اَبِى رَبَاحٍ وَتَمِيْمِ مَوْلٰى خِرَاشٍ وَتَمِيْمِ مَولٰى بَنِيْ غَنَمِ ابْنِ السِلْمُ وَتَمِيْمِ ابْنِ يُعَادُ وَ ثَابِتِ ابْنِ اَقْرَمُ وَثَابِتِ ابْنِ ثَعْلَبَ الْجَذَعُ وَثَابِتِ ابْنِ خَالِدْ وَثَابِتِ ابْنِ عَمَرو ابْنِ زَيْد وَثَابِتِ ابْنِ حَزَّالٌ وَثَعْلَبَةِ ابْنِ عَمَرو وَثَعْلَبَةِ ابْنِ عَنمَةَ وَثَقْفَا بْنِ عَمَرِو وَجَابِرِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رِبَابٌ وَجَابِرِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو وَجَبَّارِابْنِ صَخرٌ وَجَبَرِابْنِ عَتِيْكٍ وَجُبَيْرِابْنِ اِيَاسٍ رَبَّنَا احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَآءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَابِالصَّالِحِيْنَ يَااَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَعَدَدَ مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ يَا كَبِيْرُ يَا حَفِيْظُ يَا مُقِيْتُ يَاحَسِيْبُ يَارَقِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا وَاسِعُ يَا جَلِيْلُ يَا كَرِيْمُ يَاحَكِيْمُ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ غَزَوَاتِ بَدْرٍوَّسَادَاتِنَا حَارِثِ ابْنِ اَنَسِ ابْنِ رَافِعٍ وَحَارِثِ ابْنِ اَوْسِ ابْنِ رَافِعٍ وَحَارِثِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ، وَحَارِثِ ابْنِ حَاطِبٍ وَحَارِثِ ابْنِ خَزْمَةُ اَوْسِيُ وَحَارِثِ ابْنِ خَزْمَةُ خَزْرُجِيُ وَحَارِثِ ابْنِ اَبِيُ خَزْمَةِ ابْنِ اُمَيَّهُ وَحَارِثِ ابْنِ صِمَّةُ وَحَارِثِ ابْنِ عَرْفَجَةَ وَحَارِثِ ابْنِ قَيْسٍ اَوْسِيُ

وَاَبِیْ خَالِدْ حارث ابن قیس خَزرَجِیْ وَحَارِثِ ابْنِ نُعْمَانُ اَوْسِیْ وَحَارِثَۃابْنِ
نُعْمَانُ خَزرَجِیْ وَحَاطِبِ ابْنِ اَبِیْ بَلْتَعَہ وَحَاطِبِ ابْنِ عَمرو. وَ حُبَابِ ابْنِ مُنْذِرْ
وَحَبِیْبِ ابْنِ الْاَسْوَدْ وَحَرَامِ ابنِ مِلْحَانْ وَحُرِجِ ابْنِ زَیْد وَحُصَیْنِ ابْنِ حَارِثِ
ابْنِ عَبْد الْمُطَّلِبْ وَحَمزَۃِ ابْنِ حُمَیِّرْ وَسَیِّدِ الشُّھَدَآءِ اَسَد اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ حَمْزَۃِ
ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ وَخَارِجَۃِ ابْنِ زَیْد وَخَالِدِابْنِ بُکَیرْ وخَالِدِابْنِ قَیس وَخَبَّابِ
ابْنِ اَرَتِ ابْنِ تَمِیْم وَخَبَابْ (مَوْلٰی عُتْبَۃِ ابْنِ غَزْوَانْ) وَخُبَیْبِ ابْنِ اِسَافْ
وَخِدَاشِ ابْنِ قَتَادہْ وَخِرَاشِ ابْنِ صِمَّۃْ وَخُرَیْمِ ابْنِ فَاتِکْ وَخَلَّادِ ابْنِ رَافِعْ
وَخَلَّادِابْنِ سُوَیْد وَخَلَّادِابْنِ عُمَر وابْنِ الج.مُوْع وَخَلَّاد ابْنِ قَیس وَخُلَیْدِابْنِ
قَیس وَخُلِیْفَۃِ ابْنِ عَدِی وَخُنَیْسِ ابْنِ حُذَافَۃْ وَخَوَّاتِ ابْنِ جُبَیْر وَخَوْلِی ابْنِ
اَبِیْ خَوْلِیْ عَمرو اَسْئَلُکَ اسْتُرْنَا بِسَتْرِکَ الْجَمِیْلِ وَالْعَفْواوَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ
وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِ الزَّاھِدِ رَسُوْلِ الْمَلِکِ
الصَّمَدِ الْوَاحِدِصَلٰوۃً دَائِمَۃً دَائِمِ مُنْتَھَی الْاَبَدِیْ بِلَاانْقِطَاعٍ وَلَا نَفَادِ صَلٰوۃً
تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ حَرِّ جَھَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِھَادُیَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُوْ یَاوَدُوْدُ یَاکَرِیْمُ
یَابَاعِثُ یَا شَھِیْدُ یَاحَقُّ یَاوَکِیْلُ یَا قَوِیُّ یَامَتِیْنُ یَاوَلِیُّ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ غَزَاتِ بَدْرِ
وَّسَادَاتِنَا ذَکْوَانِ ابْنِ عُبَیْد وَرَاشِدِ ابْنِ مُعَلّٰے وَرَافِعِ ابْنِ حَارِثْ وَرَافِعِ ابْنِ
عُنْجُدَہْ وَرَافِعِ ابْنِ مَالِکْ وَرَافِعِ ابْنِ یَزِیْد وَرَبِیْعِ ابْنِ رَافِعْ وَرَبِیْعِ ابْنِ اِیَاسْ
وَرَبِیْعَۃِ ابْنِ اَکْثَمْ وَرُحَیْلَۃِ ابْنِ ثَعْلَبَہ وَرِفَاعَۃِ ابْنِ حَارِثْ وَرِفَاعَۃِابْنِ رَافِعِ ابْنِ
مَالِکْ وَرِفَاعَۃِ ابْنِ عَمرِوابْنِ زَیْد وَزِیَادِ ابْنِ سَکَنْ وَزِیَادِابْنِ عَمرِوزِیَادِابْنِ
لَبِیْد وَزَیْدِابْنِ اَسْلَمِ ابْنِ ثَعْلَبَۃْ وَزَیْدِ ابْنِ حَارِثَۃْ وَزَیْدِابْنِ الْخَطَّابْ وَزَیْدِابْنِ دَثْنَۃْ
وَزَیْدِابْنِ مُزَیِّنْ وَزَیْدِابْنِ مُعَلّٰے وَزَیْدِابْنِ وَدِیْعَۃْ وَسَالِم اِبْنِ عُمَیْروَسَالِمِ ابْنِ
مَعْقِلْ (مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃ) وَسَائِبِ ابْنِ عُثْمَانِ ابْنِ مَظْعُوْن وَسَبْرَۃِ ابْنِ ذَاتِکْ
وَسُرَاقَۃِ ابْنِ کَعْب وَسُرَاقَۃِ ابْنِ عَمرو وَسَعْدِابْنِ سَھْل وَسَعْدِ ابْنِ عُبَادَۃْ

وَسَعْدِابْنِ عُبَيْدَة وَسَعْدِابْنِ عُثْمَانَ وَسَعْدِابْنِ مُعَاذ وَسُفْيَان ابْنِ نَسروَسَلَمَةِابْنِ اَسْلَمْ وَسَلَمَةِ ابْنِ ثَابِتِ وَسَلَمَةِابْنِ ثَابت وَسِلْمَةِابْنِ سَلامَه وَسَلِيْطِ ابْنِ قَيْس وَسُلَيْمِ ابْنِ حَارِث وَسُلِيْم ابْنِ عَمروووَسُلَيْمان ابْنِ قَيْسِ وَسُلَيْم ابْنِ مِلْحَانْ وَسِمَاكِ ابْنِ سَوعْد وَسِنَانِ ابْنِ صَيْفِىْ وَسِنَانِ ابْنِ اَبِىْ سِنَانْ وَسَوَدِابْنِ رَزِيْن وَسَوَادِابْنِ غَزِيَهْ وَسُوَيْبِطِ ابْنِ سَعْدِابْنِ حَرْمَلَةْ وَسَهْلِ ابْنِ حُنَيْف وَسَهْلِ ابْنِ رَافِعْ وَسَهْلِ ابْنِ عَتِيكْ وَسَهْلِ ابْنِ قَيْس وَسُهَيْلِ ابْنِ رَافِعْ وَسُهَيْلِ ابْنِ وَهْب اَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ الْكَامِلَةَ وَالْمَغْفِرَةَ الشَّامِلَةَ وَالْمَحَبَّةَ الْجَامِعَةَ وَالْخُلَّةَ الصَّافِيَةَ وَالْمَعْرِفَةَ الْوَاسِعَةَ وَالْاَنْوَارِ السَّاطِعَةِ وَالشَّفَاعَةَ الْقَائِمَةَ وَالْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ وَفُكَّادِئَاقَنَا مِنَ الْمَعْصِيَةِ وَرِهَا نَنَا مِنَ النِّقْمَةِ بِمَوَاهِبِ الْمِنَّةِ بِفَضْلِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ° اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصحٰبِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهٖ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ° يَاحَمِيْدُ يَاحَمِيْدُ يَاحَمِيْدُ يَامُحْصِىْ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَامُحْيِي يَا مُمِيْتُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوم يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ يَاوَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ غَزَوَاتِ بَدْرٍ وَّسَادَاتِنَا شُجَاع ابْنِ وَهْب وَشَرِيْكِ ابْنِ اَنَسْ وَشَمَّاسِ ابْنِ عُثْمَانْ وَصَبِيْحِ ابْنِ حَارِث وَطُفَيْلِ ابْنِ مَالِكِ ابْنِ عَبْدِالْبَرّ وَطُفَيْلِ ابْنِ نُعْمَانِ ابْنِ عَبْدِالْبَرّ وَ طُلَيْبِ ابْنِ عُمَيْر وَعَاصِم ابْنِ ثَابِتِ وَعَاصِ ابْنِ عَدِىْ وَعَاصِمِ ابْنِ عُكَيْروَعَاصِمِ ابْنِ قَيْس وَعَامِرِ ابْنِ اُمَيَّه وَعَامِرِابْنِ بُكَيْر وَعَامِرِابْنِ رَبِيْعَهْ وَعَامِرِ ابْنِ سَعْد وَعَامِرِ ابْنِ سَكَنْ وَعَامِرِابْنِ سَلَمَةُ وَعَامِرِابْنِ سَلَمَةْ وَعَامِرِابْنِ فُهَيْرَه وَعَامِرِابْنِ مُخَلَّدْ وَعَبَّادِ ابْنِ بِشَرْ وَعَبَادِابْنِ قَيْس وَعُبَادِهِ ابْنِ صَامِتْ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَنِيْس وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنِ ثَعْلَبَة وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جُبَيْر وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جَحَش وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جَحَش وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جَدّوَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُمَيّرْ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَبِيع وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَوَاحَهْ وَعَبْدِاللّٰهِ

ابْنِ زَيْد وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سُرَاقَهْ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَلِمَهْ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَهْل وَعَبْدِاللّٰهِ
ابْنِ شَرِيْک وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ طَارِقِ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَامِرًا وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ مَنَاف
وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُرْفَطَه ُ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرُوو عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَيْر وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ
قَيْس اِ بْنِ صَخَرمِنْ بَنِیْ رَبِيْعَهْ وَعَبْدِاللّٰهِ قَيْسِ ابْنِ خَلْدَهْ مِنْ بَنِیْ سَوَاد
وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ كَعْب وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَخرَمَ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُود وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ
مُظْعُوْن وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ نُعْمَانْ وَعَبْدِالرَّحمٰنِ ابْنِ جَبْر وَعَبْدِرَبِّهٖ ابْنِ حَقِّ وَعَدُوَّ
ابْنِ حَسْحَاسِ وَعَايِذِ ابْنِ مَاعِصر وَعَبَسِ ابْنِ عَامِرُ وَعُبَيْدِ ابْنِ اَوْس وَعُبَيْدِابْنِ
تَيِّهَانَ وَعُبَيْدِابْنِ اَبِیْ عُبَيْد وَعِتبَا نِ ابْنِ مَالِکْ وَعُتبَةِ ابْنِ رَبِيْعَه وَعُتبَةِ ابْنِ
عَبْدِاللّٰهِ وَعُتبَةِابْنِ غَزْوَانْ وَعُثْمَانِ ابْنِ مَظْعُوْن وَعَجْلَانِ ابْنِ نُعْمَانْ وَعَدِیْ ابْنِ
اَبِیْ زَغْبَار وَعِصْمَةِابْنِ محصَيْن وَعُصَيْمةِ الْاَشْجَعِیْ وَعَطِيَّةِابْنِ نُوَيْرَهْ وَعُقْبَةِ
ابْنِ عَامِرْ وَعُقْبَةِابْنِ عُثْمَانْ وَعُقْبَةِابْنِ وَهْب خَزرَجِیْ وَعُقْبَةِابْنِ وَهْب مَهَاجِرْ
وَعُكَّاشَةَابْنِ مِحْصَنْ وَعَمَّارِابْنِ يَاسِرْ وَعُمَارَةِ ابْنِ حَزم. وَعُمَارَةِابْنِ زِيَاذْ
وُعَمْرِوابْنِ اِيَاسْ وَعَمْرِووَثَعْلَبَهْ وَعَمْرِوابْنِ الْجَمُوْع وَعَمْروابْنِ حَارِث
مُهَاجِرْ عَمْرِوابْنِ حَارِث خَزرَجِیْ اَنْصَارِیْ. عَمْروابْنِ سُرَاقَهْ وَعَمْراوابْنِ اَبِیْ
سَرَخ وَعَمْروابْنِ طَلَقْ وَعَمْرِوابْنِ قَيْس وَعَمْروابْنِ مُعَاذْ وَعَمْراوابْنِ مَعْبَدْ
وَعُمَيْرابْنِ الْحَرَامْ وَعُمَيْرِابْنِ عَامِرْوَعُمَيْرابْنِ عَوْف وَعُمَيْرابْنِ سَاعِدَهْ
وَعِيَاضِ ابْنِ زُهَيْر اَللّٰهُمَّ اِنَّک تُحِبُّ الْعَفْوَافَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ الْكُفِنِیْ
بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِک وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ
فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبُ الدَّعْوَةَ الْمُضطَرِّيْنَ يَارَحمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ مِّنْ سِوَاکَ ؕ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِيِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ وَعَلٰی
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِدِنَامُحَمَّدٍ كَمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهٖ

الغافِلُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَاعَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِىْ اٰمَنَ بِكَ وَبِكِتَا بِكَ وَاعْطُوْهُ عُطِهٖ اَفْضَلَ رَحْمَتِكَ وَاٰلِهٖ اشْرُفَ عَلٰى خَلْقِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاجْرِهٖ خَيْرَالْجَزَآءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ يَاقَادِرُ يَاقَادِرُ يَاقَادِرُ يَا قَادِرو يَا مُقْتَدِرُ يَامُخِّرُ يَا اَوَّلُ يَااٰخِرُ يَا يَاظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَاوَالِىُ يَاس مُتَعَالِىُ يَابَرُّ يَاتَوَّابُ يَمُنْتَقِمُ يَاعَفُوُّ بِحَقِّ غَزَاتِ بَدْرٍ وَّسَادَاتِنَا غَنَّامِ ابْنِ اَوَس وَفَاكِهِ ابْنِ بِشْرٍوَفَدْوَةِ ابْنِ عَمْرو. وَقَتَادَةِ ابْنِ نُعْمَانَ وَقُدَامَةِابْنِ مَظْعُوْنَ وَقُطْبَةِابْنِ عَامِرُ وَقَيْسِ ابْنِ عَمْرو، وَقَيْسِ ابْنِ مِحصَنُ وَقَيْسِ ابْنِ مُخَلَدْ وَكَعْبِ ابْنِ هَمَّازْ وَكَعْبِ ابْنِ زَيْد، وَلَبِيْدَةِ ابْنِ قَيْس وَمَالِكِ ابْنِ اَبِىْ خَوْلِىْ، عَمْرو، وَمَالِكِ ابْنِ دُخْسَمْ وَمَالِكِ ابْنِ رَبِيْعَهْ وَمَالِكِ ابْنِ رَفَاعَةُ وَمَالِكِ ابْنِ عَمْرو، وَمَالِكِ ابْنِ قُدَامَةْ، وَمَالِكِ ابْنِ مَسْعُوْد وَمَالِكِ ابْنِ نَمِيْلَةْ وَمُجذِّرابْنِ ذِيَاد وَمُهَرِّرابْنِ عَمِرُوَمَحْرِزِ ابْنِ فَضْلَةْ وَمَحَمَّدِبْنِ ا بْنِ مَسْلَمَة وَمِدْلَاجِ ابْنِ عَمْرو وَمَرْثَدِابْنِ اَبِىْ مَرْثَدْ وَمِسْطَحِ ابْنِ اٰثَاثَهْ، وَمَسْعُوْدِابْنِ اَوَس وَمَسْعُوْدِابْنِ زَيْدِابْنِ اَوَسُ، وَمَسْعُوْدِابْنِ خَلْدَهْ، وَمَسْعُوْدِابْنِ رَبِيْعَهْ وَمَسْعُوْدِابْنِ زَيْد وَمَسْعُوْدِابْنِ سَعْدِابْنِ قَيْسِ ابْنِ خَالِدْ وِمَسْعُوْدِابْنِ عَبْدِ سَعْد وَمُصْعَبِ ابْنِ عُمَيْر وَمُعَاذِابْنِ جَبَلْ وَمُعَاذِابْنِ حَارِث وَمُعَاذِابْنِ صِمَّهْ وَمُعَاذِابْنِ صَمَّهْ وَمُعَاذِابْنِ الْجَمُوْع وَمُعَاذِابْنِ مَاعِصْ وَمَعْبَدِابْنِ عَبَّادْ وَمُعَيْدِابْنِ قَيْسِ وَمُعَتِّبِ ابْنِ عُبَيْد وَمُعَتِّبِ ابْنِ عَوْفْ وَمُعَتِّبْ بِنِ قُشِيْر وَمُعَتِّبِ ابْنِ مُنْذِرْ وَمَعْمَرابْنِ حَارِث وَمَعنِ ابْنِ عَدِىّ وَمَعَنِ ابْنِ يَزِيْد وَمُعَوِّذِ ابْنِ عَمْرو وَمُنْذِرابْنِ قُدَامَهْ وَمُنْذِرِ ابْنِ مُحَمَّدْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَسْئَلُكَ الْاَخْذَ بِاَحْسَنِ مَاتَعْلَمُ وَالتَّرْكَ لِسَيِّئِى مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ التَّلَفُّلَ بِالرِّزْقِ وَالزُّهْدَ فِى الْكَفَافِ وَالْمَخْرَجِ وَبِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَالْجَلَجِ بِالصَّوَابِ فِى كُلِّ حُجَّةٍ وَالْعَدْلَ فِى الْحَضَبِ وَالرِّضَآءِ وَالتَّسْلِيْمِ لِمَا يَجْرِىْ بِهِ الْقَضَآءِ وَالْاِقْتِصَادَ فِى الْفَقْرِ وَالْغِنٰى

وَالتَّوَاضُعِ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَالصِّدْقِ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَنَا ذُنُوْبًا
فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَذُنُوْبًا فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَلْقِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ مَاكَانَ لَكَ مِنْهَا
فَاغْفِرْهُ وَمَاكَانَ مِنْهَا لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنَّاوَاغْنِنَا بِفَضْلِكَ اِنَّكَ واسِعُ
الْمَغْفِرَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قُلُوْبَنَا وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِكَ اَبْدَانِنَا وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ
سِرِّنَا وَاشْغَلْ بِالْاِعْتِبَارِ اَفْكَارَنَا وَقِنَا شَرَّوَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ وَاَجِرْنَا مِنْهُ يَارَحْمٰنُ
حَتّٰى لَايَكُوْنَ لَهُ عَلَيْنَا سُلْطَانٌ ۔ يَامُجِيْبُ الدَّعْوَةِ الدَّاعِ اِذَا دَعَاكَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍاَبَدَالْاٰبِدِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاهَرالدَّاهِرِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْقَرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ لَاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيُّ
صَاحِبِ ا لتَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْحِرَاوَةِ وَالْجِهَادِ وَالْكَرَمَةِ وَالْمَغْنَمِ وَالْمَقْسَمِ
صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْمِنَنْ صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْاٰيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ
وَالْعَلَامَاتِ وَالْبَاهِرَاتِ وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِا وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِا وَالشَّفَاعَةِ
وَالسُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْدِ ۔ يَارَؤُفُ يَارَؤُفُ يَارَؤُفُ يَامَالِكَ الْمُلْكِ يَا
ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ غُزَاتِ بَدْرٍ وَّاسَاذَاتِنَا نَضَرِابْنِ حَارِثْ
وَنُعْمَانَ الْاَعْرَجِ ابْنِ مَالِكْ وَنُعْمَانِ ابْنِ سِنَانٌ وَنُعْمَانِ ابْنِ عَصْرِوَنُعْمَانِ ابْنِ
عَمْرِووَنُعْمَانِ ابْنِ عَبْدِ عَمْرِو وَنُعْمَانِ ابْنِ مَالِكْ وَنُعْمَانِ ابْنِ اَبِيْ خَزْمَهُ،
وَنَعِيْمَا نِ ابْنِ عَمْرِو نَوْفِلِ ابْنِ ثَعْلَبَهْ وَوَاقِدِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَوَدَقَةِ ابْنِ اِيَاسْ
وَوَدِيْعَةِ ابْنِ عَمْرِو وَوَحْبَابْنِ سَعْد وَوَهْبِ ابْنِ اَبِيْ، سَرَجْ وَهَا نِيْ ابْنِ نِيَار
وَهُبَيْلِ ابْنِ حُصَيْنَ وَهِلَالِ ابْنِ مُعَلّٰے، وَيَزِيْدِابْنِ اُخْنَسْ وَيَزِيْدِابْنِ حَارِثْ
وَيَزِيْدِابْنِ خِزَامْ وَيَزِيْدُ ابْنِ رُقَيْش وَيَزِيْدِ ابْنِ شَكَنْ وَيَزِيْدِابْنِ الْمُنْذِرْ اَللّٰهُمَّ،
اجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا نُوْراً وَفِيْ بَصَرِنَا نُوْرًا فِيْ سَمْعِنَا نُوْراً وَّ عَنْ يَمِيْنِنَا نُوْراً وَّعَنْ
شِمَالِنَا نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِنَا نُوْراً وَّمِنْ اَمَامِنَا نُوْرًا وَّ جُعَلْنَا مِنْ فَوْقِنَا نُوْراً وَمِنْ تَحتِنَا

نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا نُوْرًا وَّاجْعَلْنَا نُوْرًا وَّفِیْ اَعْصَابِنَا نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِنَا نُوْرًا وَّ فِیْ دَمِنَا نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِنَا نُوْرًا وَّ فِیْ بَشَرِنَا نُوْرًا وَّ فِیْ لِسَانِنَا نُوْرًاوَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِنَا نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لَنَا نُوْرًا وَّجْعَلْنَا نُوْرًا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِکَ اَللّٰهُمَّ اَعْصِمْنَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِفَضْلِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍکَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَآءَ نَفْسِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَعَدَدَ مَا ذَکَرَکَ بِهٖ خَلْقُکَ فِیْمَا مَضٰی وَعَدَدَ مَاهُمْ ذَاکِرُوْنَکَ بِهٖ فِیْمَا بَقٰی فِیْ کُلِّ سَنَةٍ وَّ شَهْرٍ وَّ جُمُعَةٍ وَّ یَوْمٍ ا وَّ لَیْلَةٍ وَّ سَاعَةٍ مِّنَا لسَّاعَاتِ وَشَمٍّ وَّ نَفَسٍ وَّ طَرْفَةٍ لَمْحَةٍ مِّنَ الْاَبَدِاِلَی الْاَبَدِ وَآبَادِا لدُّنْیَا وَآبَادِ الْاٰخِرَةِ وَاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ لَا یَنْفَدُ اٰخِرُهٗ یَا غَنِیُّ یَا غَنِیُّ یَا غَنِیُّ یَا مُقْسِطُ یَا جَامِعُ یَا مُغْنِیُ یَا مُعْطِیُ یَا مَانِعُ یَا ضَآرُّ یَا نَافِعُ یَا نُوْرُ یَا هَادِیُ یَا بَدِیْعُ یَا بَاقِیُ یَا وَارِثُ یَا رَشِیْدُ یَا صَبُوْرُ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ غُزَاتِ بَدْرٍ وَّسَادَاتِنَااَبِی الْاَعْوَرْحَارِثْ وَاَبِی اَیُّوْبُ خَالِدْ وَااَبِیْ حَبِیْب وَاَبِیْ حُذَیْفَهْ وَاَبِیْ الْحَسَنِ الْاَنْصَارِیْ وَاَبِی حَنَّهْ وَاَبِیْ خَارِجَهْ وَاَبِیْ خُزَیْمَهْ وَااَبِیْ خَلَّادُ وَ اَبِی دُجَانَهْ وَاَبِیْ سَبْرَهْ وَاَبِیْ سَلْمَهْ وَاَبِیْ سَلِیْطْ وَاَبِیْ سِنَانْ وَاَبِیْ شَیْخ وَاَبِیْ صِرْمَهْ وَااَبِیْ ضَیَّاحْ وَاَبِیْ طَلْحَهْ خَزْرَجِیْ وَاَبِیْ عَقِیْل وَاَبِیْ قَتَادَهْ وَاَبِیْ قَیْس وَاَبِیْ کَبْشَهْ وَاَبِیْ لُبَابَهْ وَاَبِیْمَخْشِیْ وَاَبِیْ مَرْثَدْ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیْ وَااَبِیْ مُلَیْلْ وَاَبِیْ الْهَیْسَمْ وَااَبِیْ الْیَسْر رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٭ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ٭ رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْاَخْطَاْنَا ٭ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ٭ رَبَّنَا وَلَاتُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ٭

رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۰
رَبَّنَا اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَارَیْبَ فِیْهِ ۰ اِنَّ اللّٰهَ لَایُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۰ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا
فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَکْتُبْنَا مَعَ
الشّٰهِدِیْنَ ۰ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَاوَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ
الْکَافِرِیْنَ ۰ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَهٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۰ رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ
تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۰ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیاً یُّنَادِیْ
لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْ بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَا سَیِّئٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ
الْاَبْرَارِ ۰ تبَّنَا وَاٰتِنَا مَاوَعْدَ تَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَهِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ
الْمِیْعَادِ ۰ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَئِدَةٍ مِّنَا السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدً اِلَا وَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةٍ
مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُا الْرَّزِقِیْنَ ۰ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ رَبَّنَا فْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَا قُوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۰ رَبَّنَا
اَفْرِغْ عَلَهَیْنَا صَبْرً وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ رَبِّ الْغْفِرْلِیْ وَلَااَخْ وَاَدْخِلْنَا فِ رَحْمَتِکَ
وَاَنْتَا اَرْحُمُ الرَّاحِمِیْنَ ۰ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا ۰ رَبَّنَا لَاتَجْعَلْنَا فِتْنَةٍ لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۰ وَنَجِّنَا
بِرَحْمَتِکَا مِنَا لَقَوْمِ الْکَافِرِیْنَا ۰ رَبِّیْ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلَکَا مَالَیْسَ لِیْ بِهٖ عَلْمٌ
وَّاِنْ لَّمْ تَغْفِرُ لِیْ. وَتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِّنَا لْخَاسِرِیْنَ ۰ فَاطِرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیِّ
فِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ۰ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ
وَمِنْ ذُرِّیٰ ۸تِیْ رَبَّنَا تَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ
الْحِسَابُ ۰ رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا ۰ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ
اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَا صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَا سُلْنَانًا نَّصِیْرًا ۰ رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ
رَحْمَةً وَّ هَیِّ لَنَاس مِنْ اَمْرِنَا رَشَدً ۰ رَبِّ اشْرِحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ ۰
رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۰ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۰ لَآ اِلٰهَ اِلَّ اَنْتَ
سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۰ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۰ رَبِّ

احکُم بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۔ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا
وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۔ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ
هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنَ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۔ رَبَّنَا اٰمَنَّ فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا
وَاَنْتَ خَیْرُا لرَّاحِمِیْنَ ۔ رِبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا
عَذَابَ جَهَنَّمَا اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَامًا ۔ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمَقَامًا ۔ رَبَّنَا هَبْلَنَا مِنْ
اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۔ رَبِّ هَبْلِیْ حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ
بِالصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَا صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ
وَاغْفِرْلَاَبِیْ اِنَّهٗ کَانَا مِنَ الضَّالِیْنَ ۔ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَا یُبْعَثُوْنَ ۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا
بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۔ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ۔ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ
اَنْ اَشْکُرَنِعْمَتَکَا الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَلِحًا تَرْضٰهُ
وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرلِیْ ۔
رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۔ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۔
رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَالِدَیَّ وَانْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ ا لْمُسْلِمِیْنَ ۔ رَبَّنَا
اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّالِلَّذِیْنَا
اٰمَنُوْارَبَّنَآ اِنَّکَا رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ ۔ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ
الْمَصِیْرُ ۔ رَبَّنَا لَاتَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْ وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّکَ اَنْتَ
الْعَزِیْزُالْحَکِیْمُ ۔ رَبَّنَا اَتْمِمْلَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ رَبِّ
اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَمُؤْمِنَاتِ ۔ سُبْحَانَ
رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّایَصِفُوْنَ ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

ضمیمہ اوّل

اَسبق الظَّفَر

۱۳۷۴ھ

ترجمہ نظم پاکیزہ برزنجی

ہدیہ راقم :۔ حامد حسن قادری جماعتی

۱۳۷۵ھ

۷۸۶

نظم اسمائے اھل البدر

۱۳۷۵

اب بھی ہے روشن گرِ بزم جہاں
شمع نور سینۂ اصحاب ؓ بدر
نظم سمائے مبارک ہو گئی
بے بہا گنجینۂ اصحاب ؓ بدر
تم بھی سال نظم اردو قادری
کہدو نظم آئینۂ اصحاب بدر

صاحب تحریر منظوم
۱۹۵۵

حامد حسن قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اَسۡبَقُ الظَّفَرُ

۱۳۷۴ھ

از قلم حامد حسن قادری

ترجمہ نظم عربی

جَالِیَۃُ الکَدَرُ

تصنیف علامہ سید جعفر المدنی قدس سرہ

☆

بدریہ احدیہ نظم لطیف تر

وہ لڑی ہے جس میں ہیں سب ہی بیش بہا گہر

برزنجی کی ہے یہ نظم جا لیۃ الکدر

جو بس ایک معجزہ شاعری کا ہے سربسر

اسے قادریؔ نے لکھا ہے اپنی زبان میں

بہ ہدایت وبہ دعائے بخشی مقتدر

شرکائے بدر کے نام نظم کئے ہیں سب

شہدأ اُحد کے بھی اس میں آئے ہیں مختصر

فقط ان صحابہ کے نام آئے ہیں متن میں

ولدیت ان کی لکھی حواشی نظم پر

یہ مھاجرین کرام ہیں کہ جنھیں رہا

زروجاہ وجاں سے بھی دین اپنا عزیز تر

یہ وہ جاں نثارِ نبی ہیں اوسی وخزرجی

انصار جن کا لقب جہاں میں ہے مشتہر

یہ وہ قوم ہے کہ فضیلت ان کو خدا نے دی

ہے تمام قوموں کا پلّہ ان سے خفیف تر

یہ وہ ہیں کہ جن سے ہوا ہے وعدہ نجات کا

یہ جو کچھ عمل کریں خطائیں ہیں مغتفَر

اورانھیں کے ساتھ ہیں کل صحابہ وتابعین

سبھی اہل بیت وتمام ائمہ ٔ مفتخر

ہیں انھیں کے دامنوں سے تمسک قادری

جو وسیلہ ان کا تو تکیہ ذات کریم پر
یارب بجاہِ نبی سیّدِ کُل بشر
وہ حبیب جن کے لئے ہے خلق بحروبر
وہ رسول سیدنا محمد مصطفٰےﷺ
خَیرُ البریّہ کہ جن سے ہے شرف مُضر
وہی جن کے بعد نہیں جہاں میں کوئی نبی
جو بزرگ سب سے ہیں تیرے بعد المختصر
بطفیل ان کے دعائے بخشش وقادری
تو قبول کرکہ تیرے کرم پہ ہے بس نظر
بطفیل ان کے صدیق اور رفیق کے
یعنی ابوبکر خلیل بزرگ تر
بطفیل ناطق حق وفاروق کفر ودیں
فاروق اعظم یعنی سیدنا عمر
بطفیل ذی النورین سیدنا الغنی
عثمان کہ وارد جن کی مدح میں ہے زُمرَ
بطفیل سیدنا التقی علی ولی
باب مدینہ علم وصاحب کرّ وفرّ
بطفیل طلحہ وابن عوف سعید وسعد
بہ زبیر وہم بہ ابی عبیدہٗ پُرجگر
بطفیل عمِ رسول حمزہ شیر دل
وہی جن کے حملے سے کفر کو نہ ملے مفر
بطفیل حارث وہم سُلیم شجاع جنگ
بطفیل مالک وہم بہ سلام باخبر

بہ جُبیرؓ وجابرؓ وثقف وجابر نزرجی
بہ انیس ابن قتادہ جنگ میں شیرِ نر
بطفیل عامر وہم بہ عائذِ جنگ جو
کہ عدو کوان کا بھی آب تیغ تھا تلخ تر
بہ حریث وعامر وہم بہ حارث ابن اوس
بطفیل عتبہ ، بکف ہمیشہ تھا جن کا سر
بہ صہیب وعاصم وکعب وحارث ہم بلال
جو مؤذن نبوی تھے ، شام ہویاسحر
بہ خبیب وعاصم وہم جبیروبشیر وسعد
بہ سلیم وبہ ہم بہ تمیم خزرج باہنر
بطفیل ربعی وسعد اوس وایاسہم
بہ تمیم وہم بطفیل ارقم ذی اثر
بطفیل خادمؓ وجاں نثار حبیب حق
وہ انس رہے جو اسیرِ عشق ہی عمر بھر
بہ عدی وعجلان وطفیل ِسرا قدہم
کہ رفیع شان ہے جن کی اور بلند سر
بہ سنان وسمرہ وسھل ، فارسِ تیغ زن
وہی دے رہے تھے جوداِدِ جنگ سمند پر
بطفیل نعمان وبہ نضر فدائے حق
بطفیل نعمان ،تھے جو جنگ میں بے خطر
بطفیل زید وزیاد ومعبدِ ذی ہم
بہ ابی خزیمہ کہ تیغ زن تھے وہ مشتہر
بطفیل سَھل وزیاد وصفوان شہید

جنھیں جا کے بدر سے خُلد میں ملا مستقر

بہ قتادہ وبطفیلِ سلمہ وہم اَنس
بطفیل عقبہ وعتبہ ذی حشم واثر

بہ خداش وسھل وخراش حملہ ورقوی
کہ جو بھاگا اس کو انھوں نے رکھ دیا چھید کر

بطفیل عامر ومالک اہل جہادِ حق
بطفیل مرثد ومالک شرف وہنر

بطفیل مھجع بندۂ عُمرِ جری
جو شہید اول اہل بدر ہیں نامور

بہ معتب وبطفیل مَعْبد وہم معاذ
بطفیل معقل وہم معتب باہنر

بہ قدامہ وبہ رفاعہ، بدر میں اہل قدر
بطفیل خالد وثابت اَوْج کمال پر

بہ معاذ معمر ومالک دل باصفا
بہ محرر وبہ رفاعہ پاک دل ونظر

بہ سہیل وہم بہ مُلَیْل وَ مسطح نیک دل
بطفیل عبداللہ قامع کفر شر

بطفیل زید وبہ منذر ابن قدامہ ہم
بطفیل رافع رافع سرِ بُہ ہنر

بہ ابی عقیل وابی سَلَیْط وابی حسن
بطفیل عبداللہ قاہر زور ور

بطفیل عبداللہ وعبداللہ ہم
بطفیل خلاد مجاہد مشتہر

بطفیل حارث وذی اشمالین شہید
کہ جنہوں نے راہِ خدامیں دیدیااپنا سر
بطفیل رافع کشتۂ رہِ دینِ حق
جو شہید ہوکے بہشت کے ہوئے رہ سپر
بطفیل حارثہ شہید وبہ بسبسہ
بہ مجید واخنس وعومہ اشجع بے خطر
بہ براء واسعد وہم تمیم وابی کعب
نہ تھا جن کو نصرتِ دین حق میں کس کا ڈر
بہ محمد وبطفیل محرز. ووھب سعد
بہ رُخیلہ ہم بطفیل ثابت مقتدر
بطفیل زید ویزید کشتہ جنگ بدر
کہ شہادت ان کو تھی مثلِ گنج زرو گہر
بطفیل مسعود وعبیداللہ نیک
بطفیل عتبہ وخارجہ کہ تھے پُر جگر
بطفیل زید وبطفیل مقداد دلیر
بطفیل ثعلبہ غضنفرِ حملہ ور
بہ عمارہ وبطفیل اوس وحصین پاک
بہ عمارہ بہ ابوحذیفہ خوش سیر
بطفیل خلاد وبہ مسعود شریف
بطفیل عکاشہ قمر سے جمیل تر
بہ حُباب وحاطب عمر حق گوین
کہ نبیؐ نے عذر کو جن کے سمجھا تھا معتبر
بہ یزید وثابت وفروہ اشجع تیغ زن

یوم التقی الجمعان عازم قطع سر

بہ سنان وحارث وہم سواد صبیح ہم

وہی بدر میں رہے سینہ کو جو کئے سپر

بہ عبادہ وبہ خلیفہ حامی دین حق

بہ ابی لبابہ عدوے فاجر خیرہ سر

بہ معوذ وبہ عُمیر ہم بہ سلیط ہم

بہ معاذ وہ تھی کتاب جن کی زبان پر

بطفیل سعد ویزید وثابت جنگ جو

کہ جو ہرجگہ رہے دشت وشہر میں معتبر

بطفیل جبرو عویم وعبدۃ پاک دل

بہ عیاظ .وہم عمارہ قامع کفرشر

بطفیل شماس وبہ جبار وغا

بہ باب الجنۃ وعمر وخوش خبرواثر

بہ ایاس وعمر وخنیس ، جن کی مدد سے واں

ہوئے قید ستر اور اتنے ہی کے اڑے تھے سر

بطفیل زید وزیاد وسعد کہ جوکریں

باغی کو طعنۂ شیر سے بھی ذلیل تر

بہ مُجذّر بہ غنام حملہ ور قوی

ایضاً نعیمان جری حسن السیر

بطفیل حارث وعاقل ایسے شہید بدر

کہ ہے جن کے واسطے خلد احسن مستقر

بطفیل بغاث وابی ایوب ہم

بہ مُعتب وبطفیل لبدۃ ذی ظفر

بطفیل صفی وہم عطیہ نیک طبع
ایضاً ابو داؤد اشجع بے خطر

ایضاً ابوخشی وعبداللہ ہم
ایضاً سواد البدر مرد کم بصر

بطفیل بو شیخ وطفیل خزیم ہم
بطفیل خباب وبہ ذکواں ذی نظر

بطفیل عبداللہ وبوقیس قوی
بطفیل حارث حملہ ور یوم المفر

بطفیل عبداللہ ورافع جاں نثار
بطفیل عبداللہ با ہنر واثر

بطفیل بوسبرہ بہ عبداللہ ہم
بطفیل حمزہ جو نارِ حرب سے تھے نڈر

ایضاً بہ مسعود وبہ عبداللہ ونیز
شخصی جو کرے تھے شب کو گریہ ہی میں بسر

بہ ابی قتادہ ہم بہ عبداللہ نیک
بطفیل عباد وبہ حارث دیدہ ور

بہ معاذ وبوسلمہ کہ دونوں تھے ذی شرف
بہ ودیعہ ہاتھ تھا جن کا دامن احمد پر

بہ یزید ونعمان وعمیر حق آشنا
ایضاً بہ عبداللہ ذی شرف ء گہر

بطفیل بوکبشہ بہ عبداللہ کہ تھے
اَسدِ جری کہ ہوں جب صفوف تتر بتر

بطفیل عبداللہ ووھب کہ تھے غنی

بطفیل فاکہ جو تھے صاحب مال وزر
ایضاً بہ عامر عامر بہ طفیل ہم
اعدا کے سینوں سے تیر جن کے گئے گزر
بہ عصیمہ وخلاد وعبس وھلال ہم
جو عدو کو جنگ میں زیر کر کے رہے زبر
بطفیل واقد وھبانی اسدِ وغا
بہ یزید وحارث جن کا دم رہا تازہ تر
بہ یزید وہم ودتہ بہ عبداللہ نیز
بطفیل سائب جو تھے قاہر حملہ ور
بطفیل قیس وعمیر وکعب وابی سناں
کہ بھڑکتے جن سے تھے شعلے جنگ کے اور شرر
بہ عبید وعبداللہ وحارث جنگ جو
بہ عمیر، رکھدیں صفیں عدو کی جو چیر کر
بطفیل بوھیثم غضنفر پرغضب
بطفیل عبداللہ جن میں سخت تر
بہ یزید وعبداللہ وعمر وفدائے حق
حارث کہ جن سے تباہی دشمن خوار پر
بہ عمیر وہم بہ عبید عبداللہ ہم
بطفیل سلمہ کہ جو تھے جنگ میں ذی اثر
ایضاً بہ عبداللہ وہم بہ عبید اوس
جن کو شہادت ہر ذخیرے سے خوب تر
بہ تصدق بو خارجہ کہ جنھیں ملی
رفعت جہاں میں جبال عزت وفخر پر

بطفیل عبدرب وبہ قیس وطفیل ہم
"بطفیل عقبہ کہ تھے جو قاتل کفر و شر"

بطفیل بو اعور بہ بو مرثد بہ قیس
بطفیل عمرو نہ پائے جن سے دعویٰ مفر

بطفیل ضمرہ ، بجق بو خلاد ، جو
نیزے سے اپنے گرائیں مرکے شیر نر

بطفیل سعدوبہ سھل وسعد طفیل ہم
بطفیل عامر اہل نصرت وپر جگر

ایضاً ونعمان وبہ نعمان دلیر
ایضاًبہ نعمان وبہ سلمہ ذی ظفر

بطفیل بو حبہ بہ عبداللہ نیز
بطفیل قطبہ صاحب شرف وہنر

بطفیل عبداللہ و عمر و فراخ دل
بطفیل بوطلحہ ، وغا میں سلیقہ ور

بہ معاذ عبداللہ غازی ذی ہمم
بطفیل عمر جو حملہ ور رہے کفر پر

بطفیل منذر ومنذر قوی وجری
بطفیل سعد کمال سے جن کی نہ تھا مفر

بطفیل عبداللہ جنھوں نے اک آن میں
بوجہل بدکو کیا روانہ سوئے سقر

بطفیل عمرو بہ مصعب اہل صواب وحق
بطفیل سعدورفاعہ ذی اثر وخبر

بہ عبیدہ وبطفیل ثعلبہ ، دلیر

کہ جنھوں نے جیش کو مستعد کیا جنگ پر

بہ ربیع ومالک ومالک ظفر آشنا

بہ خُلید ورافع ذی شجاعت ونامور

بطفیل خولی وہم بہ مسعود شجاع

خوات وہم مسعود اکرم ذی ہنر

بطفیل خباب وبہ ثابت وہم سماک

ایضاً بہ خالد بہ خالد مشتہر

بہ معوذ وبہ شریک ومالک وہم شجاع

ایضاً بہ ضحاک حسین صفت قمر

بطفیل عبداللہ وعوف وابی ملیل

طلیب جنگ میں جو نہ رکھیں کوئی کسر

بہ سہیل وہم بہ حرام وسعد بہ ثعلبہ

جو مثال شیر صفوف پر گریں ٹوٹ کر

بطفیل عامر وعبدرحمٰن جَری

بہ سراقہ قتل اہل کفر وفجور وشر

بطفیل مدلاج وبہ حارث تیغ زن

بہ سہیل وہم بہ سُلیم جنگ میں بے خطر

بہ سویبط وبطفیل بومسعود و سعد

بطفیل عمر، وغامیں سب کا سربلند

بطفیل عتبان وبہ عقبہ وتحسیب

اعداکو سب نے گڑھوں میں پھینک دیا کاٹ کر

بطفیل نوفل وراشد جری وقوی

بطفیل بو ضیاح قتل کفر شر

بطفیل بوسرمہ بہ عبداللہ ہم
بطفیل عمروکہ انتقام میں پُرجگر

بطفیل معن وبہ سالم وسفیان ومعن
بہ حبیب ومالک مالک خبرواثر

بطفیل عاصم عامر اہل وقاروفخر
بطفیل عاصم، فضل واجر میں بیش تر

بہ رفاعہ وبہ ربیعہ وبطفیل عمرو
بہ عمیر، وہ جو شہیدہوئے ہیں مقتدر

بہ ابی دجانہ وحارثہ قوی وجواں
بطفیل عتبہ، لاسفا کا جنھیں ثمر

بطفیل مسعود بہ نعمان وھبیل
بطفیل عثمان مہاجر ذی اثر

بہ مبشر وبطفیل سعد وبہ بشرہم
ایضابہ ضحاک وبحق اُبَی الیُسَر

نظم اسمائے مبارکہ اصحاب بدر رضی اللہ عنہم ختم

اُحُدِیَّہ

☆

نظم اسمائے مقدسہ شرکائے جنگِ اُحد

☆

شرکائے جنگ اُحد کا بھی تجھے واسطہ
ہے تو ہی کریم دعا ہماری قبول کر

کر بطفیل اُن کے جو غازیان وغار ہے
جو شہید ہو کے ہیں تیرے فضل سے زندہ تر

بہ ابی عُمارہ کہ سید الشہدا ہیں جو
وہ امیر حمزہ، کیا نثار جنھوں نے سر

بہ حُسیل وخلاد وبہ حارث ذی حشم
بطفیل رافع وعبدہ غازی نامور

بطفیل عبداللہ وسھل فدائے حق
بطفیل عبداللہ وسھل قوی اثر

بہ ابوضُمیرہ وبوحرام شہید پاک
بطفیل بوسفیان مجاہد معتبر

بطفیل مالک ہم یار بہ عمرو نیز
عاشق نبی کے کلام جن سے کریں حجر

بطفیل ابوایمن بہ عبداللہ ہم
جو شہید ہو کے اُحُد میں گر پڑے خاک پر
بطفیل ثابت وہم مجذر وہم ایاس
بطفیل عبداللہ نور سے بہرہ ور
بطفیل عامر وہم رفاعہ شیر دل
بطفیل کیسان وبہ عمرو کہ خوں میں تر
بہ حبیب ورافع وحارث قوی وجری
بطفیل مالک ، صبر جو کریں جبر پر
بطفیل عبداللہ وذکوان دلیر
بطفیل بو حَبّہ کریم نکوسیر
بطفیل حارث ومالک وحارث کہ جو
ہوئے زندگی ہی میں فائز اجرِ جزیل پر
بہ رفاعہ وہم عبدالرحمٰن ذکی
بہ خداش، سب سے جو رزم میں رہے پیش تر
بہ یزید وعامر وسعد، سب شہدائے دیں
رہِ حق میں جو ہوئے جاں بحق بین الفخر
بہ انیس واوس وبہ ثابت اہل شرف تھے جو
بطفیل حارث وثقف ، اشجع حملہ ور
بطفیل عبداللہ وثابت ذی حشم
کہ شرف ہے جن سے نصیبِ وادی ودشت ودر
بطفیل ثعلبہ زعیم وبہ سَہل قیس

بطفیل حنظلہ وبہ عتبہ پاک تر
بہ سبیع وحارث وہم سُلیم ثقب ہم
ملا جن کو اجر بفضلِ ربِ رؤف وبر

بطفیل عباد وبہ ھقربہٗ جواں
بطفیل صیفیو بہ ضمرہٗ مقتدر

بطفیل بوزیدٗ وبہ شماس شجاع
بطفیل نعمان وبہ نعمان ذی ہنر

بطفیل عمرو بہ قیس وسعدِ حق آشنا
ناصر نبی کے، رواں ہوں جن کی طرف شجر

بطفیل عبداللہ وسلمہ وسعدہم
بطفیل نعمان وبہ خیثمہ نیک تر
بہ سُلَیم وحارث وہم خُبّاب عزیزِ خلق
جو سخی تھے اور سخا کوکرتے نہ مشتہر

بطفیل خارجہ جواد وبہ اوس وعمرو
بطفیل عنترہٗ اَغر نکو سیر
بہ عبید وعامر وہم عبید رفیع شاں
ہے خداکے فضل سے اجر جن کا کثیرتر

بطفیل رافع ومالک بہ طفیل قیس
کہ جو اہل خیر تھے ذی سعادت وخوش خبر

بطفیل قیس وسعید ونوفل وہم ایاس
کہ بہت ہی نیک ہے جن کا مٹوی ومستقر

بطفیل وھب وعمیر وعمرو وزیادہم
کہ اُحد میں پھیلا تھا جن کا نور ادھر اُدھر
بہ انس بہ قُرّہ بہ زید وہم عباس نیک
کہ تھا عاقبت ہی کا شکر جن کی زباں پر

ایضا

☆

التوسل بالسادات واھل البیت والائمہ

☆

بطفیل فاطمہؓ بنتِ خاتم الانبیاءؐ
خیرالنساء ، وہ نساءِ خلق میں مفتخر
بہت تصدق حسنینؓ سبطِ رسول حق
کہ جنھیں عبامیں نبیؐ کے کرلیا ستتر
بطفیل عمِ رسول عباسؓ نیک
کہ جہاں میں بعد وفات بھی رہے نامور
بطفیل عبداللہ بن عباس ہم
فقیہہ اعظم دین وفاضل ومقتدر
بہ تمام ال وصحاب ہم ازواج پاک
بطفیل عثمانِ نبیؐ بزرگ تر

بطفیل سجاد وبہ باقدیں پناہ
بطفیل صادق وکاظم حَسَنُ الیّسَر

بہ رضا کہ جن سے بقائے دین وبنائے علم
وہ امام جن کا لقب ہے صمن معتبر

بہ تقی مشرع ونقی دین وبہ عسکری
بکمال رُشدِ ائمہؑ اثنا عشر

بطفیل ختم ائمہ مھدی مہتدیٰ
کہ مجاز والوں کو ہیں حقیقت منتظر

بطفیل باقی تابعینِ اُولی التُّقٰے
بہ تصدق اموی سید ناعمر

بہ ابوحنیفہ وشافعی فقہائے دیں
بطفیل مالک واحمد اَعْلَمِ معتبر

بطفیل اپنے عبادِ خاص کے یااِلٰہ
کہ عروج ہے جنھیں قطب وغوث کے اوج پر

جو ہوئے ہیں شوق میں تیرے تارک ماسوا
جو شراب عشق کے نشہ میں رہے بے خبر

جنہیں تیری دید جمال میں وہ مزہ ملا،
کہ رہے وہ غرق اسی سرود میں عمر بھر

جنھیں تیری طاعت وبندگی کا وہ ذوق تھا
کہ تمام تھک گئے آنکھوں ہی میں سداگزر

بطفیل ان کے دعا ہے بخشی وقادری

ہے تجھی ء سے بس کہ ہے تو ہی مالک خیر و شر

تو کرم سے اپنے، عطا کر احسنِ عاقبت

تو کرم کی اپنے ہمارے حال پہ رکھ نظر

تو گمان نیک دے اپنے ساتھ ہمیں سدا

کہ کریں بھروسا ہمیشہ تیری ہی ذات پر

تو گناہ عفو کرا اپنی رحمت خاص سے

کہ نہ تو کرے، تو ہے کون جو کرے درگذر

تو پناہ دے ہمیں ہر بلائے عظیم سے

رہے دشمنوں کا ہمیشہ دور ہر اک ضرر

ہمیں حاسدوں سے اور اہلِ مَن سے رکھ اَمن میں

رہیں طاغیوں کے ہر ایک کید سے بے خطر

تو ہمیں بچا فتن حیات و ممات سے

رہیں دور ہم سے یہاں وہاں کے تمام شر

تو ہی اپنے فضل سے ہم کو حُسنِ خِتام دے

اجل آئے جب ہمیں، اور مریض ہوں مختصر

تو نجات دے ہمیں سوزِ نار جحیم سے

وہ دن آئے جب کہ محیط ہو ہول و حَر

تو جگہ دے خلد میں ساتھ اپنے حبیب کے

یہی آرزو ہے، اسی پہ اپنی ہے بس نظر

ضمیمۂ دوم

صدائے تسخیر

۱۳۷۵

یا

تنویر رحمانیت

۱۳۷۵

طبعزاد

فیاض بلکوڈی

منظوم دعائے توسل

☆

موسوم بہ

☆

صدائے تسخیر یا تنویر رحمانیت

طبعزاد حقیر وکمترین عاصی خطا آگین،
بندۂ مُرتاض ،فیاض بلکوڈی غفراللہ
مصنف تذکرۂ شاہ جماعت

ریاست میسور
۶ ماہ ستمبر ۱۹۵۵ء
مطابق ۱۸ ماہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الکریم

☆

حمد زیبا ہے تجھی کو اے خداوند کریم
تو ہے رب العالمین ، اورتو ہے رحمان ورحیم

تو خلاقِ دو عالم، مالک روزِ حشر
تو ہے رزاق حقیقی ، ناوکِ ہرخیروشر

ہم کریں تری عبادت تو ہے معبود اے صمد
حالِ دل تجھ سے کہیں ، اورتجھ سے ہی مانگیں مدد

ہم ہوئے برباد مولا تیرا رستہ چھوڑ کر
اہرمن کی خود سری سے اپنا رشتہ جوڑ کر

کرمک شب شعلۂ بیباک سے محروم ہے
قلب مسلم جلوۂ لولاک سے محروم ہے

پھر پرستارانِ حق پر کفر کی یلغار ہے
کوندتی ہراک طرف پھر ظلم کی تلوار ہے

از طفیل سیدِ اکوان وسرتاج بدر
سرور عالم سپہ سالارِ افواج بدر

تاجدارِ انبیاء ، ختم الرسل ، خیرالوریٰ
رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کہف الوریٰ

جسدِ مسلم میا خدیا قلب بے وسواس دے
بہرہ مند عشق کر اور ضعف کا احساس دے

دل میں ایما کی تپش ہو پھر جلے شمع یقین
حادثاتِ غم سے ہرگز ہوں نہ ہم اندوگیں
مسکرادیں جو مصائب مئیں ان ہونٹوں کی قسم
پیش باطل جو نہ جھپکیں ان پپوٹوں کی قسم
بوبکر صدیق اکبر کی صداقت دے ہمیں
اٹھتے فتنوں کو دبادیں ایسی جرأت دے ہمیں
گھر کا گھر کنبہ کا کنبہ کا مل اسلام ہو
صدق وایثار ومحبت حاصل اسلام ہو
ناز کرتی ہے شجاعت جس گرامی ذات پر
حضرت فاروق اعظم افضل الدرجات پر
گونج اٹھا صحن کعبہ جن کی اک تکبیر سے
حل ہوئے عقدے ہزاروں جن کی خوش تدبیر سے
جامع قرآن، بن عفان عثمان ذی نشان
جہل وبدعت کے اندھیرے میں تھے مہر ضوفشاں
صدقہ ذوالنورین کا ایمان میں کامل بنا
جملہ احکام شریعت کا ہمیں عامل بنا
مردِحق شیرِ خدا حضرت علی روحِ بتولؓ
گوہر کان شجاعت ، مطلع اوجِ رسول
مصطفیٰؐ تھے شہرِ علم اور مرتضیٰؓ اک باب علم
غازی خیبر شکن تھے سروراربابِ حلم
جلوہ گاہ نورِ عرفان قلب طلحہ بن عبید
جیتے جی مولانے دی تھی جن کو جنت کی نوید

آئے تھے جن کی دلالت پر ملائک وہ زبیر
حق سے تھی جن کو محبت اور تھا باطل سے بیر

تھے امین ارض وفلک کے عبدِ رحمان ابن عوف
جنکے دل میں تھا نہ بالکل کثرت باطل کا خوف

تھے سعد ابن ابی وقاص مرد کامیاب
بارگاہِ حق میں جن کی تھیں دعائیں مستجاب

چھپ چھپا کر گھر میں جو پڑھتے تھے قرآن مجید
جن کے صدقے میں عمر ایمان لائے وہ سعید

تھے امین امت کے حضرت بو عبیدہ بن جراح
لاتجد قوماً سے ظاہر جن کی ہے شان وفلاح

یہ گرو خاص ہے منظور رب العالمین
جن کو کہتا ہے زمانہ سابقین الاولین

اَعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ انکی ایک ادنیٰ شان ہے
خلدان کے واسطے، ان کے لئے غفران ہے

کر عطا ہم کو بھی مولا ان کے فرخندہ صفات
روشنی میں جن کی ہم بھی تا کریں تکمیل ذات

زندگی کی راہ میں ہیں مرحلے سخت آپڑے
اسکی راتیں ہیں بھیانک اور ہیں دن بھی کڑے

نشۂ توحید سے سرشار ہوں ہم اس قدر
جز ترے راغب کسی جانب نہ ہوں قلب ونظر

☆☆☆☆☆

شہدائے بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

☆

زخمی اول عبیدہ ابن حارث کا مگار
ہوگئے جو تھے عتبہ بن ربیعہ کا شکار
یادِ حق میں رات دن رہتے تھے جو سینہ گزار
سیدالشہداء مھجع ابن صالح حق نواز
مستِ شوقِ شہادت میں عمیر نوجوان
داخلِ لشکر ہوئے اور پاگئے باغ جناں
دامن باطل میں یکسر حق سے جو غافل رہے
دارِ ارقم میں نبی کے فیض سے عاقل بنے
عاشق دین محمد ذوشالین خوش لقب
حق کی اک برہان تھے صفوان فرزندِ وہب
عوف بطن حارث معوذ ابن حارث کے طفیل
ہاتھ سے چھوٹے نہ یارب شترِ ایمان کی نکیل
حارثہ ابن سراقہ صاحب بختِ سعید
مجمع انصار میں کہلائے جو پہلے شہید
گھائل تیغ طعیمہ ابن حرث تھے یزید
انکے صدقے میں ہمارا شوق ایمان ہومزید
ہرمسلمان کو مبشر کا ملے قلب سلیم

اور رافع بن معلیل کی شہادت دے کریم

حضرت عمیر نے پھینکی ہاتھ سے اپنے کھجور
گھس گئے دشمن کی صف میں پہنچے مولا کے حضور

سعد ابن خیثمہ کا رنگ ہر بیٹے کو دے
باپ پرے جائے سبقت راہِ مولا میں کٹے

کشتگانِ خنجر باطل شہیدانِ بدر
خون سے جن کے ہوا رنگین میدانِ بدر

جان دے کر دے گئے اسلام کو جو زندگی
قصرِ حق کو خون سے جن کے ملی پائندگی

جنکے زخموں کے درخشاں آج تک فانوس ہیں
صدقہ ان کا حق سے ہم جو اب تک مانوس ہیں

کود پڑتے تھے جو میدانوں میں بے تیغ و تفنگ
جو صفِ دشمن میں گھس جاتے تھے بے خوف و ہنگ

صدقہ ان بیباک انسانوں کا اے جلّ وعلا
تیرگی میں کفر کی پھر مشعل ایمان جلا

دے سکون !دنیا میں پھر ہے اک تلاطم ہر طرف
کروٹیں لینے لگے ہیں ظلم اور غم ہر طرف

سیدالانصار تھے حضرت ابی ابن کعب
حافظِ قرآن گرامی مفتی والا نسب

عاشقِ توحید اَخنس یعنی فرزند خُبیب
اور پھوپھی زاد مولائے مدینہ کے طلیب

دارِ ارقم اک منزہ گلشن سلام تھا
مرکز توحید تھا اور مامن اسلام تھا
اسعد واوس وانس کا صدقہ اے پروردگار
کرانیں وانسہ کی طرح ہم کو کامگار
اوس بن خولی خزرجی اور ایاس ابن بکیر
بسبسہ براء لجاث اور عاصم بن عکیر
بوبجیر خزرجی کے لختِ دل حضرت بجیر
عاشق زار محمد مصطفیٰ حضرت بلال
صبرواستقلال کی دنیامیں اک روشن مثال
ثابت ابن اقرم وثابت بن عمرو اور تمیم
حضرت خلاد بن رافع بن فاتک خزیم
سلمہ ابن ثابت وحضرت تمیم ابن یعار
اور سلمہ ابن اسلم اور تمیم ذی وقار
ثابت ابن ثعلبہ ضحاک ابن حارثہ
ثابت ابن خالد وزیاد ابن اسلم ثعلبہ
اک بن ھزال ثابت اک سعد ابن عبید
حضرت جابر بن عبداللہ ومسعود ابن زید
ثعلبہ بن عمرو اور فرزند حاطب ثعلبہ
حارث ابن اوس وعبداللہ ابن مخزمہ
مخنف بن عمرو ثعلبہ ابن غنم اور عمیر
حضرت جابر بن عبداللہ بن عمر اور جُبیر

حارث ابن اوس وحارث ابن حاطب اور سعد
عاشقان صادقان جلوۂ رب الصمد
حضرت جبار بن صخر اور جُبیر ابن عتیک
حضرت شماس بن ثابت اور حضرت شریک
سعد فرزند عبادہ اور سعد ابن سعد
حار ث ابن انس جاں دادۂ جنگ احد
سعد ابن زیداوسی اور حارث ابن قیس
حارث ابن خزیمہ اوسی اورلبدہ ابن قیس
حارث ابن قیس وحارث ابن خزمہ خزرجی
حارث ابن عرفجہ زید ابن دشنہ خزرجی
خارجہ بن زید وحارث ابن صمہ ذی وقر
حارث ابن ابو خزیمہ عبادہ ابن بشر
سختیاں جھیلتے رہے ہر حال میں ثابت قدم
برگزیدہ جملہ یاران رسول محترم
قاری خوش لحن تھے اک حارثہ سائل نواز
زید ابن حارثہ پروردۂ شاہ حجاز
کی محمد کی غلامی اور آقا ہوگئے
اَنعم اللہ علیہ کا تقاضا ہوگئے
حضرت حاطب بن عمرو ار بن منذر حُباب
ابن نعمان حضرت حارث مُعتّب خوش خطاب
ہم سے گر تقصیر کچھ ہوجائے اے مولا مرے

حضرت حاطب کا صدقہ کر معاف اور بخش دے

اٰیۃً مَنْ کَانَ یَرْجُوا سے مشرف تھے حُصین
حارث ابن مطلب کے گرامی نورِ عین

جون حرام ابن ملحان کو شہادت مل گئی
ہر مسلمان کو عطا کر اس کا مقصد دلی

صدقہ حضرت حُریث و صدقہ حضرت حبیب
قلب پر تنویر ایمان ہم کو کر ملا نصیب

حمزہ ابن حمیر اور خالد بن بکیر
خالد ابن قیس اور خواث فرزند جبیر

عابد وزاہد مجاہد عم ختم المرسلین
حضرت حمزہ بن عبدالمطلب شیر دیں

صدقہ اس مرد بہادر کا شہید صدق کا
ہو کشادہ ہم پہ دروازہ الٰہی رزق کا

حق کی خاطر کلفتیں جھیلیں بڑی خباب نے
گرم ریت اور آگ پر بھی صابر و ثابت رہے

زید فرزند مزین اور خبیب ابن اُساف
حضرت خباب کے صدقے خطائیں ہوں معاف

حضرت خلاد ورافع اور خَلادابن قیس
حضرت ذکوان خلیفہ ابن عدی اور خنیس

رافع فرزند مالک اور ربیع ابن ایاس
جان سے اپنی زیادہ جن کو تھا ایمان کا پاس

حضرت خلاد بن عمرو رافع اور خداش
رافع ابن عنجدہ اور راشداور حضرت خراش
حضرت خولی رفاعہ ابن رافع اور خلید
حضرت ربعی بن رافع بن اخنس یزید
سعد بن خولہ مہاجر اور زیاد ابن سَکَن
اور رفاعہ ابن حارث اور بن عدی معن
سالم ابن معقل وحضرت ربیعہ اور زیاد
سعد بن عثمان ،رحیلہ بن ثعلبہ خوش نہاد
پی لیا جام شہادت حملۂ کذاب سے
بے زرہ مرد مجاہد زید بن خطاب نے
زید فرزند مُعلٰی اور سراقہ بن کعب
حضرت سائب بن عثمان وعقبہ بن وہب
حضرت سبرہ بن فاتک وسفیان بن نسر
اور رفاعہ ابن عمرو اور فاکہ بن بشر
حضرت سلام بن عمیر اور زیاد ابن لبید
زید فرزند ودیعہ اور منذر بن یزید
سعد بن خولی سراقہ ابن عمرو اور طفیل
سعد فرزند ربیع وجلوۂ نعمان طفیل
زیب تخت اجتہاد وصاحب سیف وجہاد
سعد فرزند معاذ انصاری والانژاد
حضرت منذر بن عمر اور شجاع بن وہب

اور سلمہ بن سلامہ اور عقبہ بن وہب
حضرت عمار بن یاسر بن حارث سلیم
اک سلیم ابن ملحان اک بن عمرو سلیم
حضرت عمر بن معبد وعمرو ابن قیس
اک عمیر ابن حرام اور اک مخلد ابن قیس
حضرت مالک بن عمر اور سلیط ابن قیس
اور ضحاک ابن سعد اور اک سلیم ابن قیس
حضرت سھل ابن رافع صاحب الصاعین لقب
اک سھیل ابن رافع اور سھیل ابن وہب
اک اویبط بن سعد اور اک سنان بو سنان
اک سواد ابن غزیہ اک بن صیفی سنان
سھل بن قیس اور صہیب رومی ابن سنان
حامل فضل ومراتب صاحب والانشان
اک سھل ابن حنیف اور اک سواد ابن زرین
اک سھل ابن عتیک وایک عصمہ بن حصین
صیفی وضحاک وضمرہ اور صبیح متقی
ابن نعمان حضرت عجلان عصیمہ الاشجعی
عامر ابن ربیعہ اور عامر بن بکیر
عامر ابن سکن وعبداللہ فرزند جبیر
ابن عدی حضرت عاصم عمرو محترم
اور طفیل ابن مالک اور عمارہ بن حزم

عامر ابن سلمہ عامر بن فہیرہ اور عمیر
ایک عامر بن امیہ اور بن عوف اک عمیر
حضرت عبادہ بوسلمہ بن عبدالاسد
ایک عامر بن مخلد ایک عامر بن سعد
اک عبادہ ابن صامت ایک عمروبن ایاس
اور عبداللہ بن سلمہ تھے حق ہیں حق شناس
ایک عبداللہ بن جحش ،عبدرحمان بن جبیر
اور عبداللہ بن مظعون وقیس ابن عمر
ایک عبداللہ فرزند انیس اوراک معن
حضرت فروہ بن عمرو اور یزید ابن سکن
ایک عبداللہ فرزند ثعلبہ اور عبید
اور عبداللہ بن جد اورعبید بو عبید
ایک عبداللہ فرزند عمیر ،مردِ حق
عابد ابن ماحصن اور اک عبدربہ ابن حق
ایک عبداللہ فرزندربیع خزرجی
اور عبداللہ فرزند رواحہ خزرجی
ایک عبداللہ بن زیدوبن عمار عبس
جن کا نعرتھا فقط اللہ بس باقی ہوس
اور دو عبداللہ تھے دونوں فدائے لا شریک
ایک فرزند سراقہ اوراک ابن شریک
ایک عبداللہ بن سہل اور ھانی اورھبیل

ایک عبداللہ بن سلمہ اور اک ابن سہیل
ایک عبداللہ بن طارق اور عمرو بن معاذ
ایک عبداللہ بن قیس اور حارث بن معاذ
مفتی والا مناقب آں معاذ ابن جبل؛
قاریٔ قرآن ،امام عالمان ذووالفضل
حضرت عبداللہ بن عامر کا صدقہ اے خدا
اور عبداللہ بن عمیر کا صدقہ اے خدا
از طفیل حضرت عبداللہ بن عبد مناف
شادرکھ دنیاودیں میں وسوسوں سے دل ہوصاف
حضرت عبداللہ ابن قیس ابن عرفطہ
حضرت عبداللہ خزرجی کا مبارک واسطہ
حضرت عبداللہ بن عمرو نقیب مصطفیٰ
عاشق حق مرتبہ جن کو شہادت کا ملا
سید الکونین کی تھی جن پہ نظرِ مرحمت
حضرت عبداللہ ابن قیس ، عیاض ابن زبیر
اور عبداللہ بن کعب وحرام ابن عمیر
حضرت عبداللہ بن نعمان عمارہ بن زیاد
اور عتبہ بن ربیعہ اور مجذر بن زیاد
حضرت عتبان بن مالک ومسعود ابن زید
ابن تیہان اک عبید اور المقرن اک عبید
فاتح بصرہ تھے عتبہ ابن غزوان اک خطیب

اور عتبہ ابن عبداللہ خزرجی خوش نصیب
مرد صالح حضرت عثمان اک پرہیز گار
اور عدی بن ابوزغبا خزرجی کامگار
حضرت عتبہ بن عامر اور عصمہ بن حصین
اور عقبہ ہیں جو عثمان خزرجی کے نور عین
حضرت عکاشہ اک فرزند محصن مرد نیک
جن کی خاطر شاخِ خرمہ بن گئی تلوار ایک
تھے عطیہ بن نویرہ اورو عمروبن جموع
اور عمرو بن ثعلبہ صاحب خوف وخشوع
حضرت عمرو بن سراقہ اور عمرو بن سرح
جن کو کہنا چاہیئے عشق ومحبت کی شرح
حضرت عمرو ابن حارث اور عویم ساعدہ
حضرت مقداد ابن اسودابن ثعلبہ
تھے قتادہ ابن نعمان اک علم برادر دین
شاخ خرمہ بن گئی جن کے لئے مشعل حسین
قیس بن محصن قدامہ ابن مظعون ذی قدر
حضرت معبد بن قیس ایک فرزند صخر
حضرت عمر وبن حارث اور معتب بن عبید
ہے معن بن زید بن اخنس کو جنت کی نوید
اک معمر ابن حارث ایک عمرو بن معاذ
اک معوذ ابن عمرو ابن صمہ اک معاذ

حضرت معبد جو اک فرزند تھے عباد کے
بوسلیط وبودجانہ عابد وزہاد تھے
آن امامِ اول اسلام مصعب بن عمیر
قانع فیض حرم اور قاطع برہان دیر
حضرت مالک بن مسعود ومسعود ابن اوس
کعب ابن زید وحضرت بوخزیمہ ابن اوس
حضرت مالک بن دخشم ومالک اور کعب
اور مالک بن ربیعہ اور نعیمان ووھب
حضرت مدلاج بن عمرو ونعمان بن سنان
نضر بن حارث ومالک بن رفاعہ ذی نشان
اک محرز ابن عامر اور نعمان بن عصر
اک محرز ابن نضلہ اور حضرت بوالیسر
ایک مالک بن قدامہ اور منذر اور ملیل
ایک مالک بن نمیلہ ابن از عمر بوملیل
عالم وفاضل محمد یعنی ابن مسلمہ
اور مسطح بن اسامہ، نوفل ابن ثعلبہ
حضرت مرثد وبو مرثد ہیں شہدائے رجیع
باپ اور بیٹے یہ دونوں پائے جنات بقیع،
حضرت مسعود ابن سعدوحضرت بوعقیل
اور مسعود ابن خلدہ لائق اجر جزیل
حضرت مسعود بن عبدسعد مردِ شہید

اور منذر بن محمد عاشق رب مجید
حضرت نعمان اعرج ابن مالک بن غنم
بو قتادہ اور ابو ضیاح شہید محترم
حضرت نعمان ابن عبدِ عمرو اور ہلال
اور نعمان ابن بوخزمہ۔ وھب. فرخ خصال
حضرت واقد بن عبداللہ عالی مرتبہ
قتل اک کافر کا پہلے آپ کے ہاتھوں ہوا
ابن عمرو تھے وہ پہلے میزبان
مرکز رشد و ہدایات بن گیا جن کا مکان
خود بخود ناقہ محمد کی گئی اس گھر طرف
جب مدینے کو ملا پائے محمدؐ سے شرف
اور ابوالاعور بن ظالم وحضرت بوالحسن
بو حبیب اک ابن زید اک بو حذیفہ خوش چلن
اک ابو حبہ بن ثابت اور اک بو خارجہ
تھے ابو حنہ بن مالک بھی اک مردِ خدا
صدقہ بوکبشہ و بوقیس اور ابوصرمہ کا دے
بو لبابہ اور ھشیم کا ابو طلحہ کا دے
صدقہ حضرت عبدہ اک نور دل حساس کا
دے ہمیں انعام یارب فرض کے احساس کا
اور ابو مخشی کا صدقہ دین میں محمود کر
عشق میں تیرے الٰہی ہم کو بو سعود کر

حفظ حق کی راہ میں ہم کردیں خود سینوں کو ڈھال
راہ حق چھوڑیں نہ ہرگز تا نہ ہوجائیں نڈھال
صدقہ مولائے مدینہ غازیانِ بدر کا
صدقہ سرکارِ دوعالم کشتگان بدر کا
چہرۂ حق پر ہے اب تک عشق کے جتنے نکھار
گلشن اسلام پر ہے جن کے دامن کی بہار
تھی وفا جن کے لئے ، جو تھے وفا کے واسطے
جن کا مرنا اور جینا تھا خدا کے واسطے
بے نیازی کا نمونہ ، خاکساری کی مثال
عزم اور ہمت کی صورت بردباری کی مثال
بے جھجک کھلتی تھی درباروں میں بھی جن کی زباں
جن کے دل میں تھا نہ کچھ اندیشہ سود و زیاں
زندگی جن کی بظاہر تنگ تھی دلسوز تھی
قلب تھے ان کے کشادہ ، آہ باطل سوز تھی ،
جہل کی تاریکیوں میں جو چمکتے چاند تھے
مہر و ماہ کفر و باطل جن کے آگے ماند تھے

☆☆☆☆

سلام بہ ارواح غازیان بدر

رضوان اللہ علیہم اجمعین

☆

اے فداکاران امت اے محبان رسول
یہ ہمارا اک سلام حسن الفت ہو قبول
السلام اے حاملان فتح و نصرت السلام
السلام اے کاملان شوق والفت السلام
السلام اے تاجداران صداقت السلام
السلام اے کامگاران شہادت السلام
السلام اے غازیان حق پرست وحق نواز
السلام اے عظمت انسانیت کے جلوہ باز
السلام اے معرکہ آرائے میدان بدر
السلام اے منزلت پیر اشہیدان بدر
السلام اے سپہ سالار عساکر السلام
السلام اے مصطفیٰ سردار محشر السلام
السلام اے ہادیٔ کونین ختم المرسلین
السلام اے سرورِ دین رحمۃ للعالمین

التجاء بدرگاہ مجیب الدعوات

☆

اے مرے معبود! اے خلاق اے پرور دگار
اے خدائے کارساز اے واقفِ سروجہار
عرض گستر باادب ہیں تجھ سے سرمست دعا
مانگنے کو تیری رحمت ہیں اٹھے دستِ دعا
تومعین اہل حق ہے قاضی الحاجات ہے
دستگیر بیکساں مولائے دین کی ذات ہے
غیرتِ حق سورہی ہے، جلوۂ حق ماند ہے
پھر گہن میں آگیا روحانیت کا چاند ہے
عام ہوتا جارہاہے جذبہ لادینیت
دل میں اب خوف خداہے وار نہ خوفِ عاقبت
دیر سے نزدیک مسلم ہے، حرم سے دور ہے
اس ہوتو دوریہ تیرے کرم سے دورہے
شدتِ آلام سے مسلم ہے اب اندوہ گیں
ہیں ہزاروں آفتیں اوراس کی ایک جان حزیں
پیس ڈالا ہے اسے پھر گردشِ ایام نے
مفلسی نے اور ہجوم رنجش وآلام نے،
روئے مسلم پرنہیں ہے زندگی کی دلکشی

بن گئی ہے اک حریف زندگی فرح وخوشی

از طفیل شہِ طیبہ رحمۃ للعالمین

از طفیل غازیانِ بدر مردان یقیں،

جرأت وہمت کے پھر اوصاف سے کر کامگار

تابدل دیں قہر کو ہم مہر سے اے کردگار

نورِ حق سے ہوں منورا ے خدا قلب وجگر

آشنائے جلوۂ تصدیق ہوجائے نظر

پھر ہمارے دل میں رقصاں ہو جمال معرفت

جان لینا ہی تجھے ہے بس کمال معرفت

پھر ہمارے دل میں پیدا حرمت قرآن ہو

جزبۂ غیرت ہو زندہ ، الفت ایمان ہو

کامیابی ہومقاصد میں ، تجارت میں فروغ

کاروباروں میں ترقی ہو زراعت میں فروغ

مرض کی تکلیف سے ہوغم کے ماروں کونجات

قرض سے مل جائے مولا ، قرضداروں کونجات

کر عطا ہر ایک مردِحق کو توفیقِ نماز

تاکرے اپنے عمل سے روز توثیق نماز

جلوۂ تاب دل فیاض کو پیکر بنا

بادۂ توحید کا لبریز ایک ساغر بنا

حجِ اکبر کی سعادت ہو ہمیں مولانصیب

وہ بھی دن آئے مرے محبوب کے ہوں ہم قریب

شاعر کی تمنا

حضرت بخشی کی خواہش اور کوشش ہے مری
یہ مری نظم عقیدت وجہ بخشش ہے مری
بخشی والا قدر کا دے نصیبا اے خدا .
تاکہ حاصل ہو مجھے بھی قرب مولائے ہدیٰ
سر کے بل پہنچوں کسی دن میں بھی ارض پاک میں
باادب با چشم پر نم حضرت لولاک میں
جذب اور مستی بداماں گرد کعبہ گھوم لوں
ڈرتے ڈرتے آستانِ شاہِ طیبہ چوم لوں
یوں تو اک مدت سے ہے دل میں مرے عزم سفر
وہ بھی دن آئے کہ ہوجاؤں میں سرگرم سفر
میرے ہمدم ساتھ ہوں ، اور میرے رفقاء ساتھ ہوں
میرے مخلص اور مرے شفق اجناب ساتھ ہوں
ساتھ ہو میرے مری مونس رفیق زندگی
ہے حقیقت میں جو اک میری شفیق زندگی
میری کبریٰ میری عذرا اور میرا بھی ممتاز
میری ذکریٰ، میری نذریٰ اورمرا اعجاز بھی
میرے گھر کا بچہ بچہ صادق الایمان ہو،
عاشق قرآن ہو، تیرا تابع فرمان ہو،

ہوتری نظر عنایت ایک میرے بھائی پر
ان کے بچوں پر بھی میری ایک بہن ماں جائی پر
سایہ افگن ہوں مرے ماں باپ بھی بن کرہما
جن کے حق میں ہے ترفرماں ولا تنھر ھما
روضہ اقدس دکھادے بندۂ مرتاض کو
اک سگِ درگاہِ سردارِ جہاں فیاض کو

عاصی پُر معاصی، امیدوار مغفرت
بندۂ مرتاض فیاض بلکوڈی
دادوہامن (ریاست میسور)

مورخہ ۶ ستمبر 1955ء بروز دوشنبہ

تقاریظ وقطعات تاریخی

از بزرگانِ دین مبین ومحبین مخلصین جزاھُم اللّٰہُ خَیرَالْجَزَاء

تقریظ لطیف وعزیز قدوۃ السالکین والعارفین زبدۃ المحققین وولد المدققین عالم العامل الکامل ابن العالم العامل الکامل ابن اعلم العامل الکامل افاضل الاجل شیخ الطرقۃ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ مجددیہ ملینا واولینا حضرت ملا قاری محمد ابراہیم الختنی ثم المدنی دام برکاتہٗ وفیوضہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد لِلّٰہِ و کفیٰ ٭ وَالصّلوٰۃ وَالسّلام علیٰ عباَادہ الَّذِیْن اسطفیٰ ٭ لا سیما علیٰ حبینہ الاعظم المصطفیٰ وَعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اولیل الوفا والصّفا وبعد فلا یخفیٰ علی اللبیب الموفق المطّلع علی اکتاب وَاسنۃ وَاسّیرالنّبویۃ والصّحابیہ اِنّ ربّنا ومولانا الحق سبحانہ وتعالیٰ بمحضِ فضلہ وکرمہ ولطفہ انزال الینا کتبًا مقدّسۃ وارسل الیلنا انبیاء ورسلاً مبشرین ومنذرین وخصّنا معاشرالامۃ امرحومۃ امُحَمّدیۃ بہ فضل کتبہ القران الکریم وبافضل رسلہ بل سید خلقہ قاطبۃسیدنا وحبیبنا وشفیعنا محم(د ابن عبداللہ ﷺ واصطفاۃ من بین سائر خلقہ ورسلہ عللیھم السّلام واسطفیٰ لہٗ قرابۃ وصحابتہ کالنجوم بل کالشموس ومنھم من شرفھی اللہ تعالیٰ بزیادۃ الفضل والکرامۃ کالخلفاء ارّشدین وباقی العشرۃ امبشرۃ واصحاب بدرالکرام المبشرین بقول اللّٰہ تعالیٰ فیھم اعملواماشئتم قد غفرت لکم وقداثنیٰ اللّٰہ سبحانہ علیھم فی غیرایۃ فی کتَابہ المجید والنیٰ علیلھم حبیبہ المعظم ﷺ فی کثیر من الاحادیث

الصّحٰحة والحسنة وهنيئا لهم ماذكان الله واصفهم ورسوله ﷺ مثنيا عليهم فكان من اللّازم الواجب المحتم ان تجتهد نحن ايضنالنى بيان مناقبهم وفضائلهم اسوة للهِ سبحانه ولرسوله ﷺ وقدقاملالاوائل من علماء السّلف والخلف وّاصّالحين بهٰذه الخدمة العظيمه وقليلٌ من الاواخر خيرالقيام شكرالله الجميع بمسعاهم الجميل لمااقتدیٰ بهم فی هٰذه الخدمة المهمّة واهتدى بهديهم فی هٰذه النعمة فی زماننا هٰذزمان التنزيل الدّين والكدروفتن العالم العامل افاضل الكامل والسنّی الصّلح والنقشبندی الفالح مولٰنا الشيخ بخشی مصطفےٰ علی خان اميسوری المهاجر الیٰ باكستان عمّ الیٰ دارالهجرة النبوية مدينه احبيب المصطفےٰ ﷺ فالّف فهونی تلک البلدة الطّاهرة المطهرة فی مناقب اصحاب بدر الكرام وراجمهم كتاباً مفيداً حافلاً باللغة الاردوية اليستفيد منها اخوانه المسلمون من اهل الهند والباكستان وكُل من يعرف هٰذه اللغة ويفهمهارسماه كوكبة غزوة بدر وسمّاً بالاسم التاريخی شوارق فتحِ جنگ بدر ففرحنا بهٰذه التاليف معاشر اهل السنة والجماعة تفريحاً ليس له نهاية ولاغاية فجزاهُ الله سبحانه عنّا وعن سائر المسلمين والسّنيّن خيرالجزاء واكثرالله من امثاله ونفع الامة المرحمة بهم وصلّ الله علیٰ سيّدنا مُحمّد وعلیٰ اله وصحبه وسلّم.

قاله بلسانه ورقمه ببنانه عجلاً خجلاً عبيدالله الرّاجی الطاف ربه الريم الحافظ محم(د ابراهيم بن الملاّ سعد الله بن الملاّ عبدالرحيم افضلی الحنتی ثمّ المدنی اصلح شؤنه ربّه الولی الغنی.

۳۰ شعبان المكرم ۱۳۷۴ھ

ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور بس، اور درود سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر خصوصاً اس کے بہت بڑے برگزیدہ حبیب پر اور ان کے آل واصحاب پر جو خالص دوست وفادار ہوئے، بعد ازاں یہ پوشیدہ نہیں ہے ارباب توفیق پر اور قرآن شریف وسنت وسیرۃ نبوی وصحابی سے واقف رہنے والوں پر کہ ہمارے رب اور آقا حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے خالص فضل واحسان سے نازل فرمائیں ہماری جانب مقدس کتابیں اور بھیجا ہماری طرف نبیوں اور رسولوں کو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے اور خصوصاً عطا فرمائی امت مرحومہ محمدیہ کو سب سے افضل کتاب قرآن کریم اور سب سے افضل رسول بلکہ ساری خلقت سے مطلقاً افضل ترین ہمارے پیشوا وحبیب وسفارش فرمانے والے محمد فرزندِ عبداللہ ﷺ اور برگزیدہ فرمایا ان کو تمام مخلوق سے اور تمام رسولوں سے جن سب پر سلام پہنچے اور چن لیا اللہ تعالیٰ نے حضور کے قرابت والوں کو اور اصحاب کو جو مثل ستاروں کے بلکہ مثل آفتابوں کے ہیں اور ان میں ان کی زیادہ فضیلت وبزرگی کے باعث شرف بخشا ہے جیسے خلفاء راشدین اور باقی اصحاب عشرۂ مبشرہ اور غزوۂ بدر کے بزرگ اصحاب کو جن کو بشارت دی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم جو چاہو سو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور تعریف فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کے علاوہ آیات قرآن مجید میں اور تحقیق تعریف فرمائی ہے ان کی حضور حبیب اعظم ﷺ نے اکثر احادیث صحیحہ وحسنہ میں۔ پس مبارک باد ہے ان کے لئے جن کی تعریف فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے پس لازم اور واجب ہوا ہم پر کہ ہم اجتہاد کریں بیان کرنے میں ان کی فضیلتیں، مناقب جو طریقہ ہوا اللہ تعالیٰ پاک کا اور اس کے رسول ﷺ کا۔ اور تحقیق شروع ایام سے علما سلف وخلف وصالحین نے اس خدمتِ عظیم کو ادا کیا ہے۔ اور اس اخر زمانہ میں اس کام کا قیام کرنے والے ان کی تمام سعی جمیل کے مشکور ہیں پھر اقتدیٰ کی اس خدمتِ اہم کے لئے جو ہدیات کا ہدیہ ہے اور اس زمانہ میں جو ایک نعمت (الٰہی) ہے

کہ یہ زمانہ دین کے تنزل اور تاریکی اور فتنہ کا زمانہ ہے عالم وعامل وفاضل وکامل وسنی پرہیز گارونیک نقشبندی مولانا شیخ بخشی مصطفیٰ علی خاں میسوری اول مہاجر پاکستان بعد مہاجر جانب دارالہجرۃ نبوی ﷺ یعنی جانب شہر مدینہ حبیب مصطفیٰ ﷺ اور تالیف کی اس نے اس پاک ترین شہر اقدس میں مناقب اصحاب کرام بدر اور ان کے حالات میں مفید مجموعی کتاب زبان اردو میں تاکہ فائدہ حاصل ہو اس سے مسلمان بھائیوں کو جو ہندو پاکستان میں ہیں اور ان کو بھی جو اردو سمجھ سکتے ہیں اور نام رکھا اس کا کوکبۂ بدر اور رکھا دوسرا تاریخی نام شوارق فتح جنگ بدر مجھے اس تالیف سے بہت فرحت ہوئی ہے کہ یہ اہل سنت والجماعت کو نفع پہنچانے والی ہے۔ میری خوشی کہ نہ نہایت ہے نہ غایت ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ان کو (یعنی مؤلف کو) ہم سے اور جمیع مسلمین اہل سنت والجماعت سے جزاء خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ زیادہ کرے ان کے مثل اصحاب کو کہ امت مرحومہ کو فائدہ پہنچانے والے ہیں اور درود پہنچے ہمارے پیشوا حضور محمد اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھی۔

کہ زبان سے اور لکھا اپنے دست سے جلدی سے اور ساتھ خجالت کے اللہ تعالیٰ کا بندہ اس کے گناہ بخشنے والے پروردگار کی مہربانیوں کا امیدوار حافظ محمد ابراہیم بن ملا سعد اللہ بن ملا عبدالرحیم فضلی ختنی ومدنی، پروردگار جو ولی (دوست) اور غنی (بے پرواہ) ہے اس کے اعمال کو نیک فرمائے۔

تقریظ لطیف ورشیق رئیس العلماء زعیم الفضلاء قدوۃ ارباب تذکیر زبدۂ اصحاب التقریر ناقد بصیر مجاہد ملت مولانا الحاج علامہ شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی صدر جمعیت علمائے پاکستان دام برکاتہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

تاریخ اسلام میں غزوۂ بدر ایک وہ معرکہ حق وصداقت ہے جس نے دنیا پر ثابت کر دیا کہ ایک خدا پرست قوم توحید ورسالت کی علم بردار جماعت جس کے پاس نہ ظاہری دولت تھی نہ مادی طاقت مال واسباب کا فقدان، سامان حرب کی قلت، عددی

اعتبار سے ایک طرف تین سو تیرہ، مقابلہ میں ایک ہزار تجربہ کار بہادر نامور آزمودہ کار سپاہی جو ہر قسم کے سامان سے آراستہ پیراستہ، ادھر غلامانِ بارگاہ رسالت فاقہ مست عشاق جنھیں نہ دشمن کی اکثریت کا خوف، نہ سامانِ جنگ کی بہتات کا خیلا، وہ رضائے الٰہی و اشارۂ نبوی ﷺ پر اپنا سب کچھ قربان کرنے پر کمربستہ، زمانہ مادی طاقتوں ظاہری سامانوں پر بساط جنگ بچھاتا ہے۔ لیکن دین کے غازی سرکار مدینہ و بطحیٰ آقا کے غلام ایک مختصری فوج کا سامان کر کے ہنسی خوشی اللہ کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے شہادت کی موت کے خواہاں اس طرح کہ روئے نبی آنکھوں کے سامنے ہے جس کی تجلیات حسن سے ان کے قلوب کو گرمیاں بڑھ بڑھ کر اپنے سے سہ گنی طاقت کے مقابلہ پر آمادہ کر رہی ہیں اور اس فلسفہ کا اظہار ہو رہا ہے کہ مٹھی بھر گروہ جب اپنے خالق پر بھروسہ کر کے حق و صداقت کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے کا مصمم ارادہ کر لیتا ہے تو خدا کی نصرت اقلیت کو اکثریت پر کس طرح غالب کر دیتی ہے۔

بدر کا واقعہ اس وقت ظہور پذیر ہوا جبکہ ہجرت کا صرف دوسرا سال تھا اور مسلمان یہودیوں مشرکوں اور دوسرے دشمنوں کے نرغے میں پھنسے ہوئے تھے، ان کے پاس ظاہری ساز و سامان کا فقدان تھا، مگر یہ خدائی گروہ ماہتابِ رسالت کے پروانے تین سو تیرہ کے چھوٹے سے عدد کو لے کر اُٹھے اور دنیا کے عسکریت میں وہ مثال قائم کر گئے جس کی یاد ہمیشہ باقی رہے گی۔

غزوۂ بدر ہمت و استقلال صبر ثبات عزم توکل علی اللہ، تنظیم ڈسپلن اور حضور انور ﷺ کی کامیاب عسکری قیادت کا وہ عدیم النظیر کا نامہ ہے جو رہتی دنیا تک اسبق آموز ہے اور فلسفہ اسلام کی زندہ جاوید حقیقت کا بیان ہے حضرت محترم جناب بخشی مصطفیٰ علی خاں صاحب حقیقتاً یہ محنت و خدمت ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے اور مسلمانوں کے لئے ایک بہترین شاہکار ہے آپ نے بدر کے عنوان پر جو تفاصیل پیش فرمائی ہیں وہ حضرت موصوف کی قابلیت محنت و جانفشانی کا روشن ثبوت ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ حضرت

موصوف کی یہ نادر تالیف ملّت اسلامیہ کے لئے کامیاب ثابت ہو۔

حضرت بخشی صاحب موصوف کا مدینہ طیبہ میں اس تالیف کا تیار کرنا جہاں سے مجاہدین کا قافلہ بدر کے لئے روانہ ہوا اور جہاں مسلمانان عالم کے ہادی ومولیٰ ﷺ اپنے عشاق واحباب بدر واُحد کو لئے ہوئے آرام فرماہیں یہ تالیف میں خاص کشش رکھتا ہے اور پڑھنے والوں کے قلوب کو مسخر کرتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ گویا غزوۂ بدر ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت بخشی صاحب دامت برکاتہم کا سایہ مبارک تادیر سلامت رکھے اور عامۃ المسلمین کو آپ کے علمی وروحانی برکات سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائے۔آمین

محمد عبدالحامد القادری البدایونی
۲۶ شعبان المعظم ۱۳۷۴ ہجری

تقریظ از رشحات خامۂ نقادِ سخن نازک خیال صاحب فضل وکمال لسان الحسان قدوۂ سالکان حضرت الحاج مولٰینا شاہ محمد یعقوب حسن صاحب ضیاء القادری البدایونی صدر جمعیۃ المشائخ و مجلس شیدائیان نبی ﷺ کراچی زادہ مجدہٗ۔

خالقِ موجودات نے جس طرح عالم انسانیت کو اپنے انعام خصوصی کے لئے چار طبقوں یعنی انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین میں تقسیم فرمایا اور تمام انبیاء و مرسلین میں اپنے حبیب حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین خاتم النبین سید المرسلین سیدنا و مولٰینا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو فضیلت کاملہ عطا فرمائی اسی طرح تمام امتوں میں حضور کی امت کو خیر الامم کا خطاب عطا فرمایا اور حضور کی امت میں اصحاب حضور کو بعد انبیا و رسل تمام مخلوق سے برگزیدہ قرار دیا تو حضور کے تمام صحابہ کی شان بالا و برتر ہے، مگر صفِ اصحاب کے اندر بیعت الرضوان میں جو چودہ سو اصحاب شریک تھے وہ افضل سمجھے گئے اور ان چودہ سو میں مقدم تر تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب بدر تسلیم کئے گئے اگرچہ ان تین سو تیرہ میں عشرہ مبشرہ اور عشرۂ مبشرہ میں چاروں خلفاءِ راشدین خلاصہ موجودات مانے گئے ہیں تاہم اس وقت چونکہ اصحاب بدر کی عظمت و عزت کا اظہار مقصود ہے اس لئے رسالہ مبارکہ کو کہ غزوۂ بدر جس کا تاریخی نام ''شوارق فتح جنگ بدر'' ہے ناظرین کے آئینہ نگاہ ہے۔ اصحاب بدر کے فضائل و مناقت میں اگرچہ علماء متقدمین و متاخرین کے بکثرت رسائل موجود ہیں تاہم ہمارے فاضل مؤلف حضرت مولٰینا بخشی مصطفیٰ علی خاں صاحب نے جن کی روحانی نسبتوں کے لئے اتنا ہی اشارہ کافی ہے کہ آپ نے دنیوی تزک و احتشام کو یک لخت ترک کر کے میسور اپنے وطن سے ہجرت کی اور مدینہ

طیبہ میں حاضر رہ کر خدمتِ روضۂ حضور پُر نور ﷺ کی سعادت کو اپنا جزوِ زندگی بنالیا اور اس حاضری میں امت حضور خیر الانام علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے استفادہ کے لئے یہ مبارک کتاب تصنیف و تالیف فرمائی، تمام خانوادوں کے مشائخ حلِ مہمات اور دفاعِ مشکلات کے لئے اپنے یہاں کے معمولات کے مطابق اسمائے گرامی حضراتِ اہل بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو وظیفہ اجابت دعا کے لئے خاص خاص اوقات میں اہل حاجت کو تعلیم و تلقین فرماتے ہیں، اس رسالہ میں اعمال و وظائف بھی ہیں اور اصحابِ بدر کے محامد و مناقب بھی اللہ تعالیٰ بطفیل رسول پاک صاحب لولاک روحی فداک مؤلف کو اجرِ عظیم اور ناظرین کو فیضِ عمیم سے بہرہ اندوز فرمائے۔ آمین

کراچی جٹ لینڈ لائن — فقیر ضیاء القادری البدایونی

۲۸ مارچ ۱۹۵۵ء — دوشنبہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

تقریظ لذیذ شیخ النجیب الحسیب العالم اللبیب الادیب مولٰینا بالفضل اولٰنا حضرت مولوی عبد الغفور صاحب عباسی نقشبندی مجددی مہاجر مدنی زاد فیضہٗ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نحمدہٗ ونصلّی علی رسُولہ الکریم

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر عبد الغفور عباسی نقشبندی عرض کرتا ہے جناب فاضل محترم الحاج بخشی مصطفیٰ علی خاں صاحب کے رسالۂ مؤلفہ موسوم بہ کوکبہ غزوۂ بدر کے چند مختلف مقامات جناب موصوف سے سنے، نہایت جامع اور مفید معلوم ہوئے، اللہ تعالیٰ جناب موصوف کو اور جن حضرات نے حضرت مؤلف کی مساعدت فرمائی ہے ان کو بھی دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے اور بندگان خدا کو رسالۂ مذکورہ کے مطالعہ سے مستفید اور مستفیض فرمائے۔

دعا گو دعا جو عبد الغفور عباسی نقشبندی مہاجر مدنی

بتاریخ ۲۶ شعبان المعظم ۱۳۷۴ ہجری

عقد سخن سفتۂ کلک گُہر سلک شاعر شیریں بیاں لسان الحساں قدوۂ سالکاں

حضرت الحاج مولانا ضیاء القادری

البدایونی زاد قبالہ فی الدارین

مرحبا ذورق سلیم "خان بخشی مصطفیٰ
آپ ہیں منجملہ عشاقِ محبوب خدا

رحمت حق نے بنایا آپ کو عزت مآب
آپ کو حاصل ہوا خاں بہادر کا خطاب

آپ نے پائی ہیں دینی دنیوی سب برکتیں
آپکے دامن میں ہیں دونوں جہاں کی نعمتیں

نورِ ایماں طورِ عرفاں آپ کے سینہ میں ہے
زندگی کی ہر لطافت آپکے جینے میں ہے

ابتدا سے آپ کا اعلیٰ ہے معیارِ حیات
راہِ حق میں گامزن پیہم رہے پائے ثبات

طاعت وتقویٰ شریک زندگی ہردم رہے
آپ افکارِ جہاں سے مستقل بے غم رہے

آپکے پیر طریقت آپ کے خضرِ طریق
ہرقدم پر آپ پائے گئے ہر جا رفیق

حضرت پیر جماعت کا کرم ہے آپ پر
خاص احسانِ حضور محترم ہے آپ پر

پیر والاشاں علی پوری محدث ذی وقار
آپ پر جن کی رہیں ہردم نگاہیں جلوہ بار

دنیوی اعزاز پائے آپ نے دنیا میں سب
فیضِ مرشد سے رہے ہر آن محوِ یادِ رب

بارک اللہ آپ پنشن یاب جب سے ہوگئے
اور زائد متصل محبوب رب سے ہوگئے

چھوڑ کر گھر دردیارِ مصطفیٰ میں آگئے
اے خوشا قسمت پناہِ کبریا میں آگئے

اللہ اللہ آپ کی یہ شان ہجرت مرحبا
آپ ہیں اب اور درِ شاہِ رسالت مرحبا

خود شہِ دیں نے مدینہ میں بلایا آپ کو
بلدۂ فردوس منزل میں بسایا آپ کو

چومتی ہیں آپ کا منہ روز خوش اقبالیاں
سامنے ہردم ہیں روضہ کی سنہری جالیاں

آپ کا ہردن مدینہ میں ہے رشکِ روزِ عید
آپ ہیں اور ہر سحر ہے گنبدِ خضراء کی دید

آپ کا حسنِ عقیدت کس قدر ہے لاجواب
آپ نے حالات اہل بدر پر لکھ دی کتاب

بدر کے اصحاب کی لکھی فضیلت آپ نے
خوب دی سرکار میں نذرِ عقیدت آپ نے

مرحبا اے بیخودِ جوش ولائے اہلِ بدر | ہے عجب کیف آفریں رنگِ ثنائے اہل بدر
فتح جنگ بدر کے نغمے سنائے آپ نے | تاجدار بدر کے جلوے دکھائے آپ نے
کاش یہ تصنیف ہو سرکارِ والا میں قبول | دیں صلہ میں آپکو سلطان دیں جنت کے پھول
مجھ سے ہے ارشاد لکھوں میں بھی تاریخ کتاب | فرض ہے تعمیلِ حکمِ مصطفیٰ عالیجناب
میں کہاں حضرت کہاں وہ آپ کا ذوقِ لطیف | ہے نشانِ نصرتِ حق غزوۂ بدر شریف
چونکہ ہیں افضل ترین اصحاب بدرِ محترم | سال اس تصنیف کا جان فضیلت کر رقم

کر ضیا تاریخ ثانی سے نمایاں شانِ بدر
کوکب خورشید بدرو ''غزوۂ سلطان بدر''

گلدستہ بہار از گلشن سخنِ گلچین جمل حضرت الفاضل المکرم والمحترم

پروفیسر حامد حسن صاحب قادری دامت برکاتہم

باسم اللہ الوھاب الحکیم العظیم

لَایُضِیۡعُ اَجۡرَالۡمُحۡسِنِیۡنَ

سورۃ ہود　　رکوع ۱۰
سورۃ توبہ　　رکوع ۱۵
سورۃ یوسف　　رکوع ۱۰

آئینۂ تواریخ طبع

۱۳　ھ　۷۴

ترجمہ و تالیف حُسنِ طبع

۱۳　ھ　۷۴

بخشی عالیشان　　منبع الطاف مصطفیٰ علی خاں صاحب

۱۳۷۴ھ　　۷۴　ھ　۱۳

(۱)

شائع یہ ہوا کو کہہ غزوہ بدر آج شان اس کی بڑی منزلت وقدریں دیکھی
تاریخ ہے اس آئینۂ بدر کی موزوں شمشیر ہلالی کی چمک بدر میں دیکھی

(۲)

یہ تالیف ہے بخشی صاحب کی خوب دل اہل ایماں میں ہے اس کی قدر
یہ ازروئے الہام تاریخ ہے یہ ہے لمعۂ فیضِ اصحاب بدر

(۳)

یاد اصحاب غزوۂ بدر بندوں پر رب کا فیض ہے یہ
ہے ازروئے ادب یہ تاریخ بخشی صاحب کا فیض ہے یہ

تحریر کلک حامد حسن قادری

کلام برکت انجام عالی جناب فضیلت مآب مرجع شیخ وشباب حامیٔ سنت ماحی بدعت
ہادی شریعت مرشدِ طریقت واقفِ اسرارِ حقیقت

حضرت مولٰینا الحاج سید قادر علی شاہ صاحب

قادر کشمیری چشتی قادری دام برکاتہٗ سجادہ نشین آستانہ عالیہ
شہ میریہ بمقام کڈپہ ریاست آندھرا (ہندوستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت نبی　　قطعہ لکھتا ہوں ایک تاریخی
غزوۂ بدر کا مفصل حال　　مندرج اس میں ہے تمام وکمال
کیسا دلچسپ یہ مقالہ ہے　　بخشی صاحب نے خوب لکھا ہے
قوم کے واسطے مفید ہے یہ　　پسند اور بے نظیر ہے یہ
کیا عجب ہے کہ اس اشاعت سے　　بڑھیں رتبے جناب بخشی کے
بخشی بخشی کو حق نے وہ خدمت　　جس کے باعث بلند ہو قسمت
نیک کاموں کا خوب چسکا ہے　　چپکے رہنا کبھی نہ آیا ہے
زہاد و متقی و زندہ دل　　ہیں سلوک وحضور میں کامل
غرض ایک مصرع تاریخی　　نذرِ احباب ہے بعد خوبی

کہو قادر یہ سال باایقاں
غزوۂ بدر کوکب ایماں

دُرِ مکنون سخن سفتۂ کلکِ گُہر سلک غوّاص بحورِ لسان فصیح وبلیغ البیان طبیب حاذق سخنور

فائق حکیم سید محمود صاحب المعروف روشن میاں مہدوی

زادفضیلۃٗ متوطن کڈپہ ریاست آندھرا (ہندوستان)

مصطفیٰ یک صحیفۂ ایماں
مصطفیٰ ﷺ راچونذرخواست یحاں

ہند بگذاشتہ مدینہ نورد
خدمت مالکِ مدینہ گرد

شانِ کردارِ ذاتِ خیرانام
فاتح دیں معزِّ اسلام

حیط تحریر خود درآوردہ
از صدف ہچو دُر برآوردہ

کرد تالیف آن در و مرجاں
مُسلک باعقیدت و ایماں

غزوۂ بدر ، معرکہ اطہر
بہرِ عُشاق می نہد خوشتر

اہلِ دل رابضاعتِ دارین
عارفاں راصداقتِ کونین

سرمۂ چشم بہرِ صدّیقاں
خنجر و لفگارِ زندیقاں

بعد تفتیش وجستجوے مزید
سانحۂ بدر را بشوق و زید

سالِ دوم چوآمداز ہجری
رونما گشت غزوۂ بدری

جنگ بدراست اعظمِ غزوات
ازسریات وجملہ عرصات

سید المرسلین بحکم جہاد
گشت مامور از خدائے عباد

باصحابہ وشرکتِ یاراں
تاخت برفورِ زشتِ کفاراں

عزمہائے نبی گرفت اقبال
زعمہائے عدو شدہ پامال

درحیاتِ نبی ازیں شہ کار — نیست مافوق درجہاں طومار
پس مرتب نمود ایں نسخہ — کرد شکر اللہ درسجدہ
ظلمتِ اندروں شودزاں دور — معنی اش زنگِ دل کندکافور
ملہم غیب ہدام محمود — راز سربستہ را بلطف کشود

سال ہجری بہ عیسوی تضمین
می درخشید بدر طبع متین

۵۸۱ ۱۳۴۷ھ

۱۹۵۵

زکلک گوہر سلک ادیب لبیب

عالی جناب پرفیسر مغیث الدین صاحب فریدی جماعتی نقشبندی

ایم، اے اکبرآبادی

جزاک اللہ کس صحت سے لکھا بدر کا قصہ
کہ نقشہ پھر گیا آنکھوں میں اگلی شان وشوکت کا

عروق مردہ مسلم میں خونِ گرم دوڑا کر
سبق اک بار پھر دہرا دیا ذوقِ شہادت کا

یہ تصنیفِ لطیف آئینۂ ایمان مومن ہے
ہے اس میں عکس ان مردانِ غازی کی شجاعت کا

جو اپنے خون سے آبِ بقا اسلام کو دے کر
ستارہ اور روشن کر گئے ملت کی قسمت کا

ہلال پرچم اسلام بن کر بدر چمکا ہے
فروغ جلوۂ ایماں نتیجہ ہے شہادت کا

یہ دستاویزِ حق پیغامِ بیداری ہے مسلم کو
سبق بھولا ہوا پھر یاد آتا ہے صداقت کا

پرانے راگ میں اب تک ہے یہ تاثیر، یہ گرمی
دلوں میں کروٹیں لینے لگا جذبہ شہادت کا

پیام حریت ہے یہ بقول شاعرِ مشرق
سبق پڑھ پھر عدالت کا صداقت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

دُرر، روشن برآوردہ، غواص سجور سخن شاعرِ بے نظیر عالی جناب

نظیر الدین صاحب فائق قریشی نقشبندی جماعتی اکبر آبادی

کلام فائق فائق الکلام
تقریظ فائق بے ساماں

تصنیف ہے یہ نائب مرشد کی لاجواب — واللہ جنگِ بدر کا نقشہ نظر میں ہے
حمزہؓ کا نعرہ اور وہ للکار کی صدا — کانوں میں گونجتی ہے وہ حملہ نظر میں ہے
حق الیقیں بشارت کم مِن فِئۃ پہ ہے — ایمان کا وہ کفر پر غلبہ نظر میں ہے
کچھ اس طرح یاد کو ہے تازگی نصیب — جیسے کہ آج بدر کا غزوہ نظر میں ہے
تصنیف پاک حضرت بخشی ہے بے نظیر — ملت کے عزم و جزم کا جذبہ نظر میں ہے
اے کاش آج مسلم خوابیدہ چونک اُٹھے — دورِ رواں کا یہ بھی تقاضہ نظر میں ہے
فائق یہ مل گیا لبِ ہاتف سے سالِ طبع — کہ یہ نادر نفیس صحیفہ نظر میں ہے

ہجری حساب مدِ نظر تھا کہ عرش سے
ہاتف نے دی ندا مدینہ نظر میں ہے

ازاحقر نظیر الدین فائق جماعتی اکبر آبادی

رشحات قلم معجز رقم شاعرِ نوجوان ساحرِ بیان جناب غلام صابر صاحب صابر

قریشی نقشبندی جماعتی اکبرآبادی

تقریظ بر تصنیف مقتدر

کیوں تقریظ ہو یہ آئنۂ غزوۂ بدر — رکھتا ہوں پیش نظر کوکبۂ غزوہ بدر

فیض بخشی ہے مرے قبلہ عالم کی عجب — بحر کوزے میں ہے یا واقعۂ غزوہ بدر

جبکہ پروانوں میں تھے شمع کی مانند حضور — عزم والا سے تھا سب حوصلۂ غزوہ بدر

حلقۂ اصحاب کا گرد اور تھے سجدے میں حضور — ملتجی حق سے پئے فیصلۂ غزوہ بدر

سامنے حق کے تھا باطل کا ٹھہرنا مشکل — نصرت حق تھی یقیناً صلۂ غزوہ بدر

یاالٰہی یہ تمنا ہے مسلمانوں کو — بخش دے آج وہی ولولۂ غزوہ بدر

کفروالحاد پہ اک بار مسلط کردے — اسی انداز سے پھر دبدبۂ غزوہ بدر

اہل ایماں کو وہ پھر عظمت رفتہ حاصل — کاش لوٹ آئے وہی طنطنۂ غزوہ بدر

میری تقریظ ہے منظوم مگر بے جوہر — ان کی تصنیف ہے اک کوکبۂ غزوہ بدر

فکرِ تاریخ طباعت تھی کہ صابر دل نے

کہہ دیا ''لیجئے اک آئنۂ غزوہ بدر''

ازصابر قریشی جماعتی اکبرآبادی

از شاعرِ شیریں بیاں فصیح اللساں عزیز الملک آفتاب الشعراء

عبدالستار خاں صاحب خلیل سیمابی کولاری

تلمیذ حضرت علامہ سیماب اکبرآبادی محرر جنگلات بلدۂ کولار مرکز مشہور معدن طلاء
ریاست میسور زاد قدرہٗ

مرحبا اے مصطفٰے صد مرحبا / تو نے جنگ بدر پر لکھی کتاب
ہے سکونِ قلب ہر عنوان نو / مرکزِ فکر ونظر ہر ایک باب
اس میں وہ تحقیق کے مضموں ہیں / فائدہ حاصل ہو جن سے بے حساب
واقعاتِ فتح جنگ بدر پر / تھی زمانے میں کہاں ایسی کتاب
آج کل تصنیف تیری دہر میں / واقعی بے مثال ولاجواب
یہ تری طرز نگارش اور زباں / ہے مشاہیر ادب میں کامیاب
اس کے جو طالب ہوں دنیا میں انہیں / مخزنِ اسرار ہوگا دستیاب
طبع موزوں تو نے کیا پائی عجب / جس کا دنیا میں نہیں کوئی جواب جس کا
تو ہے ایسی سرزمیں پاک پر / جس کا ہر ہر ذرہ ہے رشکِ آفتاب
تیری کیا تعریف ہو اے مصطفٰے / تو مقامِ عشق میں ہے باریاب
چاہتے تھے تجھ کو دل سے ہر نفس / قبلہ عالم شہ عظمت مآب
جو رقم حاصل ہو اس تصنیف سے / صَرف ہوگی یہ درکارِ ثواب
رہتی دنیا تک رہے تو شادماں / تجھ پہ ہوں دن رات الطاف وہاب

یوں لکھو سالِ اشاعت اے خلیل
پُر ہے جذبات سحر سے یہ کتاب

ازنقادمعدن سخن عالی نژاد

الحاج سید عبدالقادر صاحب آزادنقشبندی جماعتی

سیکرٹری انجمن اسلامیہ کولارزادامجدہٗ

او میرے مصطفٰے بخشی علی خاں
تری تصنیف ہے صد وجہ برکت

ہیں اس میں واقعاتِ بدر ایسے
کہ جن سے دل کو ہوتی ہے مسرت

بڑی خوبی سے اس میں جلوہ گر ہیں
رموز دل واسرارِ حقیقت

کتاب نو کا ہرعنوان دلکش
جہاں کو دے رہا ہے درسِ فطرت

وہی کرتا ہے اس کی قدر دل سے
جو کوئی ہے پرستارِ محبت

تری مقبولیت کے قدرداں تھے
حکیم دہر مجد قوم وملت

تری تصنیف کے ہراک ورق سے
ہے ظاہر حُسنِ پنہاں کی حقیقت

اشاعت کا لکھوآزاد سن یوں
نہالِ گلشنِ اقبال وحشمت

۱۳۷۴ھ

از ادیب باکمال سخنور نازک خیال

مولوی روشن خاں صاحب جمیل

معلم اردو ادب گورنمنٹ ہائی سکول کولا رز ادفیضہ

جانِ اسلام ہے یہ کوکبۂ غزوۂ بدر
محفلِ عشق محمد کی نہ کیونکر ہو یہ صدر
نورِ ایماں حقیقت میں جمیل ہے یہ کتاب
ہر مسلماں کرے دل سے نہ کیوں اسکی قدر

ولہٗ

غزوۂ بدر کی حامل ہی نہیں ہے یہ کتاب
مہرِ گردونِ رسالت کی بھی ہے آپ وتاب
اس کو آنکھوں سے شب وروز لگاؤ اے جمیل
سینکڑوں نیکیوں کا تا کہ ملے تم کو ثواب

رشحات روشنی شاعر روشن خیال بی اے

سید روشن صاحب روشن سیمابی (دکن حیدرآباد)

مصطفٰے بخشی علی خاں کی کتاب — سب سے دلنشین ہے واقعی
مستند تصنیف جنگِ بدر پر — ہم نے دیکھی ہی نہیں ایسی کبھی
اس کا ہر ایک باب اہلِ علم کو — دے رہا ہے درس ہائے طیبی
کیوں نہ ہم اس کو کہیں جامع کتاب — اس میں باتیں ہیں سراپا راز کی
زندگی سو جان سے اس پر فدا — اس سے حاصل ہے مآلِ زندگی
آدمیت کا سبق مل جائے گا — جب اسے پڑھتا رہے گا آدمی
دور کیوں اپنی نگاہوں سے رہے — دیکھتے ہیں اس میں دل کی روشنی
شادوخرم ہیں جوانانِ چمن — کیا انوکھا ہے ریاض جعفری
واقعاتِ بدر ہیں اس میں تمام — بات کوئی بھی نہیں باقی رہی

اس طرح روشن لکھو سال طبع
اک ہزار اور نوسوپچپن عیسوی

نتیجۂ فکر سخنور باکمال شاعر شیریں مقال عالی

جناب غلام جیلانی صاحب

کلیم نقشبندی حیدر آبادی ثم علی پوری زاد اقبالہٗ

سربکف جنگِ بدر میں تھے شریک کتنے اے اسلام تیرے جاں نثار
حضرتِ بخشی نے کی ان کی تلاش اور محنت سے کیا ان کا شمار
کی مرتب یہ کتاب مستطاب کاشفِ حالاتِ اصحاب کبار
ہے سن ہجری طباعت اے کلیم
یک ہزار وسہ صد ہزار اور چار

ولہٗ

کیا اسے فیض مصطفٰے لکھیے یا بیان ۔ مجاہدہ کہیے
ہے یہ تصنیف اے کلیم ایسی جس کو خضر مشاہدہ کہیے

طبعزاد ادیب باکمال سخنور نازک خیال بلبل شیریں مقال

جناب مولوی قاضی عبدالقادر صاحب فیاض بلکوڈی نقشبندی جماعتی

نزیل ہاسن ریاست میسور زادفضلہٗ

تاریخ جذبۂ دل

۱۹۵۵ء

وجہ صد ناز ہے اے حضرت بخشی
آپ کو حق نے ہے دارین کی دولت بخشی

ظلِ رحمت ہو سرکار مدینہ کا نصیب
جیتے جی طالع بیدار نے جنت بخشی

نگہ فیض نے جب جوہر قابل پایا
شہ جماعت نے بھی خوب اپنی نیابت بخشی

خوب تالیف ہے یہ کوکبۂ غزوۂ بدر
آپ نے حسرت دیرینہ کو صورت بخشی

سعی پرشوق کا اتمام مبارک باشد
جذبۂ حسنِ عقیدت نے سعادت بخشی

دین عرفاں کو ہوا بدر سے غلبہ حاصل
زعم باطل کو ملائک سے ہزیمت بخشی

لئے بیٹھا ہوں مدینہ کی تمنا دل میں
دیکھئے کب ہوا ے فیاض اجازت بخشی

نام مرشد پر ہوا ہے انتساب
ہے یقیں مقبول ہوگی یہ کتاب

خوب ہے فیاض یہ تاریخ بھی
مطلع عرفاں کا فیض اکتساب

طبعزاد حضرت المکرّم فاضل المحترم سید شاہ اسد پیراں صاحب اسد قادری میسوری
متولی سرکاری جامع مسجد میسور زاد مجدہٗ بنیرۂ عالم یکتا فاضل اجل بے ہمتا

مولوی سید شاہ درویش پیراں قادری رحمۃ اللہ علیہ جاگیردار میسوری

تھے جماعت علی شہ ذیشاں　　سید با صفا بلند مکاں
تھا علی پور آپ کا مولد　　ہے وہی مدفن ولی جہاں
تھے وہ حافظ بھی اور محدث بھی　　واقفِ رمز وہادیٔ عرفاں
آپ بیشک امیر ملت تھے　　مانتا تھا تمام ہندوستاں
ہیں خلیفہ جناب اقدس کے　　مصطفٰی وعلی وصاحب وخاں
ان کی تصنیف یہ شوارق ہے　　غزوۂ بدر کا ہے جس میں بیاں
اس میں تحقیق سے لیا ہے کام　　نہیں صحت میں جس کی شبہ وگماں
واقعات اس میں صاف ہیں روشن　　خود ہے اپنی دلیل اور برہاں
کیوں سلامت نہ ہو عبارت میں　　ہے عبارت سلیس اور رواں
اس کی تاریخ میں نے لکھی ہے　　کیوں نہ کردوں اب اس کو سب پہ عیاں

سال تالیف اس کا ہے یہ اسد
غزوۂ بدر کوکب ایماں[1]

---

[1]: یہی مصرع تاریخ حضرت قادر کشمیری کڈپوری کا بھی مصرع تاریخ ہے۔ یہ عجیب تطبیق ہے کہ دونوں حضرات کو ایک ہی مصرع القاہوا گو یہ حضرات باہم بھی نہیں اور گو کڈپہ میسور کے مابین تین سو میل سے زیادہ فاصلہ ہے۔

نتیجہ طبع عندلیب بستانِ سخن نازک خیال بلند اقبال

حضرت علامہ الحاج منشی محمد عبداللہ صاحب

بیدل بی اے پنشنرڈسٹرکٹ جج بیکانیر

ارشد تلامذہ حضرت امتیاز الشعراء افتخار الملک بیخود دہلوی مرحوم

جانشین

حضرت فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم

بخشی صاحب کو مبارک ہو یہ اپنی تصنیف
غزوۂ بدر کی کیا خوب کھچی ہے تصویر

سارے مضمون جو اس کے ہیں بصیرت افروز
جذبۂ صدق وصفا کی ہے یہ اُن کے تاثیر

آنکھیں خیرہ ہوئیں ایسی کہ کوئی جم نہ سکا
چمکی کفار پہ اس شان سے حق کی شمشیر

نصرتِ حق ہوئی افواج میں آکر شامل
لِلّٰہِ الحمد کہ اسلام کی ایسی تقدیر

اِذْرَمَیْتَ کا کنایہ ہے کلام برحق
قول احسن کی ہوئی کیسی یہ احسن تفسیر

زندہ ایمان ہوا کرتے ہیں ذکرِ حق سے
مٹ کے رہ جاتی ہے اصنام کی جھوٹی تقریر

صرف تاریخ نہیں ہے یہ جہادِ اکبر
بدر کی یاد اسے کہئے کہ ننگی شمشیر

فیض ہے شاہ علی پور کا بیدلؔ اس میں
کھچ گئی حضرت بخشی سے جو ایسی تصویر

واسطہ صاحبِ لولاک کا اللہ کرے
روز افزوں رہے ایمان کی ان کے تنویر

کیجئے مصرعِ تاریخ پہ اب ختم کلام
ہے یہ اعجاز مسیحا کہ ہے روشن تحریر

رشحات کلک گہر سلک شاعر شیریں مقال

جناب عمرالدین صاحب

شیدا نقشبندی جماعتی وکیل ریاست بیکانیر راجپوتانہ

تاریخ لکھی حضرت بخشی نے لاجواب — دنیائے آرزو میں نیا انقلاب ہے

ایمان کی تو یہ ہے کہ ایماں کی ہے جلا — لکھنا ثواب اس کا ہے پڑھنا ثواب ہے

اس میں لکھا ہے غزوہ خیرالوریٰ کا ذکر — اپنا جواب آپ ہے یہ لاجواب ہے

دارومدار قلت وکثرت پہ کچھ نہیں — جس کا خدا پہ تکیہ ہے وہ کامیاب ہے

شوق جہاد گرمی ایماں کی ہے دلیل — یہ شعلہ ہی نقطۂ رُخ مومن کی آب ہے

دل میں کسی کا ڈر نہ ہو اللہ کے سوائے — نسخوں میں ایک نسخہ یہی انتخاب ہے

جس سے یقیں قوی ہو یہ ہے معرکہ وہی — محکم ہو دین جس سے یہی وہ کتاب ہے

شیدا سے کیا صفت ہو بھلا اس کتاب کی

تاریخ بدر ۔ بدر نہیں آفتاب ہے

خطباتِ مجددیہ

تحقیق
علامہ غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے
مدیر مسئول مجلہ الحقیقہ پاکستان

قادری رضوی کتب خانہ